ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

عشق اللہ مترجم

من تصانیف زبدۃ المحققین قدوۃ الواصلین فرید دانہ
قطب زمانہ سید پیر محمد شاہ صاحب ساکن بیجاپور
دکن المتخلص باقدس قدس سرہ العزیز نزیل احمد آباد گجرات

المتوفی سنہ ۱۱۶۳ھ ۲۷ جمادی الاولی

ناشر
عبدالرحیم افضل بھائی کڑیہ والا
صدر پیر محمد شاہ درگاہ ٹرسٹ
پیر محمد شاہ روڈ۔ احمد آباد (گجرات)

۱۹۷۷ء — مطابق — ۱۳۹۷ھ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

عشقِ اللہ مترجم

من تصانیف زبدۃ المحققین قدوۃ الواصلین فرید اوانہ
وقطب زمانہ سید پیر محمد شاہ صاحب ساکن بیجاپور
دکن المتخلص باقدس قدس سرہ العزیز نزیل احمد آباد گجرات

المتوفی سنہ ۱۱۶۳ھ ۲۷ جمادی الاولیٰ

ناشر
عبدالرحیم افضل بھائی کڑیہ والا
صدر پیر محمد شاہ درگاہ ٹرسٹ
پیر محمد شاہ روڈ۔ احمد آباد (گجرات)

۱۹۷۰ء — مطابق — ۱۳۹۰ھ

ناشر

پیر محمد شاہ درگاہ ٹرسٹ

پیر محمد شاہ روڈ۔ احمد آباد

(گجرات)

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط إِلٰهِي أَنْتَ الْأَوَّلُ وَأَنْتَ الْآخِرُ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ وَأَنْتَ الْهَادِي وَأَنْتَ الْمُضِلُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الصَّمَدُ وَالْوُصُوْلُ إِلَيْكَ غَايَةُ مَا يَتَمَنَّى الْعَبْدُ وَإِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيْرٌ ط

ناظرین کرام یہ کتاب جس کا میں ترجمہ کروں گا عشق اللہ کے نام سے مشہور ہے۔ مرشدِ کامل حضرت قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین سیدی و مولائی سید پیر محمد شاہ صاحب اس کے مصنف ہیں آپ بہت بڑے سالک تھے اور علمِ ظاہری اور باطنی میں اپنے زمانہ

میں یکتا تھے چونکہ سلوک کے معنی سیر اور سیر کی انتہا وصول ہے کیونکہ جب انسان اپنے مقصود حاصل کرنے کے لئے جدوجہد شروع کرتا ہے تو اس کے حصول مقصود پر یہ جدوجہد ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچنے کے لئے بھی جو جدوجہد شروع کی جاتی اس کو بھی سلوک کہتے ہیں اور سیر سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس سیر کی کئی قسمیں ہیں۔ اول سیر من اللہ دوسری سیر الی اللہ اور تیسری سیر فی اللہ وغیرہ ہیں۔

سیر کا سبب اول عشق اور دوسرا طلب ہے۔ جب یہ دو باتیں پہلے انسان کو حاصل ہو جائیں، تب وہ اپنے مطلوب کے لئے قدم اٹھاتا ہے۔ انسان کا مقصود اصلی معرفت الٰہی اور وصول ہے یعنی اپنے خالق کو پہچاننا اور اس تک پہنچنا اور جو انسان اس راستہ میں قدم اٹھاتا ہے، اس کو سالک کہتے ہیں۔ سالک کو دو باتیں ہونا ضروری ہیں ایک عشق اور دوسری طلب لیکن باوجود حصول ان دونوں باتوں کے سالک اپنے آپ اپنے مقصود کی طرف رسائی کرے یہ بہت مشکل ہے کیونکہ وہ اجنبی محض ہے۔ اس کو راستے کی خبر نہیں ہے کہ کون سے راستے سے جانا پھر بھی اگر وہ چلا تو عجب نہیں کہ راستے ہی میں اس کا کام تمام ہو جائے۔ اور مثل "لینے گئی پوت اور کھو بیٹھی خصم" کا مصداق بن جائے، مثلاً ایک شخص کابل کے ارادے

سے یہاں سے نکلے اور اس کو کابل کے راستے کی مطلق خبر نہیں ہے اور
نہ کوئی ایسا شخص اس کے ساتھ ہے جو اُس کو راستہ بتلائے عجب نہیں
کہ یہ شخص راستے ہی میں یا تو کسی رہزن کا شکار یا کسی درندے کا لُقمہ
بن جائے یا اصلی راستہ کو چھوڑ کر بجائے پورب کے پچھم کی طرف نکلے اور
بدون حصول مقصود یوں ہی اس کی زندگی برباد ہو جائے مصرعہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم، نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

غرض بدون راستہ بتلائے اپنے آپ اپنے مقصود کی طرف
نہیں پہنچ سکتا۔ پیارے ناظرین جب دُنیوی سلوک کی یہ حالت
ہے تو اللہ سُبحانہ وتعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ تو اور بھی دشوار ہے
اس لئے کہ اس راستہ میں ایک بہت بڑا ڈاکو اور زبردست دشمن
ابلیس علیہ اللعنۃ ہر وقت تاک میں اور گھات میں بیٹھا رہتا ہے
اور اس نے سینکڑوں کو راستے سے بھکا دیا اور تباہ و برباد کر دیا
اس لئے ایسے سالک کو ایک بہت بڑے ماہر اور تجربہ کار رہبر کی
ضرورت ہے جو اس سالک کو اُس ڈاکو کے تمام حملوں سے محفوظ
رہنے کے قواعد بتائے اور ایسا آسان راستہ دکھائے کہ اس
پر گذر کر بآسانی اطمینان سے اپنے مقصود کو پہنچ جائے۔ اور یہ بات
یا تو پیرِ کامل اور مرشدِ کامل کی ذاتِ بابرکات سے فائز ہونے سے

یا آپ کی کسی معتبر تصنیف سے جو عام فہم ہو حاصل ہو سکتی ہے۔
ہمارے رہبر کامل نے عشق اللہ کے نام سے جو کتاب تصنیف فرمائی ہے، وہ سالک کے لئے کبریت احمر ہے۔ چونکہ سلوک کا دارومدار اور اُس کا سبب عشق الٰہی ہے، اسی سبب سے اِس کتاب کا نام بھی حضرت شیخ نے عشق اللہ رکھا بنا بر تسمیۃ الشیٔ باسم سببہ یہ کتاب بذاتِ خود ایک رہبر کامل کا کام انجام دیتی ہے اور اس کتاب کے ملاحظہ سے مصنف کے علوم ظاہریہ اور باطنیہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ کتاب جناب موصوف کے تبحر کی ایک مستقل دلیل ہے گویا شیخ موصوف نے دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے۔

اس کتاب میں سلوک کے اہم مسائل جس کا جاننا سالک کے لئے ضروری اور لابدی ہے، نہایت آسانی اور شستگی کے ساتھ سمجھائے ہیں مگر جس زبان میں یہ کتاب لکھی گئی ہے کسی قدر پیچیدہ اور ناآشنا ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ شیخ موصوف نے بہت سی جگہ مثال کے موقع پر یا استدلال کے یا اِستشہاد کے موقع پر قرآن مجید کی آیت یا احادیث نبویہ سے کام لیا ہے۔ مگر کسی جگہ آپ نے پوری آیت یا حدیث کو پورا تحریر نہیں

فرمایا بلکہ اکثر ایک فقرہ یا ایک لفظ ذکر فرما کر پوری آیت یا حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس یہی دو وجہ ہیں جس کی وجہ سے کتاب کا مطلب اصلی سمجھنے میں نہایت دشواری واقع ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے شیخ موصوف کی درگاہ شریف کی املاک کی انتظامیہ کمیٹی کا یہ خیال تھا کہ اس کتاب کا ترجمہ اور اس کی ضروری اور متعلق باتوں کی مختصر شرح لکھی جائے تو یہ کتاب طالبین کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگی۔ ۱۳۴۷ھ شیخ موصوف کی درگاہ شریف کے ضروری کام کے لئے کمیٹی مذکور کی جانب سے میں یہاں پر بُلایا گیا اور چند مدت یہاں پر قیام کر کے جس کام کے لئے میں بُلایا گیا تھا اس کو تااختتام پہنچایا۔ من بعد کمیٹی مذکور نے اس کتاب کی خدمت میرے سپرد کی۔ اگرچہ اس بارِ عظیم کا میں متحمل نہیں ہو سکتا تھا، مگر چند وجوہات سے اس خدمت کو میں نے خداوند کریم کے بھروسے پر قبول کیا۔ میں باوجود اپنی کم علمی اور کوتاہ فہمی کے اعتراف کرتے ہوئے خداوندکریم سے ملتجی ہوں کہ میری اس ناچیز خدمت کو قبول فرما کر اس کو میرے لئے باقیات الصالحات گردانیں اور اس خدمت کو مقبولیۃ عامہ کے خلعت فاخرہ سے سرفراز فرما کر میری سعی کو سعی مشکور قرار دیں۔ نیز ناظرین کرام سے اس بناء پر کہ الانسانُ مرکب من الخطاء والنسیان امیدوار

ہوں کہ اس ترجمہ میں اگر کہیں سہو یا غلطی پائیں تو وہاں پر اپنی دریادلی اور فراخ حوصلگی سے کام لیں اور اس غلطی کو درست فرمادیں اور مجھ ناچیز کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں نہ یہ کہ میری عیب جوئی میں وقت اپنا ضائع کریں شعر ؎

ہر کہ خواند دعاء طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہگارم

اے میرے پروردگار تو اس کتاب کے پڑھنے والے کو حضرت شیخ کی برکت اور آپ کے وسیلہ سے ایمان کامل عطا فرمائیو اور اس کو دین دنیا کی خوبیوں سے فائز فرما کر مدۃ الحیوٰۃ تندرستی کے ساتھ خوش وخرم رکھیو اور اُس کی ہر دشواری آسان کردیجیو اور ابلیس لعین اور نفس اَمارہ کے مکائد اور اس کے فریب سے محفوظ رکھیو وماذٰلک علی اللہ بعزیز وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین وما انا اشرع فی المقصود فاقول قال الشیخ الکامل الماہر الراجی رحمۃ ربہ الصمد سید شاہ پیر محمد المتخلص با قدس قدس سرہ العزیز :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے ط

چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان جب کوئی اچھا کام شروع کرے تو پہلے بسم اللہ کہے اور اللہ کی تعریف کہے پھر جو کام کرنا چاہتا ہو وہ شروع کرے تو اُس میں بڑی برکت ہوتی ہے چنانچہ شیخ موصوف نے اس بناء پر اپنی برگزیدہ کتاب کو بسم اللہ اور اللہ کی تعریف سے شروع فرمایا ہے۔ کہا مصنف نے :-

اللہ کون حمدان ہیں کل جیہ ہی صلوات دام

احمد او پر بھی آل پر اصحاب پر بھی والسلام

(ترجمہ) سب قسم کی بکھان اور کل تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو ہے اور اسی کو سزاوار اور لائق ہے اور رحمت کامل اور سلامتی نازل ہوجیو اوپر ہمارے آقا اور مولیٰ سب نبیوں کے سردار پر کہ جن کا اسم گرامی اور نام پاک احمدؐ ہے اور آپ کی برگزیدہ آل پر اور پیارے اصحاب پر۔

واضح ہو کہ ہمارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک دو سو اور ایک (۲۰۱) ہے اور اس میں سے ایک احمد بھی ہے اور یہ نام مبارک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی نازل فرمایا ہے۔

ان کے علم کو علم حق سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تعبیر فرمایا۔
حضرت کے یار سے حضرت کے چہار خلفاء راشدین حضرت صدیق اکبر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق اعظم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ذوالنورین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ مراد ہیں اور یہی چہار بزرگواروں کو ہم چہار یار کہتے ہیں اور ممکن ہے کہ حضرت شیخ کی مراد حضرت کے تمام صحابہ ہوں۔ واللہ اعلم

حق ہی عیاں دیکھو تمہیں پڑھ توں وللہ المثل
حق ہی مثال مہر کے فیاض نور بے بدل

(ترجمہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ ظاہر ہے اور روشن ہے تم غور سے دیکھو اور اے سالک تو یہ آیۃ مبارکہ پڑھ حق سبحانہ وتعالیٰ مثل آفتاب کے اور سورج کے ہے جس کا نور بے نظیر ہے اور ہر خاص وعام کو بخشنے والا ہے۔

واضح ہو کہ مصنوعات اور عالم کے ہر ذرہ ذرہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ایک شان اور اس کا ایک جلوہ نظر آتا ہے۔ باریک بین اور صاف باطن سالک کی نگاہ جب اس پر پڑتی ہے تو بے ساختہ محو حیرت ہو کر آہیں مارنے لگتا ہے حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے بوستان میں ایک شعر میں یہی مضمون ادا کیا ہے۔ ؎

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ الخ ٥

حق ذات و علم حق نبی نبیاں ہے وصف کردگار
اُل نبی اسماء حق افعال حق حضرت کے یار

ترجمہ سچی ذات اور سچا علم نبی علیہ السلام کا ہے اور نبیوں کا بھیجنا اللہ سبحانہ کی ایک صفت ہے۔ نبی علیہ السلام کی اُل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسمار صفاتی کا مظہر ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کے افعال کا مظہر تام حضرت کے دوست ہیں۔

واضح ہو کہ انتہا درجہ ولایت وصول الی اللہ اور بقا باللہ ہے۔ جب انسان اس مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے تو وہ انوار حقانی کا مورد بن جاتا ہے۔ پس انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام باوجود نعمۂ عصمت ولایت کے تمام مراتب کو حاوی اور طے کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ گویا عبدیت کاملہ کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اور ان ہی حضرات کا علم، علم واقعی اور سچا ہوتا ہے۔ خصوصاً پیارے آقائے نامدار حضرت سرورِ انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ کو اس باب میں خصوصیت خاصہ حاصل ہے۔ اسی وجہ سے ان حضرات کی ذاتوں کو ذاتِ حق اور

کسانیکہ ایزد پرستی کنند
برآواز دولاب مستی کنند

یعنی جو لوگ کہ سچے خدا پرست ہیں اور محو جمال یزدانی ہیں ، اُن کو رہٹ کی آواز میں ایک ایسی شان نظر آتی ہے جس پر وہ بیخود ہوکر وجد میں آجاتے ہیں یعنی اُن کا وجد مزامیر وغیرہ کے قیودات کا پابند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے حضرت شیخ نے فرمایا کہ دیکھو تمھیں یعنی بصارتِ قلبی اور نور باطنی سے اور یہ قرآن مجید کی اس آیتہ کے ساتھ بالکل مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنی اے آنکھوں والو اور سمجھ والو ذرا قدرت کی نشانیوں کو غور سے ملاحظہ کر کے عبرت حاصل کرو۔

حضرت شیخ نے حق ہی عیاں کے دعوے کی دلیل وللہ المثل بیان فرمائی اور یہ قرآن مجید کی آیت کا ٹکڑا ہے۔ لہٰذا پہلے پوری آیتہ تحریر کی جائے اور بعد میں اس کا حاصل مطلب بیان کیا جائے تو نہایت مناسب ہو گا۔ آیتہ یہ ہے:۔

وھو الذی یبدأ الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ ولہ المثل الاعلیٰ فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ط

یعنی وہی ذات پاک ہی جو مخلوق کو محض عدم سے پیدا کرتا ہے اور پھر اُس کو فنا کر کے دوبارہ اُٹھائے گا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے اور اس کی بڑی قدرت ہے۔ اور بڑی شان اور بڑی صفت ہے، آسمانوں میں اور زمینوں میں اور وہی ہے غالب حکمت والا۔

واضح ہو کہ یہ آسمان جو بے ستون قائم ہیں اور زمین جو پانی پر ٹھہری ہوئی ہے۔ پانی کا برسنا رات کا اندھیرا دن کا اُجالا اور رات دن کی آمد و رفت اور کم و بیشی اور ایک بیج جس سے ایک عظیم الشان درخت کا پیدا ہونا نیز جنگل کی سبز گھاس اور باغوں کے انواع و اقسام کے میوے اور رنگا رنگ کے پھول اونچے اونچے پہاڑ اور انسان کی عجیب و غریب پیدائش اور اس کے علاوہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی بری و بحری مخلوقات، ہر ایک سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی قدرت عامہ کا پورا پورا ثبوت ہو سکتا ہے اور ہر ایک میں ایک عجیب و غریب شان نظر آتی ہے اور ہر ایک بہ لسان حال یا قال باآواز بلند اس کی توحید اور پاکی بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے۔ وان من شیئٍ اِلا یسبح بحمدہٖ ولکن لا تفقھون تسبیحھم الخ یعنی ہر چیز اللہ کی تسبیح پڑھتی ہے مگر تم سمجھ نہیں سکتے۔ شاعر کہتا ہے۔ ؎

ہر گیا ہیکہ از زمیں روید　　وحدہٗ لاشریک می گوید

یعنی جو گھاس کہ زمین سے اُگتی ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی توحید کا کلمہ پڑھتی ہے غرض ہر چیز میں اُس کی قدرت عیاں ہے۔ یہ ہے مطلب وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ کا واللہ اعلم مصرعہ ثانیہ میں حضرت شیخؒ کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دینا محض مبتدیوں کو سمجھانے کی غرض سے ہے ورنہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کسی کی مثل نہیں ہے اور نہ کوئی اُس کے مثل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیس کمثلہ شیءٌ یعنی اُس کے جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۵

ماہ چہاردہ ہیں نبی کل چاند اس میں ہیں عیاں
اول کے تیرہ چاند ہیں اس جا جمیع مرسلاں

(ترجمہ) حضرت آقائے نامدار سرور انبیاؑ چودھویں تاریخ کے چاند ہیں اور اول کے تیرہ چاند باقی رسل ہیں جو اس چودھویں چاند میں سمائے ہوئے ہیں ۵

آخر کے بارہ چاند سے آلِ نبی ہیں بیگماں
مثلِ نجوم اصحاب ہیں محبوب حق و رہبراں

(ترجمہ) اور پچھلے بارہ چاند سے مراد بلاشبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ مطہرہ ہے۔ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہم اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کے محبوب ہیں اور گمراہوں کے رہبر ہیں۔

واضح ہو کہ ان دونوں شعروں سے حضرت شیخ کا اشارہ حقیقت محمدیہ کی طرف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللہ نوری وکل الخلائق من نوری یعنی سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا اور اُس کے بعد تمام مخلوقات کو میرے نور سے پیدا کیا اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ انبیا و اولیاء غرض ماسوا اللہ جمیع کائنات نور محمدی سے پیدا ہیں اور نور محمدی سب کی اصل اور باقی مخلوقات فرع اس نور کی ہے پس حقیقت محمدیہ اول مخلوقات ہے اور یہ مرتبہ جامع ہر مراتب کا اور حاوی ہے اسی مطلب کو حضرت شیخ نے ان دو شعروں میں ادا فرمایا ہے واللہ اعلم حدیث شریف میں وارد ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے صحابہ مثل تارے کے ہیں۔ ان میں سے جس کی پیروی تم کروگے ہدایت پاؤ گے اس بناء پر حضرت شیخ نے بھی اصحاب رضی اللہ عنہم کو مثل نجوم فرمایا واللہ اعلم

ماہ شب دیجور سا مجذوب آں خیر رسل

تحت شعاع شمس حق نیئن نور ماہ عید کامل

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محو جمال مجذوب مثل اندھیری

رات کے ہے حق سبحانہٗ وتعالےٰ کے نور کے آفتاب کی کرنوں کے نیچے
کامل بندے کے چاند کا نور نہیں ہوتا ہے

خیر الامم ہیں مومنیں کہ اُمت خیر رسل
ہیں آئینہ یاں مہر و مہ بھی کو کیاں دنی ہیں گل

(ترجمہ) مسلمان تمام اگلی امتوں سے بہتر ہیں اس لئے کہ یہ اُمت
ہیں سب نبیوں سے بہتر نبیؐ کی یہاں پر آئینہ ہے جس میں سورج چاند
اور ستارے سب نظر آتے ہیں۔

واضح ہو کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ کنتم خیر اُمۃٍ
اخرجت للنّاس الخ یعنی تم اے مسلمانو! سب اُمتوں سے بہتر اور
اچھے ہو اور اس کا سبب صرف ہمارے آقائے نامدار مولائے غمگسار
رسول پروردگار روحی فداہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
آپ جملہ نبیوں کے اور تمام رسولوں کے سردار اور سب میں اچھے اور
بہتر ہیں اس بناء پر آپ کی اُمت بھی دوسری اُمتوں سے بہتر اور
اچھی ٹھہری قاعدہ ہے کہ بڑے بادشاہ کا ادنیٰ غلام بھی دوسروں پر
فوقیت رکھتا ہے۔ اے پروردگار تو ہم کو اس پیارے مولا کا سچا غلام
بنا اور اسی کی غلامی پر ہمارا خاتمہ کیجیو آمین۔ ہے

کہتا ہے سید قادری پیر محمد خاص و عام　　اقدس بالہام خدا اس کا تخلص در کلام

(ترجمہ) حضرت شیخ اپنے آپ کو غائب تصور فرما کر فرماتے ہیں کہ ہر خاص وعام کا پیر سید محمد قادری جس کا تخلص شاعری میں خدا کے الہام سے اقدس ہے۔

سن حضرت عم شریف میرے ہیں پیر دستگیر
ہیں شہر بیجاپور میں کہ ملک دکن میں شہیر

(ترجمہ) میرے رہبر اور پیر بزرگوار میرے چچا صاحب ہیں جو شہر بیجاپور ملک دکن میں مشہور ہیں۔

اُس پیر سید کا سنو کہ عبدالرحمٰن نام ہے
سید علی سے بھی وہی مشہور خاص وعام ہے

(ترجمہ) میرے پیرو مرشد بزرگوار کا نام عبدالرحمٰن ہے اور سید علی کے نام سے بھی لوگوں میں مشہور ہیں۔

ہیں پیر سید قادری کہ عبد رحمٰن علی
میرے اوپر اسرار حق سبیں کریں دائم جلی

(ترجمہ) مرشد بزرگوار سید عبدالرحمٰن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اسرار اور بھید مجھ کو بتلاتے ہیں اور مجھے اس پر آگاہی دیتے ہیں۔

حق و نبی و پیر سب بے شک ہیں اقدس میں عیاں
پُتلی و چشم و عکس شخص ہیں آرسی میں ہیکساں

(ترجمہ) اللہ اور نبی اور پیر بلاشبہ سب کے سب اقدس میں ظاہر ہیں پتلی اور آنکھ اور انسان کا پرچھاؤ آئینہ میں بے شبہ نظر آتے ہیں۔ واضح ہو کہ انسان جب آئینہ میں دیکھتا ہے تو اس کی آنکھوں کی پتلیاں وغیرہ غرض اُس کو اپنا سارا جسم نظر آتا ہے چنانچہ حضرت شیخ نے اپنے آپ کو بمنزلۂ آئینہ قرار دے کر فرمایا کہ جس طریقہ سے انسان کو آرسی میں اپنی ذات پوری نظر آتی ہے۔ اسی طریقہ سے اللہ اور نبیؐ اور پیر اقدس میں نظر آتے ہیں۔ گویا اقدس ان تینوں کی آرسی ہیں۔ واللہ اعلم یہ شعر حضرت شیخ کے کمال استغراق پر دلالت کرتا ہے۔ ؎

ہاتف طفیل پیر کے مجھکو کیا ایسی ندا
ہندی زبان میں کر بیان اسرارِ انوارِ خُدا

(ترجمہ) میرے پیر روشن ضمیر کی برکت اور اُن کے طفیل سے مجھ کو ہاتف نے آواز دے کر کہا کہ انوارِ الٰہی کے اسرار ہندی زبان مین بیان کر اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اولیاء اللہ کو جو آواز دی جاتی ہے اس کو ہاتف کہتے ہیں اور یہ ایک قسم کا فرشتہ ہے۔ ؎

مجھکو بفضل دستگیر الہام سیں بولا خدا
سُن نام اس اسرار کا عشق اللہ ہے گا اے گدا

(ترجمہ) میرے پیر دستگیر کی برکت سے اللہ سُبحانہ وتعالیٰ نے

ہے اس بات کا الہام کیا کہ اے فقیر اس اسرار کا نام عشق اللہ ہے

سن چہار صد سے بیت میں اقدس نے عشق اللہ کو ن
بولا ہے دیکھو بس عجیب قطرہ میں بحر اللہ کو ن

(ترجمہ) سن اقدس نے کل چہار سو تیس ۴۳۰ بیت میں عشق اللہ کو ختم کیا ہے۔ گویا دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے۔

الف و صد و چہل و شش تھا سال ہجری ہو گیاں
اقدس نے عشق اللہ کو بولا ہے بے شک اے جاں

(ترجمہ) ۱۱۴۶ھ گیارہ سو چھیالیس ہجری میں اقدس (حضرت شیخ) نے عشق اللہ کو تحریر فرمایا

اقدس بالہام خدا بولا ہے عشق اللہ میں
دس ہیں سبق سالک کے سن کل ہیں بقا باللہ میں

(ترجمہ) اقدس (حضرت شیخ) نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے الہام سے عشق اللہ میں سالک کے لئے دس سبق بیان کئے ہیں اور یہ سب کے سب بقا باللہ میں ہیں۔

حضرت شیخ نے اپنی برگزیدہ کتاب کو دس حصہ پر تقسیم کیا ہے اور ہر حصہ کو علیحدہ ایک سبق قرار دیا ہے چونکہ ابتدائی مجاہدہ سالک کا نفس کشی میں ہوتا ہے اور نفس کشی کے کئی مراتب ہیں اور مختلف میں

اس لئے حضرت شیخ نے شروع ہی میں چند سبق نفس کُ
کے مختلف مراتب میں تحریر فرمائے۔

سبق پہلا

اے سالک راہِ خدا سنگریزہ سین اول سبق
ہے توں شکست نفس کا ہوتوں شکستہ بہرِ حق

(ترجمہ) اے خدائی راستے کے سالک سُن پہلا سبق نفس کُشی
ہے اُس کو تو نہایت غور سے پڑھ اور اللہ سُبحانہ وتعالیٰ سے واص
ہونے کے لئے پہلے اپنے آپ کو اور اپنے نفس کو مار دے

پیشاب وغائط آدمی سنگریزہ سین کرتا ہے دور
سنگریزہ اس بدبو کی سین کرتا نہیں ہرگز نفور

(ترجمہ) آدمی پیشاب اور پاخانہ کی نجاست سنگریزے
دور کرتا ہے مگر سنگریزہ باوجود اس بدبو کی تکلیف کے کسی قسم
نفرت نہیں کرتا۔

سنگریزہ فارسی لفظ ہے اس کے صحیح معنی پتھر کے ٹکڑے کے ہیں اور
کی کنکریوں کو بھی سنگریزہ کہتے ہیں مگر کبھی کبھی مجازاً مٹی کے ڈھیلے کو
سنگریزہ کہتے ہیں یہاں تینوں معنوں کا احتمال ہے۔ جب انسان پیشا
یا پاخانہ جائے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی نجاست ظاہری کو ڈ

یا پتھر سے مٹا دیوے اور بعد میں پانی سے دھو ڈالے اس بنا پر مسلمان
ڈھیلے کا استعمال کرتے ہیں اس مضمون کو حضرت شیخ نے اس شعر میں ادا
کیا ہے واللہ اعلم۔ ؎

سنگریزہ کون خاشاک وخس کرتا ہے دائم پائمال
اس خواری بے حد کے سین سنگریزہ رکھتا نئین ملال

(ترجمہ) سنگریزہ ہمیشہ کوڑے کرکٹ میں رہ کر باوجود اس انتہا درجہ
کی ذلت کے اپنی طبیعت میں کسی قسم کا ملال نہیں پاتا ؎

سنگریزہ سیں بت کون بنان سجدہ کریں سب کافران
اس سجدہ سین کرتا نہیں سنگریزہ اپنی فخر شان

(ترجمہ) اور اسی سنگریزے سے کافر لوگ بت بناتے ہیں اور اس کو پوجتے
ہیں باوجود اس کے سنگریزہ اس پر فخر نہیں کرتا ؎

لیکن شکست نفس کی سنگریزہ کون نئین ہے تمام
ٹھوکر ہے وہ انگشت پائے چبھتا کف پا کون مدام

(ترجمہ) لیکن پھر بھی سنگریزہ میں پوری پوری نفس کی شکست نہیں ہے
کیونکہ اس سے انسان کو ٹھوکر لگتی ہے اور اس وجہ سے اس کو تکلیف
پہنچتی ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ پاؤں کے تلوے میں چبھتا رہتا ہے۔ ؎

پس رتبۂ سنگریزہ میں نقصان ہے ہرگز نرہ رکھ توں قدم اب خاک میں سنگرہ کی جا کا ہے وہ

(ترجمہ) پس اے سالک سنگریزہ کے مرتبہ میں نقصان ہے تو اس مرتبہ
میں ہرگز نہ ٹھہر اور اپنا قدم آگے بڑھا اور مرتبہ خاک میں قدم رکھ اور ٹٹول
شاید یہ مرتبہ کچھ ٹھیک ہو کیونکہ اس میں سنگریزہ سے زیادہ نرمی ہے

دوسرا سبق اب خاک سیں دل دیکھ پڑھ اے ہوشیار
سنگریزہ سیں ہی خاک میں دیکھو زیادہ انکسار

(ترجمہ) اے ہوشیار سالک دوسرا سبق خاک سے دل رکھ کر حا
کر اس میں سنگریزے سے زیادہ نرمی پائی جاتی ہے

ہر جانور ہر آدمی کرتا نجاست خاک بر
اس بوئے بد سے خاک میں ناخوش ہونے کا نئیں اثر

(ترجمہ) کل انسان اور تمام جانور اس خاک پر پیشاب اور پاخا
کرتے ہیں مگر اس نجاست کی بدبو سے خاک میں ناخوش ہونے کا کچھ ا
نظر نہیں آتا ہے

بے سنگریزہ خاک پر جو کوئی چلے اپنے قدم
اس خاک سیں پادے نہ دکھ ہرگز کف پا ایک دم

(ترجمہ) اگر کوئی شخص بغیر سنگریزہ خالص خاک پر چلے تو اس کے تلو
میں کسی قسم کی تکلیف یا دکھ ہرگز نہیں ہوتا ہے

جب خاکِ گوپی چند سیں ٹیکا کریں سب کافراں   تب خاک کچھ رکھتی نہیں دل میں اس کے فخر

(ترجمہ) گوپی چند کی مٹی سے تمام کافر لوگ ٹیکہ کرتے ہیں اور قشقہ لگاتے ہیں مگر خاک اس سے اپنے دل میں کسی قسم کا فخر نہیں کرتی ہے۔

گوپی چند ایک قسم کی مٹی ہوتی ہے رنگ اس کا کچھ زردی مائل ہوتا ہے اور مثل جائفل کے بیضوی شکل کی بنی ہوئی ہوتی ہے کبیر پنتھی ہندو سادھو لوگ اسی کا ٹیکہ اپنی پیشانی پر لگاتے ہیں چونکہ بیان یہاں پر خاک اور مٹی کا ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت شیخ نے بھی اس کو یہاں پر ذکر کیا ہے ؏

لیکن کمال نیستی دیکھو نہیں ہے خاک میں
جو کوئی چلے گا خاک پر اڑ خاک پڑتی آنکھ میں

(ترجمہ) مگر پوری پوری نیستی اگر غور کرو تو خاک میں نہیں ہے۔ کیونکہ جب آندھی آتی ہے تو خاک اڑ کر راستہ چلنے والے کی آنکھ میں پڑتی ہے ؏

ہرگز نہ آوے کچھ نظر جب خاک اڑتی ہو غبار
رہتی کدورت کے سنگات صافی کا نہیں ہے خاک یار

(ترجمہ) جب خاک غبار بن کر اڑتی ہے اس وقت کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے اور خاک ہمیشہ کدورت اور میلے پن کے ساتھ رہتی ہے اس میں صفائی ذرا بھی نہیں ہے ؏

پس چھوڑ دے تو خاک کو تیسرا سبق پڑھ آب میں
دل کی صفائی کر طلب جیسی صفائی آب میں

(ترجمہ) اے سالک تو اب خاک کو چھوڑ دے اور پانی سے تیسرا سبق حاصل کر اور جیسا پانی صاف ہوتا ہے ویسی اپنے دل کی صفائی طلب کرے

ہر چیز گہری آب میں ہووی تو سب آوے نظر
پوشیدہ کچھ کرتا نہیں جب تئیں کہ گدلا ہو مگر

(ترجمہ) پانی جب ٹھہرا ہوا اور صاف ہوتا ہے تب اُس میں سب چیزیں برابر صاف نظر آتی ہیں اگرچہ کسی قدر گہرا ہو جب بھی مگر جب گدلا اور ڈولا ہو تو پھر اُس میں کوئی چیز بھی نظر نہ آوے گی۔ ہ

تن کی پلیدی آب سیں انسان کرتا ہے گا پاک
بدبو پلیدی سیں نہیں ہوتا ہے پانی غصہ ناک

(ترجمہ) انسان اپنے بدن کی ظاہری اور باطنی ناپاکی پانی سے دور کرتا ہے اور پاکی حاصل کرتا ہے۔ مگر پانی نجاست وغیرہ کی بو سے کراہت نہیں کرتا اور اس سے ناراض نہیں ہوتا ہ

دیکھو کہ آبِ زر کے سیں لکھتے ہیں قرآن کے حروف
اس حرف سیں نئیں آب کون اپنی بزرگی کا وقوف

(ترجمہ) ذرا غور کرو اور سوچو کہ سونے کے پانی سے قرآن کے حروف لکھے جاتے ہیں۔ مگر پانی کو باوجود اس کے اپنی بزرگی کا خیال تک نہیں ہے ہ

لیکن غریبی آب میں ہرگز نہیں دیکھو کمال کرتا ہے پانی کیوں سدا چونہ کی گرمی کون زوال

(ترجمہ) مگر کامل طور سے پانی میں عزیت نہیں ہے کیونکہ پانی چونے کی گرمی کو مار دیتا ہے ؎

پانی سین اب باہر نکل سردی خودی کی موت ہے
چوتھا سبق آتش سین پڑھ آتش کا جلنا وت ہے

(ترجمہ) پانی سے اب باہر آ اور یہ خیال کر کہ سردی خودی کی اور خود بینی کی موت ہے چوتھا سبق آگ سین پڑھ کیونکہ آگ کا جانا فوت ہے۔

؎ آ غور و سرگیں آدمی جب کہ جلا دیں آگ میں
ہرگز نہیں ہوئے ہے عار آتش کو ایسے کام سین

(ترجمہ) گوبر اور پلیدی جب انسان آگ میں جلاتا ہے۔ آگ کو اس سے کسی قسم کی نفرت یا عار نہیں ہوتی۔ ؎

آتش میں دیکھیں نور کو سجدہ کریں آتش پرست
ہرگز ہوئے آتش نہیں سجدہ سبب مغرور مست

(ترجمہ) آگ میں نورانیت دیکھکر آتش پرست لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں مگر آگ اس سجدہ کرنے کی وجہ سے کسی قسم کے غرور یا گھمنڈ میں نہیں آتی ؎

لیکن کمال بے خودی آتش میں نین ہے اے عزیز
ہر نیک و بد لوے جلا خود طور آتش بے تمیز

(ترجمہ) مگر پوری پوری بیخودی اور ترک نفسانیت لے پیارے سالک آگ میں نہیں ہے کیونکہ وہ نیک و بد اور اچھے بُرے سب کو جلا کر خاک کر دیتی ہے اُس کو بھلے بُرے کی تمیز نہیں ہے۔

۵ آتش کو پس تو چھوڑ دے خوبون اوپر کرتی ستم
پنجم سبق پڑھ باد سین ہے یاد کا ہر دم کرم

(ترجمہ) اے سالک تو آگ کو چھوڑ دے کیونکہ یہ اچھے لوگوں پر ظلم کرتی ہے اور پانچواں سبق ہواء سے پڑھ اس لئے کہ ہواء کی ہمیشہ مہربانی ہے

۵ باد صبا کا فیض ہے ہر نیک و ہر بد کے اوپر
بخشش کرے ہے تازگی ہر خار و گل برگ و ثمر

(ترجمہ) ہر نیک و بد اور اچھے اور برے پر بادِ صبا کا بڑا بھاری فیض ہے کیونکہ یہ اللہ کے حکم سے ہر قسم کے پھل اور پھولوں کو اور درختوں کو چلے ہے کانٹے والا ہو تازگی بخشتی ہے۔

واضح ہو کہ جو ہوا پورب سے شروع ہو کر پچھم کو جاتی ہے اس کو بادِ صبا کہتے ہیں اور برگ فارسی زبان میں درخت کے پتے کو کہتے ہیں اور عربی زبان میں پھل کو ثمر کہتے ہیں

ہے باد بے خود اس قدر ہوتا نہیں دم سیں گراں
وقت خزاں کے باد کو کہتے ہیں سب بادِ خزاں

(ترجمہ) اور پھر ہواء اس قدر بے خود ہے کہ اول تو وہ نظر ہی نہیں آتی

اور دوسرا جب انسان یا جانور اس کو کھینچتا ہے یعنی سانس لیتا ہے تو
اُس پر گراں اور شاق نہیں گذرتی یعنی اُس کو بھاری اور وزنی نہیں معلوم
ہوتی بلکہ اُس کے اندر جانے سے راحت ہوتی ہے اور یہی ہوا جب خزاں
کے وقت چلے تو اُس کو بادِ خزاں کہتے ہیں -
واضح ہو کہ درختوں کے پتّے زرد ہو کر جب گر جاتے ہیں اُس موسم کو
خزاں کہتے ہیں اور وہ ہوا جو اس موسم میں چلتی ہے اس کو بادِ خزاں کہتے ہیں

ے جان کاہ کہتی باد کو جس وقت چلتی ہے سموم
اس دم سین ہرگز باد کے دل میں نہیں ذرہ غموم

(ترجمہ) اور یہی ہوا جب سخت گرمی کے موسم میں لو بن کر چلتی ہے تو وہ
روح کو سخت تکلیف پہنچاتی ہے اور اسی وجہ سے اس کو لوگ جان کاہ کہتے
ہیں یعنی روح کو کم کرنے والی مگر باوجود اس کے ہوا کو اس کا ذرا سا بھی
غم نہیں ہوتا ہے

سُن فنفخنا فیہ پس روح القدس کا دم ہے باد
اس مدح سین نئین باد کے دل میں خودی کا کبریاد

(ترجمہ) اے سالک آیتہ فنفخنا فیہ کو سُن اس سے تجھ کو بخوبی
معلوم ہو جائے گا کہ جبرئیل علیہ السلام نے دم حضرت مریم کے گریبان
میں پھونکا تھا - وہ بھی ہوا ہی تو تھا مگر باوجود اس شرف کے ہوا میں کسی

قسم کا غرور اور تکبّر نہیں پایا جاتا۔

حضرت مریمؑ کی والدہ جب حاملہ ہوئی تب اس نے اس بات کی منت مانی کہ میرے جو کچھ بچہ پیدا ہوگا اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے نذر کردوں گی اور یہ اس زمانے کا دستور تھا جب حضرت مریمؑ پیدا ہوئیں اور اُن کا سن قریب سات برس کے ہوا تب اُن کی ماں نے بموجب منّت کے اُن کو حضرت زکریاؑ کی نگرانی میں بیت المقدس کی خدمت کے لئے مسجد میں رکھ دیا۔ حضرت زکریاؑ نے وہیں اُن کو ایک حجرہ بالاخانہ پر بنوادیا جس کی سیڑھی علیحدہ حضرت زکریاؑ کے قبضہ میں رہتی تھی اس میں بیٹھ کر حضرت مریمؑ اللہ کی عبادت کیا کرتی تھیں اور حضرت زکریاؑ اُن کو کھانا وغیرہ جو اُن کی ضروریات تھیں وقت پر پہنچا دیا کرتے تھے حضرت مریمؑ جب سنِ بلوغ کو پہنچیں اور عارضات نسوانی (حیض) کا وقت قریب ہوا تب بمقتضائے حیا اور احترام مسجد کو مدِنظر رکھ کر دہ بستی سے دور پورب کی طرف پردے اور آڑ کی جگہ میں چلی گئیں جس کو مکان شرقی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکان شرقی نازل فرمایا ہے۔ یہ مکان عیسائیوں کے نزدیک بڑا متبرک خیال کیا جاتا ہے اور اسی سمت ان لوگوں کا قبلہ ہے۔ منظورِ الٰہی ایسا ہی تھا کہ حضرت مریمؑ کو بغیر خاوند کے لڑکا ہوگا چنانچہ جب حضرت مریمؑ ماہواری ایام (حیض) کے غسل

سے فارغ ہوکر درخت کی آڑ میں اپنے بال سُکھا رہی تھیں کہ یکایک اللہ کا فرشتہ جبرئیل علیہ السلام جنھیں روح القدس بھی کہتے ہیں انسانی شکل میں سامنے آئے اور حضرت مریمؑ کے گریبان میں پھونک مار کر چل دیئے اسی وقت سے حضرت مریمؑ کو حمل رہ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اسی واقعہ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی تعریف میں مختصر طور پر سورۃ تحریم میں یوں بیان فرمایا ہے۔ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا الخ یعنی عمران کی بیٹی مریمؑ اپنی شرمگاہ کو بُرائیوں اور حرامکاریوں سے سنبھالا اور محفوظ رکھا تو ہم نے اُس میں اپنی روح پھونک دی اور یہ روح پھونکنے کا بیان مفصل ہم اوپر لکھ چکے ہیں جو فرشتے کے ذریعہ سے پھونکی گئی اور حمل رہا اسی کی طرف حضرت شیخ نے اشارہ کیا ہے کہ روح القدس کا دم ہے باد۔ غرض وہ پھونک بھی جو فرشتے نے حضرت مریمؑ کے گریبان میں پھونکا تھا ہوا ہی تو تھی۔ مگر باوجود اس شرف کے ہوا میں کسی قسم کا فخر نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اُس کو اپنی اس بڑائی کا خیال تک نہیں ہے واللہ اعلم۔

لیکن خودی ہے باد میں اس بے رنگی بے شکل سات

دیکھو اُڑاوے باد کیوں چھیرے درختاں پات پات

(ترجمہ) باوجود بے رنگی اور بے شکل کے ہوا میں خودی ہے کیونکہ جب

آندھی آتی ہے تو یہ ہوا بڑے بڑے درخت اور مکانوں کے چھپر اُڑا کر پھینک دیتی ہے۔ ہوا میں دو باتیں ہرگز نہیں ہوتیں ایک رنگ اور دوسرے شکل پس کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہوا کا رنگ ایسا تھا یا ویسا تھا اسی طرح یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کی شکل ایسی تھی یا ویسی تھی کیونکہ یہ دونوں باتیں اس میں نہیں ہوتی۔ مگر باوجود اس کے جب ہوا زور سے چلتی ہے تو اس سے حرکت مذکورہ صادر ہوتی ہے ؎

پس باد میں ہرگز نہ جنبش خودی کی موت ہے
ششم ہواء کا پڑھ سبق جنبش میں ہرگز نا رہے

(ترجمہ) اے سالک باد میں ہرگز نہ ٹھہر کیونکہ اس میں خودی کی جنبش ہے اور چھٹا سبق ہوا کا پڑھ جنبش میں ہرگز نہ ٹھہر۔

پانچویں سبق میں باد سے مراد ہوا ہے جس کا کام اُڑانے کا ہے اور چھٹے سبق میں بھی حضرت شیخ نے باد کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس میں غالباً اُڑانے والی ہوا مراد نہیں ہے بلکہ ہواء بمعنی خلاء کے ہیں یعنی زمین اور آسمان کے بیچ میں جو خالی جگہ ہے اُس کو کہتے ہیں اور خلاء بھی کہتے ہیں واللہ علم ؎

عالم کہ ہے گا محبت وہ کہتے ہوا اس کی مثل
اس جا ہے خالی نیستی میں تو نظر سین جائیں ٹل

(ترجمہ) عالم کی مثال محض ہوا (خلاء) کی ہے اس مرتبہ میں محض عدم ہے

یہاں پر میں اور تو کچھ نہیں، اللہ کے سوائے تمام کو عالم کہتے ہیں پہلے اللہ ہی اللہ تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ یعنی پیشتر اللہ ہی اللہ تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چاہا کہ اپنے اسرار قدرت اور خزائن معرفت آشکارا کرے اور اپنی ربوبیت کاملہ اور الوہیت کا کما ینبغی ظہور تام ہوئے تب اُس نے ممکنات کو یعنی مخلوقات کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے۔ کُنْتُ کَنزاً مخفیاً فخلقت الخلق الاعرف۔ یعنی میں پوشیدہ اور چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس پیدا کیا میں نے مخلوقات کو تاکہ میں پہچانا جاؤں پس قبل تخلیق احدیۃ محضہ تھی اس مرتبہ میں دوئی اور اثنینیۃ کا بالکل گذر نہیں ہے۔ کیونکہ اس مرتبہ میں ممکنات محض عدم میں ہیں اس مرتبہ میں نہ زید ہے نہ بکر ہے اور نہ میں ہوں نہ تو ہے جیساکہ حضرت شیخ نے شعر مذکور میں ارشاد فرمایا ہے واللہ اعلم

۵ گھرا اندھارا ہے ہوا اُس میں نہ کچھ آوے نظر
ہے گی ہوا صوت جرس یہ صوت کرتا بے خبر

(ترجمہ) ہوا مثل گھرے اندھیرے کے ہے اُس میں کچھ نظر نہیں آتا اور بھی ہواء مثل جرس کی آواز کے غافل اور بے خبر کرنے والی ہے ۵

گنبد میں کر یاحق ندا گنبد سے سن یاحق صدا نیز ندا گنبد صدا جانوں ہے کے دونوں ہے ہوا

(ترجمہ) گنبد میں یا حق کی آواز کر تو بھی یا حق کی صدا کا جواب سنے گا تیرا پکارنا اور گنبد کا جواب دینا یہ دونوں کے دونوں از قبیل ہوا ہیں۔ جب انسان کسی گنبد میں یا تہ خانہ کے قریب کچھ آواز کرتا ہے تو بعینہٖ دوسری ایسی ہی آواز سُنائی دیتی ہے اُس کو صدا کہتے ہیں ؎

مانند شب کور کے ظلمت میں ناں رہ توں مدام
اب صاف بینی کر طلب ہفتم سبق ہے یہ مقام

(ترجمہ) چمگادڑ کی طرح اے سالک تو ہمیشہ اندھیرے میں نہ رہا کر اور صاف بینی کا طالب ہو ساتویں سبق میں اسی کا یعنی صاف بینی کا ہی بیان ہے شب کور چمگادڑ کو کہتے ہیں اہلِ گجرات اس کو چام چڑی کہتے اسے دن کو بالکل نظر نہیں آتا۔ اسی وجہ سے جب صبح ہوئی اور دن روشن ہوا تو یہ جانور اندھیریوں میں جا کر دیوار وغیرہ سے چپک جاتا ہے چنانچہ اُجڑے ہوئے مکان اور بند مقبرے اور پُرانے تہ خانوں میں جہاں پر عام طور پر کسی کی آمد رفت نہ ہو وہاں پر یہ جانور اکثر دیکھا جاتا ہے۔ سورج کی روشنی کی تاب اس میں بالکل نہیں ہے اسی وجہ سے یہ دن کو نہیں دیکھ سکتا جب رات کا اندھیرا پھیل جاتا ہے۔ تو یہ جانور اپنے اپنے مقام پر سے چارے کے لئے اُڑتے ہیں اور پتنگے وغیرہ کیڑوں سے اپنی غذا کرتے ہیں سالک کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دُنیوی اندھیریوں سے بچائے اور مثل چمگادڑ

کے اُس میں مبتلا نہ ہو جائے اور اپنے قلب کو انواع واقسام کے ریاضات اور مجاہدات سے اس قابل بنائے کہ وہ مورد انوار ربانی بن کر حضرت حق کے جلوے کی تاب لا سکے وفقنی وایاکہ ولسائر المسلمین آمین!

ظلمت ہے نور ذات کا ظلمت میں نئیں آگے عروج
ہفتم سبق کے معنی کچھ ہرگز نہیں ہوتے ہیں بوج

(ترجمہ) یہ اندھیری نور ذات کی ہے اس اندھیری سے آگے عروج نہیں ہے ساتویں سبق کے معنی کچھ برابر سمجھ میں نہیں آتے ہیں

اس جا سرود اقسام کے سُنتے سبھوں کا ہوش جائے
پس اب کسے کہتا ہے تو ہفتم سبق کا راز پائے

(ترجمہ) اس جگہہ باجے کی قسموں کا بیان سُنتے ہی سب کے ہوش اُڑ جاتے ہیں تو اب کس سے کہیں کہ وہ ساتویں سبق کے راز سے وقفیت حاصل کرے

معنی صفا بینی کے کیا کہ کھول اب تو ن بہر حق
ظلمت کے بعد از تو ن کہے ہے صاف بینی کا سبق

(ترجمہ) ظلمت کے بعد تو نے صاف بینی کے سبق کا کہا تو اب خدا کے لئے بتلا کہ صفا بینی کا کیا معنی ہے

اس قدر ظلمت کے تیئں کیونکر کہا اے عزیز مانند شب ہر کوئی کہ تجھ کو ن اے صاحب تمیز

(ترجمہ) اے پیارے تو نے اس صاحب ظلمت کو شب پر کور کے مانند کیوں کہا۔ ذرا مجھے بتلا تو سہی یہ شعر سابق کی طرف اشارہ ہے ؎

اس جا اندھارا سب کہیں گہرا اندھارا تو کہا
اب کھول کر سمجھا مجھے گہرا اندھارا ہے سو کیا

(ترجمہ) اس مرتبہ میں اندھیرا تو سب کہتے ہیں مگر تو نے گہرا اندھیرا کہا ہے تو اب تو مجھے صاف صاف سمجھا کہ گہرا اندھیرا کیا چیز ہے ؎

ہے ذات محبت محض وجود ہے گی ہوا محض عدم
پس کیوں ہووے گی ذاتِ محبت مانند ہوا کے ایکدم

(ترجمہ) ذات محبت (خالص ذات) یعنی ذات الٰہیہ محض وجود ہے اور ہوا محض عدم ہے تو اب ذات محبت مثل ہوا کے کیسے ہو سکتی ہے کیوں کہ محض وجود اور محض عدم آپس میں ایک دوسرے کے مثل کیسے ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتے ؎۔

کہیا ہوا ہے نیست تو بس نیست کی کہہ اب مثال
تمثیل ذات محبت کی کہہ مجھکو اے صاحب کمال

(ترجمہ) تو نے ہواء کو نیست کہا ہے لہذا اب نیست کی مثال بیان کر اور ذات محبت کی بھی مثال اے صاحب کمال بیان کر ؎

کہتے ہیں سب عالم کے تئیں عالم سوائے ذاتِ حق　　پس کس سبب لولا ہے تو عالم کو ذات محبت حق

(ترجمہ) سب لوگ ماسوا اللہ کو عالم کہتے ہیں تو پھر تو کس سبب سے

کہتا ہے کہ عالم ذات محبت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہے ؂

بھادوں کی شب دیکھو میں بے حد ہووے بادل اگر

گہرا اندھارا تب ہووی ہرگز نہ آوے کچھ نظر

(ترجمہ) بھادروے مہینے کی اندھیری رات میں اگر بادل ہووے تو اُس

وقت ایسا گہرا اندھیرا ہوتا ہے جس میں کوئی چیز نظر نہیں آتی ؂

سوراخ سنگی جالیاں خالی ہوا کی ہے مثال

تمثیل ذات محبت کی نور قمر سو کو خیال

(ترجمہ) چاند کی روشنی کی تشکل جالی میں جالی کے ہر روزن (سوراخ)

کی مثل ہے اور بغیر جالی کے چاند کی روشنی بے مثل اور بے قید ہے

بھادروے مہینے کی جب اندھیری رات ہو اور پھر اُس میں ابر بھی

ہو تو رات کی اندھیری اور ابر کی سیاہی یہ دونوں مل کر گہرا اندھیرا ہو جاتا

ہے اسی طرح ہواء (خلاء) یعنی عالم ماسویٰ اللہ اس میں دو اندھیرے ہیں ایک

اندھیرے عدم کی اور دوسرے امکان کی جب یہ دونوں اندھیریاں عالم میں مل

گئیں تو عالم گہرا اندھیرا ہو گیا ۔ اس سبب سے حضرت شیخ نے فرمایا کہ گہرا

اندھیرا ہے ہوا اس میں نہ کچھ آوے نظر ۔

چاند کی روشنی جب مطلقاً جالی وغیرہ سے بے قید ہو کر دیکھیں تو ...

بے مثال نظر آتی ہے مگر جب جالی وغیرہ کی اوٹ میں دیکھیں تو وہی روشنی جو پہلے ایک سی بے مثال نظر آتی تھی مثل جالی کے سوراخ کے بقدر جالی کے سوراخ کے زیادہ نظر آئے گی۔ مگر فی نفسہ اگر جالی سے قطع نظر کرلی جائے تو وہ روشنی ایک ہے اور یہ کثرت جو پیدا ہوئی ہے باعتبار جالی کے سوراخ کے پیدا ہوئی ہے۔ پس پروردگار عالم مطلقاً بے شکل اور بے مثال ہے اور یہی ذات پاک حقیقۃً موجود ہے اور اسی کا وجود وجود واقع ہے جیسا کہ کلمۂ توحید سے سمجھا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ۔ یعنی نہیں ہے کوئی معبود موجود حقیقۃً مگر اللہ اور اس کے ماسوی سب نیست ہیں اور اسی کے وجود سے مستفیض ہیں اور یہ کثرت جو نظر آ رہی ہے محض اعتباری ہے جو باعتبار مظاہر ممکنہ کے پیدا ہوئی ہے۔ مثل چاند کی روشنی کے جو باعتبار جالی کے سوراخوں کے متعدد ہوئی ہے اور فی نفسہٖ واحد اور ایک ہے واللہ اعلم ۵

(ترجمہ) اب عالم تشبیہ کو یوں سمجھ جیسے پانی موجوں کے ساتھ اور عالم تنزیہ کو ایسا خیال کر جیسے پانی بغیر موجوں کے۔

شئے بحیثیت اطلاق کے یعنی جب کل قیود اور تمثیلات اور تشبیہات سے بری ہو تو ایسی حالت کو حالت تنزیہ کہتے ہیں اور مذکورہ حالت کے خلاف حالت میں ہو تو اس کو عالم تشبیہ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ع بھی ذات بحت حق سمجھ مانند مطلق آب ہے۔
بے موج با موج آپ ہی پس خلق و حق یک باب ہے

(ترجمہ) خالص ذات حضرت حق مثل مطلق پانی کے ہے اور ممکن اور واجب میں صرف ایک پردہ اور ایک شان حضرت حق حائل ہے۔ جس کی وجہ سے عالم اور حضرت حق میں علیحدگی معلوم ہوتی ہے۔ اگر یہ پردہ اُٹھا دیا جائے تو عالم کا کہیں پتہ نہ رہے گا اور سوائے حضرت حق کے کچھ باقی نہ رہے گا پس عالم کی حیات اور اس کا وجود حضرت حق کی موجودیۃ اور اس کی ایک شان کے ساتھ ہے اگر اُس کا ظہور بغیر اس شان کے ہو جائے تو عالم منتفی اور معدوم ہو جائے گا۔ جیسا کہ مولانا روم نے اپنی کتاب مثنوی میں فرمایا ہے شعر ع

جملہ معشوق ست و عاشق پردۂ زندہ معشوق ست و عاشق مردۂ

یعنی جملہ موجودات عین معشوق (عین حضرت حق) ہے اور عاشق حضرت حق کا ایک پردہ ہے بسبب تعین ذاتِ حق اور حضرتِ حق کی شانوں میں سے ایک شان ہے پس اگر یہ پردہ اُٹھ جائے تو عالم نفس الامر سے منتفی اور معدوم ہو جائے گا اور نہیں ہے زندہ مگر معشوق کہ عین ذات حضرتِ حق ہے اور عاشق مرا ہوا ہے یعنی معدوم ہے۔ اور یہ بھی حضرتِ حق کی شانوں میں سے ایک شان ہے۔ پس موجودیۃ اور حیات عاشق

کی حضرت حق کی موجودیت کے ساتھ ہے اور جب حضرت حق بغیر اس شان کے ظاہر ہووے تو البتہ عالم خراب اور معدوم ہو جائے گا۔ مولانا روم کے اس شعر سے اور حضرت شیخ چند اشعار مذکورہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حضرات کا مسلک ایک ہے اور دونوں حضرات وحدت الوجود کے قائل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک موجودات اور حضرت حق میں صرف فرق اعتباری ہے اگر واقعیت کا لحاظ کرتے ہوئے اعتبار سے قطع نظر کر لی جائے تو پھر وہاں پر دوئی اور اثنینیۃ کا مطلق گذر نہیں ہے اور سوائے حضرت حق کے کوئی شے موجود نہ ہوگی۔ ہماری اس تقریر سے وہ اعتراض جو بعض سطحی خیال والوں نے اپنی سادہ لوحی سے حضرت شیخ کے اس شعر پر ؎

منم پیر محمد عین اللہ　　　عیون خلق احول گشت باللہ

کیا ہے دفع ہو گیا یعنی میں پیر محمد ہوں عین اللہ یعنی میرا وجود عین وجود حق ہے اور اُس سے مستفاد ہے۔ میں موجود بوجود مستقل نہیں ہوں۔ اور مخلوق کی آنکھیں بھیڑی ہو گئی ہیں جو اُن کو دو وجود نظر آتے ہیں میرا علیحدہ اور حضرت حق کا علیحدہ یہ ہے مطلب حضرت شیخ کے شعر کا واللہ اعلم۔

؎ صوت جرس میں ناتواں رہ چل قافلہ سالار پاس
منزل گہ معشوق پر قربان ہو پھر آس پاس

(ترجمہ) جرس کی آواز پر بھروسا اور اعتماد کر کے نہ پڑا رہ اور قافلہ کے سردار
کے پاس اور معشوق کے مکان کے آس پاس پھر قربان ہو جا۔
صوت جرس:۔ یعنی ظاہر بین لوگوں کی گفتگو۔ قافلہ سالار سے
یا تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات مراد ہے
یا حضرت شیخ کے پیر بزرگوار سید عبدالرحمٰن مراد ہے غرض دونوں پہلو پر
حاصل مطلب یہ ہے کہ اس باب میں اگر واقعی اور اصلی حقیقت معلوم کرنا
چاہو تو ظاہر بین لوگوں کی گفتگو اور اُن کی بڑی بڑی باتوں میں نہ آؤ اور
احادیث نبویہ جو اس باب میں وارد ہیں اُس کو پڑھو اور بغور دیکھو یا پیر
بزرگوار سید عبدالرحمٰن کی خدمت بابرکت سے فائز ہو جاؤ جو تمھیں
جلوہ گاہ حضرتِ حق تک پہنچا دیں گے پھر تم اپنے آپ کو پروانے کی طرح
اُس کے گرد نثار کر دو ؎

ہوتی ہے روشن روز میں خفاش پر ظلمت مدام
یہ ظلمت شیطانی ہے اِس جا نہ کر اپنا مقام

(ترجمہ) ہمیشہ کھلے ہوئے دن میں چمگادڑ پر اندھیری ہوتی ہے یعنی
اُسے دن میں نظر نہیں آتا یہ اندھیری شیطانی ہے اس جگہ ہرگز نہ ٹھہر

؎ خالی ہوا ہیں اے محب ظلمت اگر آوے نظر
یہ نئیں ہے ظلمت ذاتِ حق بل ذاتِ حق کا ایک اثر

(ترجمہ) اے پیارے اگر خالی ہوا (خلاء) میں اندھیری نظر آئے تو اُس کو ذاتِ حق کی اندھیری نہ خیال کر بلکہ یہ ذاتِ حق کا ایک اثر ہے۔

ہیں ذات حق کی دو صفت ایک ہے جلال و یک جمال
وصف جمالی نور ہے ظلمت جلالی کی مثال

(ترجمہ) ذات حضرت حق کی دو صفتیں ہیں ایک جمالی اور دوسری جلالی صفت جمالی کا اثر نور ہے اور صفت جلالی کا اثر اندھیری ہے

معنی صفا بینی کے سُن ظلمت سے بن باہر ہوئے اگر
بے ابر و بے گرد آسماں تو دیکھ اپنی پھر نظر

(ترجمہ) اگر تو اندھیری سے باہر ہو جائے تو صفا بینی کے معنی سُن اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف آسمان جس میں نہ غبار ہو نہ بادل پھر تو اس کو نظر بھر کر دیکھ

پس صاف بینی کے اندر شب کو ہے نور قمر
تجھ کو شب دیجور میں نور کواکب ہوئے نظر

(ترجمہ) پس صاف بینی کے سبب سے رات میں تجھ کو چاند کی روشنی نظر آئے گی اور تجھ کو اندھیری رات میں چمکتے ہوئے ستارے نظر آئیں گے

ظلمت سے بن پس باہر نکل آ صاف بینی میں شتاب
دیکھے تو نور روز کو جس وقت نکلے آفتاب

(ترجمہ) اندھیری سے باہر نکل کر صاف بینی کی طرف جلدی آجا تاکہ
فتاب نکلتے ہی دن کی روشنی کو دیکھ لیوے ۔

سُن صاف بینی کس سبب خالی ہوا سے ہے جُدا
تمثیل سے اب دیکھ توان دو میں ہے کا فرق کیا

(ترجمہ) خالی ہواء (خلاء) صاف بینی سے کیوں جدا ہے ذیل کی مثال
ے سمجھ اور غور کر کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے ۔

ہے آرسی کا یک طرف مثل ہوا دیکھو کثیف
دوسری طرف ہے آرسی مثل صفا بینی لطیف

(ترجمہ) آرسی کا ایک رُخ مثل ہواء (خلاء) کے کثیف یعنی میلا ہوتا
ہے جس پر روغن اور قلعی وغیرہ لگی ہوئی ہوتی ہے جس میں چہرہ بالکل
ظر نہیں آتا اور دوسرا رخ آرسی کا مثل صفا بینی کے لطیف ہوتا ہے
س میں چہرہ وغیرہ رونق دار اور صاف بخوبی نظر آتے ہیں ۔

وجہ کثیف آرسی غیر از خودی نیئں ہے نظر
یہ حیرت مذموم ہے محبوب کا یاں نیئں اثر

(ترجمہ) آرسی کا میلا رخ سراسر خودی کے ہے یہ حیرت مذموم ہے
س میں محبوب کی تصویر وغیرہ نظر نہیں آتی ۔

جہ لطیف آرسی بے خود تماشہ گاہ یار   یہ حیرت محمود ہے محوِ تماشائے نگار

(ترجمہ) آرسی کا روشن رُخ بے غود ہے اور یار کے جلوے اُس میں
نظر آتے ہیں یہ حیرت محمود ہے جو معشوق کے نظارے کے تماشے میں انسان
کو محو کر دیتا ہے ؎

لیکن صفا بے روئے یار ہرگز نہیں رکھتا جِلا
پس اب صفا کو چھوڑ دے ہشتم سبق حق کا چلا

(ترجمہ) مگر بغیر دیکھے یار (جلوہ حضرت حق) کے صفا کو جلا اور رونق
نہیں ہے۔ پس اب صفا کو چھوڑ دے اور آٹھواں سبق ظہور انوارِ ربانی
کے بیان میں اُس کو پڑھ ؎

دل ہے مثالِ آرسی تشبیہ تن وجہ کثیف
تنزیہ جان وجہ صفا دل عرش اللہِ لطیف

(ترجمہ) دِل مثل آرسی کے ہے اور بدن مثل آرسی کے میلے رُخ کے
اور ستھری روح مثل آرسی کے روشن رُخ کے ہے مومن کا دل اللہ
عرش ہے ؎

پس ہے ظہور نورِ حق معنی جلا کی اے گدا
ہے نور جگ نورِ نبی نور نبی نورِ خدا

(ترجمہ) حضرت حق کے نور کا ظاہر اور آشکارا ہونا ہی جِلا کے
معنی ہیں سب مخلوقات کا نور دراصل حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا نورِ اقدس ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اقدس دراصل اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا نور ہے یہ اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے اوّل ما خلق اللہ نوری وکل الخلائق من نوری ط اس کا مطلب ہم پہلے تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں ؎

سبق صفا سبق جِلا دونوں آپس میں ہیں جُدا
جائے تماشا ہے صفا عین تماشا خود جِلا

(ترجمہ) سبق صفا اور سبق جلا دونوں آپس میں جدا جدا ہیں صفا تماشے کی جگہ ہے اور جِلا خود تماشا ہے ان دونوں میں نسبت ظرف و مظروف کی ہے ؎

لس میں توں ہیں انوار خاص سوراخوں کے نوراں مثال
نور نبیؐ ہے نورِ کل سب جالی پر یکساں جمال

(ترجمہ) لس میں اور توں غرض ہر فرد ممکن خاص خاص نور ہیں اور نور کے الگ الگ حصے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے جالی کے سوراخوں کی روشنی اور نورِ نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی مثال چاند کی روشنی بے قید کے ہے جو سب جالی پر یکساں ہوتی ہے ؎

سوراخوں کے نوراں دیکھو نہیں ہے سوائے نورِ کل
خود نور ہر سوراخ کا دیکھو ہوا ہے نورِ کل

(ترجمہ) جالی کے سوراخوں کے انوار نورِ کل کے حصے ہیں اور ٹکڑے ہیں مگر نور ہر سوراخ کا مثل نور کل کے ایک علیحدہ نورِ مستقل ہوتا ہے ۔

سبق جلا کو دل سین سُن یعنی کہ میں ہوں نورِ کل
اس جا سبن نین کس کو عروج جز حضرت خیرِ رسل

(ترجمہ) جلا کا سبق دل سے سُن میں نورِ کل ہوں یعنی نور کل کا ایک حصہ ہوں اس مرتبہ میں سوائے حضرت افضل الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو عروج اور ترقی نہیں ہے ۔

یہ نورِ کل نوران ہے سب یعنی کہ نور روز شب
واللیل اذا یغشیٰ کہا ہی والضحیٰ کہیا ہی رب

(ترجمہ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک جامع ہے ہر نور کو یعنی دن اور رات کے نور کو اسی وجہ سے اللہ نے قرآن میں واللیل اِذا یغشیٰ اور والضحیٰ نازل فرمایا۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اَوَّلُ مَا خلق اللہ نوری وکل الخلائق من نوری ۔ (سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا اور پھر میرے نور سے کل مخلوقات کو پیدا کیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رات اور دن اندھیرا اور اُجالا آپ کے نورِ اقدس سے پیدا کیے گئے ہیں اس بناء پر پروردگار عالم نے جو قرآن مجید

میں مختلف جگہ رات اور دن کی قسم کھائی ہے اس کا مطلب حسب ذیل ہے جیسے وَاللیل اذا یغشیٰ قسم ہے اُس نور محمدی کی جس سے رات پیدا کی گئی اور وَالضحیٰ یعنی قسم ہے اُس نور محمدی کی جس سے دن پیدا کیا گیا ہے بس یہی ایک راز تھا جس کی وجہ سے اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ نے رات دن کی قسم کھائی ہے ورنہ یہ چیزیں کوئی قسم کھانے کے قابل نہیں ہیں

۵　ہے صبح صادق کی مثال نور محمد کا جمال
　　ایک جا ہے ظلمت نور یاں ان دو کو نئیں جنگ کا مجال

(ترجمہ) نور محمدی مثل صبح صادق کے ہے یہاں پر اندھیری اور نور دونوں ایک جگہ ہے مگر ان دونوں میں کسی قسم کی منافات یا جنگ نہیں ہے۔

رات کی اندھیری کی انتہا اور صبح کے اُجالے کی ابتداء کو صبح صادق کہتے ہیں۔ اس میں اندھیرا اُجالا دونوں آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ نور محمدی مثل صبح صادق کے ہے یعنی جس طرح صبح صادق میں اندھیرا اور اُجالا ملا ہوا ہوتا ہے اور دونوں میں کسی قسم کی ضد یا کشش نہیں ہوتی۔ اسی طرح نورِ محمدی میں بھی ظلمت اور نور ملے ہوئے ہوتے ہیں اور دونوں میں کسی قسم کی ضد نہیں ہے واللہ اعلم

۵　یاں ظلمت فرعون کو یا نور موسیٰ جنگ زن　　آدم کی دیکھو صلب میں ان دونوں [illegible]

(ترجمہ) اس مرتبہ میں فرعون کی ظلمت کو موسیٰ علیہ السلام کے نور سے
کچھ منافات اور جھگڑا نہیں ہے اور صُلبِ آدم میں ان دونوں جیسا
جنگ اور جھگڑا کسی میں نہیں ہے

ظلمتِ فرعون اور نورِ موسیٰ یہ دونوں فرع ہیں حقیقت محمدی اور نورِ محمدی
کی مگر اصل میں یعنی مرتبۂ حقیقت محمدیہ میں ان دونوں میں کسی قسم کی
منافات اور جھگڑا نہیں ہے۔ جب ان دونوں کا ظہور حضرت آدم علیہ السلام
کی نسل میں ہو تو اس مرتبہ میں ان دونوں جیسی منافات اور جنگ کسی میں
نہیں پایا جاتا ہے

اِس نور میں جس کو فنا اس کو سرور بے شمار
اس جا میں شطحیات کو اکثر ولی بولے پکار

(ترجمہ) اس نور میں یعنی نورِ محمدی میں جس کو فنا اور محویت حاصل
ہو جائے تو اس کو بے حد سرور حاصل ہوتا ہے اور ایسی حالت میں اکثر
اولیاء اللہ شرع کے خلاف کلمے اپنی زبان سے بول اُٹھے ہیں
شطحیات = زبان سے خلاف شرع باتیں نکالنی ہے

سبحانِ ما اعظم کو یاں بولے ہیں حضرت بایزید
کبھی حضرت حلاج نے بولے انا الحق اے وحید

(ترجمہ) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے سُبحانی ما اعظم

شانی (پاک ہوں میں اور کیا بڑی شان ہے میری) اور حضرت منصور کی زبان سے انا الحق (میں حق ہوں) صادر ہوا ہے ؎

بھی من خدا یم من خدا عطار تے بولے ہیں یاں
نورِ خدا ہے گا یقین نورِ محمد میں عیاں

(ترجمہ) حضرت شیخ فرید الدین عطار من خدا یم من خدا (میں خدا ہوں میں خدا) بولے ہیں۔ یقیناً نور محمدی میں نور حضرت حق سمایا ہوا ہے ؎

یہ نور سب کا ساز ہے حق کا یہاں کل راز ہے
احیا امانت ہے گا یاں باب خوارق باز ہے

(ترجمہ) یہی نور محمدی سب کا سامان ہے اور اسی میں حضرت حق کا کل راز پوشیدہ ہے کسی کو جلانا یا مارنا اسی مرتبہ میں ہے اور کل خوارق عادت کا اسی مرتبہ میں ہے

ایسے امور جس کا ظاہر ہونا عام طور پر انسانی طاقت سے محال ہو یا بعید ہو یا عادت مستمرہ کے خلاف ہو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا زندہ کرنا ایک پل میں سیکڑوں کوس زمین کو طے کرنا غروب ہوتے ہوئے آفتاب کو واپس پھیرنا وغیرہ وغیرہ اگر کسی انسان با ایمان سے ظاہر ہووے تو اس کو خوارق اور معجزہ اور کرامت کہتے ہیں۔ اور جس انسان سے یہ باتیں صادر ہوتی ہوں اُس کو نبی یا ولی کہتے ہیں اور یہی نور محمدی ان سب

باتوں کے ظہور کا دار و مدار ہے کیونکہ جب انسان کو اس نورِ اقدس میں فنا
نامہ اور محویتہ کا بلہ حاصل ہو جاتی ہے تو محو حیرت ہو کر اپنے آپ کو بھول جا
ہے اور اپنی ہستی سے بے خبر ہو کر مستی اور مدہوشی میں اپنی زبان سے
خلاف شرع کلمے نکالنے لگتا ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ ا
علیہ سُبحانی ما اعظم شانی (پاک ہوں میں کیا بڑی شان ہے میری
کہہ بیٹھے اور منصور علیہ الرحمۃ انا الحق (میں حق ہوں) پکار اُٹھے ا
حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ من خدایم من خدا) میں خدا ہوں
میں خدا) کہہ اُٹھے حضرت شیخ پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ من
پیر محمد عین اللہ۔ عیون خلق احول گشت باللہ (میں پیر محمد عین خ
ہوں۔ خدا کی قسم لوگوں کی آنکھیں بھیڑی ہو گئیں ہیں بول اُٹھے اور ا
حالت اور مستی میں ان بزرگوں سے اکثر اوقات خوارق کا ظہور بھی ہوتا رہ
ہے جو بزرگان دین کے حالات کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے یہاں
تفصیل کی گنجائش نہیں ہے ۵

واحد مثال تن کی ہے اس روز میں کثرت عیاں
مانند جان ہے گا احد شب میں دوئی کا نہیں نشاں

(ترجمہ) اور وحدت مثل دل کے ہے صبح صادق کی طرح بدن عین
بدن دل میں دونوں کا ایک حال ہے جس طرح صبح صادق رات اور دن کو

جامع اور حاوی ہے دل بھی روح اور بدن کو جامع ہے اور یہی حال ہے
وحدت کا یعنی وحدت احد اور واحد کو جامع اور حاوی ہے یعنی دونوں میں
برابر پائی جاتی ہے ؎

عالم مثال روز ہے آوے نظر کثرت تمام
جالی کے سوراخوں مثال نوروں کے ہے صورت تمام

(ترجمہ) عالم (ماسوی اللہ) مثل دن کے ہے اس میں کثرت ہی کثرت
نظر آتی ہے تمام نوروں کی مثال مثل جالی کے سوراخوں کے ہے یعنی
مثل جالی کے سوراخوں کے روشنی کے ہے ؎

حق ہے شب تاریک سا تنہا بجز کثرت عیاں
اس جا بجز ظلمت نہیں سوراخوں کا بھی نئیں نشاں

(ترجمہ) حضرت حق مثل شب تاریک یعنی اندھیری رات کے ہے تنہا
یہاں پر کسی طرح کی کثرت نہیں ہے اور یہاں پر سوائے اندھیرے کے
سوراخوں وغیرہ کا پتہ بھی نہیں ہے۔ ؎

یا خلق مثل شب کے ہے اس جا میں کثرت بے شمار
بے حد ستارے تم دیکھو ہوتے ہیں شب میں آشکار

(ترجمہ) یا مخلوق مثل شب کے یعنی رات کے ہے اس جگہ بے شمار کثرت
ہے یعنی رات میں ستارے تم دیکھو تو بے گنتی نمودار ہوتے ہیں ؎

حق ہے مثال روز کے اس میں دیکھو وحدت شتاب
سب کو کیا کل روز میں دستی نہیں جز آفتاب

(ترجمہ) حضرت حق مثل روزِ روشن کے ہے جس میں وحدت نظر آتی ہے۔ آفتاب کے سوائے کل ستارے دن کو مطلق نظر نہیں آتے ہ

وقتِ نمازِ فجر ہے نورِ محمدؐ کی مثال
آپس میں ظلمت نور مِل رہتے یہاں بے قیل و قال

(ترجمہ) نور پاک نور محمدی مثل فجر کی نماز کے وقت کے ہے یہاں پر اندھیرا اور اُجالا بلاشبہ مِل جُل کر آپس میں ساتھ رہتے ہیں ہ

اُس وقت میں کل کو کیا آدیں نہیں ہرگز نظر
یاں نئیں دسی ہے شمس کبھی بلکہ دسی اس کا اثر

(ترجمہ) یہ ایسا وقت ہے کہ کل ستارے اس میں ہرگز نہیں آتے اور آفتاب کبھی نہیں ہوتا ہاں اس کا کچھ اثر نمودار ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آفتاب نکلے گا ہ

پس صبح صادق میں دیکھو ہے گی عجب قدرت عیاں
قدرت میں قادر دیکھ تو ہے ذاتِ قادر بے نشاں

(ترجمہ) پس صبح صادق میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عجیب وغریب قدرت نظر آتی ہے اور اسی قدرت سے تم ذات قادر کو پہچانو اور معلوم کرو ورنہ

ظاہر میں ذاتِ قادر کا کہیں نشاں نہیں بلکہ بے نشان ہے ؎

پس صبح صادق خود جلا دیکھو ہوا ہے شمس کا
پس اس جلائے صبح میں ذاتِ خدا ہے شمس سا

(ترجمہ) پس خود صبح صادق شمس کا جِلا بن گیا ہے بنا بریں حضرتِ حق کی مثال صبح کی جِلا میں مثلِ آفتاب کے ہے ؎

سبق جِلا پورا ہوا ذات جلی سبق نہم
ذات جلی ہے ذاتِ حق یاں عبدؔ رب کی بوجھ کم

(ترجمہ) جلا کا سبق پورا ہوا اب نواں سبق ذاتِ جلی میں ہے اور ذاتِ جلی ذات حضرتِ حق ہے اس مرتبہ میں بندے اور رب کی پہچان اور شناخت مشکل ہے ؎

مانند قرص شمس کے تو ذات حق کو کر خیال
یاں صبح صادق روز و شب ہیں عین شمس بے زوال

(ترجمہ) ذات حضرت حق کو مثل آفتاب کی ٹکیہ کے سمجھ - اس جگہ لازوال، آفتاب ہی صبح صادق اور رات اور دن ہے ؎

نور محمد صبح سا نزدیک شمس ذاتِ حق
جز احمد خیر رسل اس جا نہیں کس کا سبق

(ترجمہ) حضرت حق کے آفتاب کے نزدیک نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے دوسرے کسی کا گذر نہیں ہے ؎

ہے کنزِ مخفی ذاتِ حق یاں سُن حدیث قدسی اب
کہ کُنتُ کَنزاً یعنی میں ہوں گنج وصف عبد رب

(ترجمہ) حضرت حق کی ذاتِ پوشیدہ خزانہ ہے اس بارے میں حدیث قدسی وارد ہے اس کو سُن وہ یہ ہے میں چھپا ہوا خزانہ تھا یعنی عبد اور رب کا پوشیدہ خزانہ تھا۔

پوری حدیث قدسی یہ ہے کنت کنزاً مخفیاً فخلقت الخلق لا عرف یعنی میں پوشیدہ خزانہ تھا پھر میں نے مخلوق کو پیدا کیا تاکہ میں پہچانا جاؤں ؎

حضرت رسول اللہ یاں بولے ہیں حق سوں بالیقیں
میں احمد بے میم ہوں یعنی احد ہوں بالیقیں

(ترجمہ) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خلوات میں یقیناً حضرت حق سے کہا ہے کہ میں احمد بے میم ہوں یعنی احد ہوں ؎

ختم رسولوں کا قدم جس کو ہوا ہے گا نصیب
بے شک عروج اُس جا اُسے ہوئے طفیلِ آں حبیبؐ

(ترجمہ) جس شخص کو حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم نصیب ہوا ہے بے شک اس کو اس جگہ جناب حبیب پاک کی

برکت اور اُن کے وسیلے سے عروج اور ترقی ہووے ؎

حق سین محی الدین نین بولے سخن قدمی کا یاں
میرا قدم ہے گا اوپر کُل اولیاء کی گردناں

(ترجمہ) حضرت غوث الثقلین سیّد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرتِ حق سے قدمی کا سخن کہا یعنی میرا قدم اوپر تمام اولیاء اللہ کی گردنوں کے ہے۔ حضرت غوث پاک نے یہ قصیدۂ غوثیہ میں فرمایا ہے۔ اِنَا الحسنی والمخدع مقامی۔ واقدامی علی عنق الرجال یعنی میں حسنی ہوں اور مخدع میرا مقام ہے اور میرا قدم اوپر تمام رجال کے ہے یعنی اولیاء اللہ کے ؎

نام ولی ہے نامِ حق اس جا نہیں جز حق ولی
اول ولی سب انبیاء پیچھیں ہودیں نبی

(ترجمہ) نام ولی درحقیقت حضرتِ حق کا نام ہے اور اس جگہ سوائے حضرتِ حق کے کوئی ولی نہیں ہے اور سب نبی پہلے ولی ہوتے ہیں اور پھر بعد میں نبی ہوتے ہیں۔ ؎

سب انبیاء ہودیں ولی بعضی نبی ہودیں رسول ؛ حق سین رسولوں کے اوپر لیاوے ملک وحی نزول

(ترجمہ) سب نبی ولی ہوتے ہیں اور تھوڑے نبی رسول بھی ہوتے ہیں اور تھوڑے فقط نبی ہی نبی ہوتے ہیں رسول نہیں ہوتے اور جو نبی رسول ہوتے ہیں ان پہ اللہ کا فرشتہ جبرئیل علیہ السلام وحی اللہ کا پیغام لے کر اُترتا ہے ؎

حق نے محمدؐ کو کیا ختم نبی ختم رسول ؛ حق سین محمدؐ کے پچھیں جبرئیل نئیں کسن نزول

(ترجمہ) حضرت حق نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اور خاتم المرسلین بنایا یعنی آپ کے بعد نبوت اور رسالت بند ہو گئی اب کوئی نہ نبی ہوگا نہ رسول ہوگا اور حضرت حق کی طرف سے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبرئیل علیہ السلام کا وحی لے کر اُترنا کسی کے پاس نہ ہوگا

۵ ؎ بعد از محمدؐ کس میں نئین شرعی نبوت کی صفت
بعد از محمدؐ کس میں نئین شرعی رسالت کی صفت

(ترجمہ) محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شرعی نبوت کی لیاقت اور وصف کسی میں نہیں ہے۔ اسی طریقہ سے شرعی رسالت کی بھی لیاقت اور وصف آپ کے بعد کسی میں نہیں ہے ؎

عبد ولی کے نام ہیں اسمِ رسول اسمِ نبی
یہ دو نہیں ہے نامِ حق بل نامِ حق ہے گا ولی

(ترجمہ) بندۂ ولی کے کئی نام ہیں اور نام رسول نام نبی ہے۔ نبی اور رسول یہ دونوں نام حضرت حق کے نہیں ہیں بلکہ حضرتِ حق کا نام ولی ہے

؎ پس ہے نبی عبد ولی پس ہے رسول عبد ولی
پس ہے رسولوں کا ملک مابین عبد و رب ولی

ترجمہ پس نبی بھی ولی بندہ اور رسول بھی بندہ ہے اور رسولوں کے پاس وحی لے کر آنے والا فرشتہ بھی درمیان اللہ کے اور رسول کے ولی ہے

؎ عالم ولی اللہ ہے معنی ولی کے ہیں قریب
بعد از فثم وجہ کی سُن دل سے اللہ اے غریب

(ترجمہ) اللہ کے سوائے تمام عالم اللہ کا ولی ہے اور ولی کے معنی قریب کے ہیں اور آیتہ فثم وجہ کے سمجھنے کے بعد اے مسافر دل سے اللہ سُن لے ؎

قرآن مجید میں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اینما تولو ا فثم وجہ اللہ یعنی جس طرف تم اپنا منہ پھیرو گے۔ اسی طرف اللہ ہے اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور بھی اللہ نے فرمایا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو آپ اُن سے کہہ دو کہ میں قریب ہوں یعنی تم سے نزدیک ہوں غرض اللہ سُبحانہ وتعالیٰ عالم کے ہر ذرہ سے قریب ہے اس بناء پر عالم کا ہر ذرّہ اللہ کے قریب ہوا اور ولی کے معنی قریب کے ہوتے ہیں تو کل عالم اللہ کا ولی ٹھہرا اسی کو حضرت شیخ نے اس شعر میں بیان فرمایا ہے

؎ بعد از محمدؐ نئین کسے نام نبی نام رسول
نام ولی ہے گا قدیم باقی ابد کہ حق ولی

(ترجمہ) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی شخص کے لئے نہ نام

رسول ہے اور نام ولی قدیم ہے باقی ہے ہمیشہ کے لئے اس لئے کہ حضرت حق کا نام ولی ہے۔

حضرت حق قدیم ہے اس لئے اس کے جتنے نام ہیں سب قدیم ہیں۔ چونکہ ولی نام حضرت حق کا ہے تو یہ نام بھی قدیم ہے اور رسول حادث ہیں تو ان کے نام بھی حادث ہیں ؎

حضرت نبی حق سین کہی یاں لی مع اللہ کا کلام
میرا ملک مرسل نبی نیئن نام بل اللہ نام

(ترجمہ) اس مرتبہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لی مع اللہ کا کلام فرمایا ہے اور فرشتہ اور نبی مرسل اس مرتبہ میں نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا نام ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبیٌ مرسل یعنی اللہ کے کے ساتھ مجھے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اُس میں انتہا درجہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس وقت میرے اور اللہ کے درمیان میں نہ کسی مقرب فرشتے کی نہ کسی ہی مرسل کی گنجائش ہے۔ غرض میرے اور اللہ کے [illegible] مرتبہ میں کوئی نہیں ہوتا اور یہ مرتبہ مرتبہ فناء کا ہے حقیقت میں اس مرتبہ میں سوائے حضرت حق کے کسی کا وجود نہیں ہوتا ؎

وقت فنا منفی کئے نامِ نبی مرسل ملکؑ
نامِ ولی کو آپ سین ہرگز نہیں کہتے ہیں حکؑ

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ فنا میں نبی مرسل اور ملک مقرب کی نفی فرمائی اور ولی کے متعلق آپ نے نفی نہیں فرمائی بلکہ اس کے آپ نے کچھ گفتگو نہیں کی ہے

ظاہر نہیں باطن نہیں کچھ نیئں یہاں جز صرف ذات
اس جا ہیں ثم الفقر ہے یاں جز ھو اللہ نیئں ہے بات

(ترجمہ) مرتبہ فنا میں نہ ظاہر ہے نہ باطن سوائے ذات حضرت حق یہاں پر کچھ نہیں جب اس مرتبہ کو سالک پہنچا تو فقیری تمام ہوگئی یعنی اُس نے فقیری کے آخری درجہ کو طے کرلیا اس مرتبہ میں سوائے اللہ ہی اللہ کے اور کچھ بات نہیں ہے ہے

اول نہیں آخر نہیں کوئی یاں جز ذاتِ حق
الفقر سواد الوجہ یاں کچھ بات نہیں جز باتِ حق

(ترجمہ) اس مرتبہ میں نہ کوئی اول ہے نہ آخر ہے سوائے ذات حضرت حق کے یہاں پر کوئی بات نہیں ہے یہاں پر فقر سواد وجہ ہے سوائے حضرت حق کے دوسری بات نہیں ہے ہے

ہے ذاتِ خلق وفاتِ حق بس ذات میں دونوں ہیں سب ؛ پڑھ تو علیکم کی حدیث اعظم سواد عبد رب

(ترجمہ) خلق کی بھی ذات ہے اور حضرتِ حق کی بھی ذات ہے ذات
میں دونوں شریک ہیں تو علیکم کی حدیث پڑھ تو معلوم ہوگا کہ سوادِ اعظم
عبد اور رب ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ علیکم بالسواد الاعظم یعنی تم بڑی گروہ
لازم پکڑو یعنی جس بات پر زیادہ تعداد مسلمانوں کی متفق ہو جائے
اُس کو کرو ؎

راز سوادِ اعظم ان ظلمت کی حد کون نیئن شمار
فوجِ عظیم ہووے ہے جان ظلمت وہاں ہے بے شمار

(ترجمہ) سوادِ اعظم کی ظلمت کا کوئی اندازہ نہیں ہے جہاں جتنی بڑی
فوج ہوگی وہاں پر اتنا ہی اندھیرا ہوگا ؎

اسماء جگ اسماء حق اعظم سواد فوجِ ذات
ظلمت کو کہنا نورِ ذات اس جا یہی تحقیق بات

(ترجمہ) اسماء جگ اسماء حق ہیں اور سوادِ اعظم ذاتِ فوج ہے اور
اندھیرے کو نورِ ذات کہنا یہی بات تحقیق کی ہے۔ نہیں معلوم اس شعر کا
کیا مطلب ہے ؎

کفر حقیقی ذات ہے پوشیدہ اس میں عبد رب
حضرت نے کا والفقر کو۔ بولے کہ یاں پوشیدہ سب

(ترجمہ) وہ ذات جس میں عبد و رب پوشیدہ ہیں کفر حقیقی ہے۔

حضرت رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاد الفقر ان یکون کفراً۔ یعنی فقیری انسان کو کبھی کفر تک پہنچا دیتی ہے فرمایا اور بتلایا کہ اسمیں سب کچھ ہے ؎

پس واجب و ممکن دیکھو رہتے ہیں یاں مل ذات ساتھ
ایک ذات ہے اس ذات کی امکان و جوب ہیں دو صفات

(ترجمہ) پس اس مرتبہ میں واجب اور ممکن ذات سے مل جُل کر رہتے ہیں ذات ایک ہے اور صفتیں دو ہیں ایک امکان اور دوسرا وجوب ؎

پس سب صفت ہیں عین ذات آپس میں بھی نہیں ہیں جُدا
ہے ذرہ نورِ شمس کا اس جا کہے ہیں ہوں خُدا

(ترجمہ) حضرت حق کی کل صفتیں بھی عین ذات ہے آپس میں جُدا نہیں ہے اور اس مرتبہ میں حضرتِ حق کے نور کے آفتاب کا ہر ذرہ یہی کہتا ہے کہ میں خدا ہوں ؎

سب خلق کو دیکھو تمھیں روشن زمین کی ہے مثال
پس انبیاء کا ہے دیکھو مثل کواکب کے جمال

(ترجمہ) سب مخلوق مثل روشن زمین کے ہے پھر انبیا کو دیکھو

تو اُن کا جمال مثل کواکب سیارہ کے یعنی بڑے ستاروں کا سلے

ہوتا ہے تیرہ چاند کا ہر ماہ میں اول جمال
دیکھو جمال مرسلاں اس سیزدہ چاندان مثال

(ترجمہ) ہر مہینہ کے اگلے تیرہ چاند میں رشنی ہوتی ہے پس رسولوں
جمال بھی دیکھو تو ان تیرہ چاند کی مثل ہے

روشن ہے بارہ چاند کا ہر ماہ کے آخر جمال
آخر کے بارہ چاند سے کر اولیا کو تو خیال

(ترجمہ) ہر مہینہ کے آخری بارہ چاند کا جمال روشن ہوتا ہے
ں آخری بارہ چاند پر اولیاء اللہ کو خیال کر

ماہ شب دیجور سا مجذوب ہے پس اب سنو
تحت شعاع شمس حق جز شمس حق اس مت گنو

(ترجمہ) اب سنو مجذوب مثل اندھیری رات کے چاند کے ہے آفتاب
حضرت حق کی شعاع کے نیچے سوائے حضرت حق کے آفتاب کی شعاع
کے کسی کو مت رگنو

مانند ماہ چہاردہ محبوب حق کو کر خیال
اس چاند میں سب چاند ہیں اس چاند میں سب کا جمال

(ترجمہ) اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثل چودھویں چاند

ے خیال کرو کل چاند اسی چاند میں ہے اور سب چاندوں کی روشنی اسی
چاند میں ہے ؎

ہر کوکب و ہر چاند سین دیکھو کہ ہے نور زمین
ہے خلق پر فیض ولی فیض نبی و مرسلین

(ترجمہ) دیکھو ہر چاند اور ستارے کی روشنی سے زمین روشن
ہے اسی طرح سے مخلوق پر ولیوں اور نبیوں اور رسولوں کا فیض ہے
اور اُن کے فیض سے مالامال ہے۔ ؎

ہر کوکب ہر چاند میں ہے فیض نورِ آفتاب
ہر یک ولی مرسل نبی ہوتے ہیں حق سین نوریاب

(ترجمہ) ہر ایک ستارے اور چاند آفتاب کے نور اور اُس کی روشنی
سے فیض یاب اور روشن ہے اسی طرح ہر ایک ولی اور نبی اور رسول
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نور سے منور ہوتے ہیں ؎

پڑھ تو ں ولِلّٰہِ المثل حق کو مثل سے پاشتاب
اللہ کی دیکھو مثل آنکھوں سے قرص آفتاب

(ترجمہ) تو اے سالک وللہ المثل کی آیۃ کو پڑھ اور جلدی سے
حق کو مثل سے پہچان آفتاب کی ٹکیہ اپنی آنکھوں سے دیکھو تو معلوم
ہو جائے گا کہ یہ اللہ کی بڑی مثل ہے اس کے متعلق پہلے تفصیل گذر چکی ہے

اللہ نام ذات ہے جس ذات میں وصفاں کمال

اوصاف عین ذات یاں لیکن سمجھ میں دو خیال

(ترجمہ) اللہ حضرت حق کا خاص اسم ذات ہے وہ ذات جو تمام کما
اور اوصاف کو حاوی اور جامع ہے اور اوصاف بھی یہاں پر عین ذا
ہے مگر ظاہری سمجھ میں دو خیال کئے جاتے ہیں ۵

بے وصف ذات بحت حق دیکھو مثل اُس کی ضیاء

ہے گا ضیاء وحدت تمام اس میں دوئی کا ہیں ہے جا

(ترجمہ) ذات بحت (خالص ذات) حضرت حق بے وصف مثل ضیا
کے ہے اور یہ ضیاء سب وحدت ہی وحدت ہے اس میں دوئی او
اثنینیۃ کا کہیں گذر نہیں ہے ۵

پس شمس سین دیکھو ضیاء ہوتا نہیں ہرگز جدا

لیکن سمجھ میں ہیں گے دو یک شمس و سرا ہے ضیا

(ترجمہ) پس دیکھو آفتاب سے روشنی ہرگز جدا نہیں ہوتی اور نہ روش
کہیں علیحدہ ہو کر نظر آتی ہے مگر ظاہر نظر میں دو خیال کئے جاتے ہیں ایک
آفتاب اور دوسری روشنی ۵

پس ہے ضیاء کے مظہران ایک شمس و بیجد کو کیان

ایک ذات کے ہیں مظہران ایک واجب و کل ممکنان

(ترجمہ) پس ضیاء کے مظاہر ایک آفتاب ہے اور بے حد ستارے
ہیں یہ سب ایک ذات کے مظہر ہیں اور باقی کل ممکن ہیں یعنی مظاہر سب
کے سب ممکن ہیں فقط ایک ذات واجب ہے ۔

چاندان کواکب آفتاب روشن ہی ہیں روشن زمیں
ہر ایک میں روشن ہے ضیا ہر شئی میں رب العالمین

(ترجمہ) چاند اور ستارے اور آفتاب خود بھی روشن ہیں اور ان سب
سے زمین روشن ہے ہر ایک ان تینوں میں روشنی چمکتی ہے اسی طرح
ہر شئے میں رب العالمین ہے یعنی اس کا جلوۂ قدرت ہر شئے میں عیاں
در باھر ہے ۔

ہے شمس سا واجب جدا ہے چاند سا ممکن جدا
ان دو میں یک ذات ضیاء الحاد زندق نئیں بپا

(ترجمہ) واجب مثل آفتاب کے علیحدہ ہے اور ممکن مثل چاند کے علیحدہ
ہے اور روشنی دونوں میں یک ہے یہاں پر کسی قسم کا الحاد اور زندیق بپا
نہیں ہے ۔

یک ذات میں ہے خلق و حق یاں نئیں حلول و اتحاد
بحر عظیم و قطرہ ایک آب میں ہیں اے جواد

(ترجمہ) خلق اور حضرت حق ایک ہی ذات میں ہے ۔ مگر یہاں پر

حلول اور اتحاد کا علاقہ نہیں ہے لے ہشیار مرد دیکھ بڑا سمندر اور پانی
کے قطرے یہ سب ایک ہی پانی ہے ؎

آدم مثال ذات ہے واجب کی ہے سلطان مثال
مثل رعایا ممکنان ہر یک ہیں آدم بے مثال

(ترجمہ) آدم مثل ذات کے ہے اور حضرت حق مثل سلطان کے ہے
دیگر ممکن بے مثل رعایا کے ہے سب ہیں آدم بے مثال ہیں ؎

پڑھ اِنّما کے بعد المومنون اخوۃ کے تئیں
مومن خدا مومن نبی مومن ہے جس کو ہے یقین

(ترجمہ) اے سالک تو اِنّما المومنون اِخوۃٌ کی آینۃ پڑھ اور یہ سمجھ
لے کہ مومن خدا ہے اور نبی بھی مومن اور جس کو یقین ہے وہ بھی مومن ہے

؎ حق بعد زاں فاصلحوا بین اخویکم کہا
یک ذات میں رہتی ہیں رل حق و نبی خلق خدا

(ترجمہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بعد اِنّما المُؤمنون اخوۃٌ کے فاصلحوا
بین اخویکم فرمایا غرض حضرت حق اور نبی اور خلقِ خدا تینوں ایک
ذات میں رل کر رہتے ہیں - پوری آیت یہ ہے اِنَّمَا المُؤمِنونَ اِخوۃٌ
فَاصلِحُوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکُمْ ترحمون ط

؎ عالم ہے حق کی آرسی عالم میں حق آوے نظر ؛ موجوں حبابوں کے اندر رہتا ہے پانی خود

(ترجمہ) عالم (ماسوای اللہ) حضرتِ حق کی آرسی ہے اس میں یعنی عالم میں حضرت حق کا جمال نظر آتا ہے دریا کے موجوں اور پانی کے بلبلوں میں پانی اچھی طرح نظر آتا ہے

تو بھی ہے حق کی آرسی تیری میں حق ہے گا عیاں
مانندِ چشم عکس تو نورِ خدا کا تو مکاں

(ترجمہ) تو بھی حضرت حق کی آرسی ہے۔ تجھ میں بھی جلوہ حضرت حق نظر آتا ہے مثل آنکھ کے عکس کے تو بھی حضرت حق کے نور کا مکان ہے

سن چشم کی پُتلی مِثالِ حق دیکھتا اپنا جمال
عالم مثال عکس کی ہے تن آرسی کے ہے مِثال

(ترجمہ) مثل آنکھ کی پُتلی کے اللہ سُبحانہ وتعالیٰ اپنا جمال دیکھتا ہے عالم (ماسواللہ) مثل عکس کے ہے اور تن مثل آرسی کے ہے۔

مانندِ چشم عکس کے انسان ہے گا پس پچھان
اس عکس کی بھی چشم میں خود حق ہے پُتلی بیگمان

(ترجمہ) انسان مثل آنکھ کے عکس کے ہے اس کو برابر پہچان اور اس عکس کی بھی آنکھ میں بلا شبہ حضرت حق مثل پُتلی کے ہے

دیکھو سواد ذات میں حق ہے گا پُتلی کی مثال
الفقر فخری یاں کہے رب میں دیکھا رب کا جمال

(ترجمہ) ذات کی سیاہی یوں حضرت حق مثل پُتلی کے ہے اس مرتبہ میں حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الفقر فخری فرمایا ہے گویا حضرت حق سے حضرت حق کا جمال دیکھا ہے

ظلمات ذات بحت میں دیکھو کہ ہے آب حیات
آب حیات حق کوُن کوئی پیوئے تو اس کو نیں ممات

(ترجمہ) ذات بحت (خالص ذات) کی اندھیریوں میں دیکھو تو آب حیات ہے اور حضرت حق کے آب حیات کوئی پی لیوے تو پھر اُس کو موت نہیں ہے

ہے کبھی صورت امرد کی حق ہے شاب کی صورت بھی حق
ہے شیب کی صورت بھی حق ذات جلی کے ہیں سبق

(ترجمہ) امرد کی صورت بھی حق کی ہے اور جوان کی صورت بھی حق کی ہے اور بوڑھے کی صورت بھی حضرت حق کی ہے یہ ذات جلی کے سبق ہیں

داڑھی مونچھ نکلنے سے پہلے لڑکے کو اَمرد کہتے ہیں ہے

بے حد ہیں شکلاں ذات کی سب شکل نئیں ہووین بیاں
لیس کنہ کے ادراک سین ہے عاجزی ادراک یاں

(ترجمہ) ذات کی بے شمار شکلیں ہیں ان سب شکلوں کا بیان نہیں ہو سکتا۔ پس اس جگہ کنہ حضرت حق کے سمجھنے سے عاجزی ظاہر کرنا یہی کنہ کا سمجھنا ہے ہے

ہے ذات میں قدرت عجب قدرت یہاں بھی عجزیاں
نطفہ ہووے ہے نرم مغز نطفہ ہووے سخت استخواں

(ترجمہ) حضرت حق کی ذات میں عجیب وغریب قدرت ہے ۔ مگر اُس
قدرت کو یہاں سمجھنے سے عاجز ہیں دیکھو نطفہ بالکل نرم ہوتا ہے مگر
اس سے جو ہڈی پیدا ہوتی ہے ۔ بہت سخت ہوتی ہے یہ بھی قدرت کی
ایک بڑی نشانی ہے ؎

ہے ذات جگ نقصان ساتھ ہے ذات رب کی باکمال
جگ ذات ہے رب ذات ہے پس ذات میں پورا کمال

(ترجمہ) ذات جگ صفت نقصان کے ساتھ ہے اور ذات رب کمال
کے ساتھ ہے جگ بھی ذات ہے اور رب بھی ذات ہے مگر ذاتِ رب میں
پورا پورا کمال ہے ؎

سُن اصطلاح صوفیاں کہتے ہیں صوفی یہ کلام
اللہ نام ذات ہے یہی ذات کا ہے عشق نام

(ترجمہ) سُن اے سالک صوفیوں کی اصطلاح میں صوفی لوگ یوں
کہا کرتے ہیں کہ اللہ نام ذات ہے اور اس ذات کا نام عشق ہے ؎

مانند آتش عشق ہے آتش میں ہے سوزِ تمام
مثل پتنگ مجذوب یاں جل جا کے ہووے بے کلام

(ترجمہ) عشق مثل آتش (آگ) کے ہے اور آگ کا کام بالکل جلا دینے
کا ہے تو مجذوب بھی عشق کی آگ میں مثل پتنگے کے جل کر بے کلام ہو

ے پس ذات کی آتش میں جل بے ہوش بعضی ہیں مدام
ہے مَن عرف اللہ یاں کل لسانہ اس مقام

(ترجمہ) پس بعض آتش ذات میں جل کر ہمیشہ کے لئے بیہوشی اختیار
کئے ہوئے ہے اس مرتبہ میں من عرف ربہ فقد کُلَّ لِسانہ
(جس نے اپنے رب کو پہچانا اُس کی زبان بند ہو جاتی ہے) کی حدیث
کا مصداق معلوم ہو جاتا ہے ے

تن ہووے مثل رباب ہوویں رگاں یاں مثل تار
باجے سرود اس جا سنو دل سین کہ میں ہوں یار یار

(ترجمہ) اس مرتبہ میں تن مثل رباب کے ہے اور رگیں مثل تار کے ہیں
اور اس کو بجاؤ تو اس میں سے میں ہوں یار یار کی آواز نکلے گی ے

مثل پیالہ سر ہے یاں دل ہے یہاں بریاں کباب
عشوق کی خاطر یہاں عاشق کا ہووے خون شراب

(ترجمہ) اس مرتبہ میں سر مثل پیالے کے ہے اور دل مثل بھنے ہوئے کباب
کے ہے صرف معشوق کی خاطر کے لئے یہاں پر عاشق کا لہو
پانی بن جاتا ہے ے

لست کاحد منکم آں حضرت نبی بولے ہیں یاں
تم سا البشر کچھ نئیں ہوں میں بل ہیں ہوں اللہ بیگماں

اس مرتبہ میں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لست کاحد منکم یعنی میں تم جیسا بشر نہیں ہوں بلکہ بلاشبہ اللہ ہوں

سُن عشق نار اللہ ہے یہ نار نور اللہ ہے
پس نار خود گلزار ہے جائے خلیل اللہ ہے

(ترجمہ) سُن عشق اللہ کی آگ ہے اور یہ آگ اللہ کا نور ہے پھر جب آگ خود گلزار ہو جائے تو وہ اللہ کے خلیل (دوست) کی جگہ ہو جاتی ہے

پس نار میں بھی نور ہے اس نور میں سب ساز ہے
شمع سا کوئی حق لساں گوئندۂ کل راز ہے

(ترجمہ) پس اس بنا پر نار (آگ) میں بھی نور ہے اور اس نور میں سب باتوں کا ساز ہے مثل شمع کوئی سچا زبان کا ایسا ہوتا ہے جو تمام راز کو کہہ دیتا ہے

خیر البشر کے معجزات اس جا میں ہیں ظاہر مُدام
ہے من عرف اللہ یہی طال لسانہ اس مقام

(ترجمہ) حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اس جگہ ہمیشہ ظاہر ہیں اور یہی مرتبہ مصداق من عرف ربہ فقد طال لسانہ

(جس نے اپنے رب کو پہچانا اُس کی زبان دراز ہو جاتی ہے) کا بن جاتا

ے قدسی حدیثاں کا یہاں معشوق رب کہتے کلام
قُرب فرائض یاں ہے بھی قرب نوافل اس مقام

(ترجمہ) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باب میں
بہت ساری قدسی حدیثیں بیان فرمائی ہیں اس مرتبہ میں قرب فرائض
حاصل ہے اور قرب نوافل بھی اس مقام میں حاصل ہو سکتا ہے

قرب فرائض ذات تو جب ذات رب میں ہووے حک
کان نمک میں جب گرے ہر شئے تو ہووے کل نمک

(ترجمہ) فرائض ذاتی کا قرب جب حاصل ہو سکتا ہے کہ تو اپنے آپ
اللہ کی ذات میں رگڑ ڈالے اور فنا کر ڈالے قاعدہ ہے کہ جو چیز نمک
کان میں گرے گی وہ نمک ہو جائے گی ے

سُن مارمیت اذ رمیت حق نے نبی کے مشت سیں
ڈالا ہے ریتی بیگماں سب کافروں کے چشم میں

(ترجمہ) سُن مارمیت اذ رمیت کی آیۃ کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مٹھی سے تمام کافروں کی آنکھ میں
دھول ڈالی ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں کفاروں سے تنگ

ہوئے تو آپ نے مکّہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی اور اپنی سکونت یہیں قرار دی مگر پھر بھی کفارِ مکّہ اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور انھوں نے ایک کافی جمعیت کے ساتھ مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے استیصال اور بربادی کے لئے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ اس فوج میں قریش کے نامی گرامی نہایت تجربہ کار جنگ آزما سورما سردار شامل تھے اور ان سب کا سربراکار ابوجہل تھا اور اس گروہ کفار نے مکّہ معظمہ سے کوچ کر کر مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک مقام ہے جو بدر کے نام سے مشہور ہے قیام کیا۔ حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی کہ کفار ہر طرح سے برسرِ پیکار اور لڑائی پر آمادہ ہیں اور قریب مدینہ کے خاص لڑنے کے ارادے سے آگئے۔ آپ نے سب مسلمانوں کو اس بات کی اطلاع دی مہاجرین اور انصار جمع تھے آپ نے جب انصار کی طرف دیکھا تو حضرت مقداد نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح آپ سے یہ نہ کہیں گے کہ تم اور تمھارا خدا لڑو بلکہ جب تک ہماری جان میں جان ہے۔ ہم آپ پر اپنی جانیں نثار اور قربان کر دیں گے حضرت مقداد کی اس گفتگو نے حضور کو بہت خوش کر دیا جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں میں سے چھوٹے بڑے بلا کر لڑائی کے لئے کل تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی منتخب کئے جس میں کچھ ایسے بھی تھے جو بالکل

نوعمر اور جنگ سے بالکل بے خبر تھے بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ
کل دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے خوراک وغیرہ کا کافی انتظام تک
نہیں تھا۔ ہتھیار بھی بہت سوں کے پاس نہیں تھے اور کافروں کی تعداد
مسلمانوں سے تگنی تقریب ایک ہزار آدمی کے زرہ پوش تمام ہتھیار کے
ساتھ خوراک وغیرہ کا انتظام بھی کافی تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جب یہ تعداد ملاحظہ فرمائی تو آپ کو اپنے غریب اور بے سروسامان
مسلمان خادموں کا خیال آیا اور آپ اپنے خلوت خانہ میں جو گھاس کا
چھپر تھا تشریف لے گئے اور سربسجدہ ہوکر نہایت انکساری کے ساتھ
روتے ہوئے عرض کی کہ اے پروردگار اگر تونے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک
کر دیا تو پھر زمین پر تیری عبادت کرنے والا تیری توحید کا پیغام پہنچانے والا
کوئی نہ رہے گا۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور آپ پر کچھ غنود گی
یعنی نیند سی حالت طاری ہوکر آپ مسکراتے ہوئے اپنی جھونپڑی سے باہر
رونق روز افروز ہوئے۔ اور قرآن مجید کی یہ آیۃ جو بہت دن پہلے نازل
ہوچکی تھی آپ نے بآواز بلند پڑھی سیھزم الجمع ویولون الدبر
یعنی کفار کی فوج ہار جائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی اور اللہ سبحانہٗ
وتعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے
مطلع کیا کہ آپ ایک مٹھی دھول لڑائی سے پہلے کافروں کے لشکر کی طرف

پھینکنا چنانچہ جب لڑائی کا وقت آیا اور دونوں لشکر مقابل کھڑے ہوئے
حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب الارشاد جنابِ باریؐ
ایک مٹھی خاک یعنی ریت لے کر شاہت الوجوہ (بُرے ہو جائیں چہرے) پڑھ کر
کفاروں کی طرف پھینک دی۔ آپ کا پھینکنا تھا کہ تمام کفاروں کی آنکھیں
ریت سے بھر گئیں اور انجام لڑائی کا یہ ہوا کہ مسلمان جیت گئے کفار کی فوج
کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ابوجہل بھی اس لڑائی میں ہلاک ہوا اسلام
میں سب سے پہلی یہی لڑائی ہے۔ اس لڑائی کا نام جنگِ بدر ہے یہ واقعہ نقل
کرنے سے ہمارا مطلب یہی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفاروں
کی طرف ریت ڈالی تو وہ سب کی آنکھوں میں گری، یہ فعل طاقتِ بشری سے
باہر ہے۔ کیونکہ طاقتِ بشری اس سے عاجز ہے کہ وہ ایک مٹھی مٹی سے تمام لشکر کی
آنکھیں بھر دے۔ اسی کو اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا وما
رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمی یعنی اے حبیبؐ پاک جب آپ نے مٹی
کافروں کی طرف پھینکی تو یہ درحقیقت آپ نے نہیں پھینکی تھی۔ بلکہ اللہ نے پھینکی تھی
یہ انتہا مراتبِ قرب ہے۔ اسی لئے حضرت شیخ نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے واللہ اعلم

قربِ نوافل تجھ میں جب اوصافِ رب ہوویں عیاں ؛ آتش میں آہن جب گرے پُرسوزی پُرنور آں

(ترجمہ) جب اوصافِ حضرتِ حق تجھ میں اے سالک پیدا ہو جائیں تو سمجھ
کہ قربِ نوافل حاصل ہو گیا لوہا جب آگ میں گر جاتا ہے تو اُس میں

بھی آگ کے اوصاف آجاتے ہیں جلن اور روشنی یعنی جب لوہا آگ میں رہتا ہے تو وہ مثل آگ کے سُرخ ہو جاتا ہے اور مثل آگ کے دوسری چیزوں کو جلا دیتا ہے ۔

قرب نوافل کی حدیث حضرت نبی لئے بیان
سن تو فبی یسمع یہاں پڑھ تو وبی یبصر یہاں

(ترجمہ) قرب نوافل کی حدیث حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے فبی یسمع اور بی یبصر کو تو یہاں پر سُن لے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ اکون سمعہ وبصرہ ورجلہ ویدہ فبی یسمع وبی یبصر وبی یمشی وبی یبطش۔ یعنی میرا بندہ عبادتِ نافلہ کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قرب کے ایسے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے کہ میں اُس کے کان اور آنکھیں اور پیر اور ہاتھ ہو جاتا ہوں پس وہ مجھ سے سُنتا ہے اور مجھ سے دیکھتا ہے اور مجھ سے چلتا ہے اور مجھ سے پکڑتا ہے چونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جسم اور جسمانیات سے پاک اور مُنزہ ہے پھر اُس کا بندے کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں اور کان ہونا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ لہذا حدیث کے معنی کچھ اور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ عموماً ایک انسان

دوسرے انسان کی آواز دوسو غایۃ تین سو قدم تک کے فاصلہ سے سُن سکتا ہے مگر جس بندے کے اللہ کان ہو جاتا ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اُس کی قوۃ سامعہ میں ایسی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ اُس کے نزدیک دوسو تین سو قدم کیا بلکہ اگر سینکڑوں کوس کا بھی فاصلہ ہو تو وہ برابر سُن سکتا ہے چنانچہ حضرت عمر اور ساریہ کا قصہ اس باب میں مشہور ہے اسی طرح تمام قوتوں کا حال ہے اور یہ مرتبہ اور قرب بعد ادائیگی فرائض کثرت نوافل سے حاصل ہو سکتا ہے اور یہی مطلب حضرت شیخ کا ہے واللہ اعلم

ے پس ذات کے آتش اندر ہے سوز نفی غیر ذات
بھی ذات کی آتش اندر ہے نور ساز کل صفات

(ترجمہ) پس آتش ذاتی میں غیر ذات کو بالکل فنا ہے اور یہی آتش ذاتی میں کل صفات کا پیدا کرنے والا نور بھی ہے ۵

وصف نبی قرآن میں بولا سراجاً حق یہاں
ہے سوز نفی غیر حق سے نور ساز وصف آں

(ترجمہ) اللہ سُبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف سراجاً بیان فرمایا اس میں دونوں باتیں ہیں۔ سوز نفی اور نور یعنی غیر حق کو جلا کر فنا کرنا اور نور سے لوگوں کو فیضیاب کرنا یہ دونوں باتیں ہیں ۵

دیکھو سراج ذات میں ہے دود سوز آہ آہ
اس حزن دائم سین کبھی حضرت اوپر ابرِ سیاہ

(ترجمہ) دیکھو سراج ذاتی میں آہ آہ کی جلن کا دھواں ہے اس دائمی غم کی وجہ سے کبھی کبھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر غمگیں رہتے تھے ۵

بھی ہے سراج ذات میں نور سرور واہ واہ
حضرتِ تبسم میں مدام روئے درخشاں مثلِ ماہ

(ترجمہ) اور بھی اسی سراج ذاتی میں واہ واہ کے نور کا سرور ہے اور اسی وجہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلِ چاند کے چمکتے ہوئے چہرے مبارک سے اکثر تبسم فرمایا کرتے تھے ۵

روتا سراج ذات ہے لہو کے آنسو بے شمار
امر ولیبکوا سین یہاں اکثر ولی رووین پکار

(ترجمہ) اور سراج ذاتی لہو کے بے شمار آنسو سے روتا ہے اور امر ولیبکوا سے اس مرتبہ میں اکثر ولی پکار پکار کر روتے ہیں ۵

شاداں سراج ذات ہے ہر شے میں اپنا نور بار
فلیضحکوا سُن کر ولی خنداں ہو بولے سَر یار

(ترجمہ) اور یہی سراج ذاتی خوش بھی ہے اور ہر شے میں اپنا نور برساتا

ہے۔ امر دلیبکوا کو سُن کر دلی خوش ہو کر اللہ کے بھید کی
باتیں کرتے ہیں ؎
قرآن مجید میں اللہ سُبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلا
ولیبکوا کثیراً یعنی انسان کو چاہیئے کہ ہنسیں تھوڑا اور روئیں
بہت حضرت شیخ نے دونوں شعروں میں اس آیۃ کی طرف اشارہ کیا ہے
؎　نار درخت موسیٰ وَاَرانِی اِنَا اللہ میں کہوں
نعلین جان وتن کے سین بالکل یہاں میں دور ہوں
(ترجمہ) موسیٰ علیہ السلام کے درخت والی آگ کی طرح میں بھی اِنّی
اِنَا اللہ (بے شک میں خدا ہوں) کہوں اور روح اور بدن کے نعلین
سے اس مرتبہ میں بالکل دور ہو جاؤں ؎
کہیا مجھے یاں دستگیر کہ عبدالرحمٰن علی
ہوشیار رہو ہوشیار ہو مت کہہ انا اللہ کو جلی
(ترجمہ) مجھ سے میرے پیر دستگیر سید عبدالرحمٰن علی نے کہا کہ خبردار
ہوشیار رہو اور اِنَا اللہ کو ظاہر میں نہ کہہ ؎
سُن ادبنی ربی کہا فاحسن تادیبی ال
پس منکر و محجوب سین سر انا اللہ کر نہاں
(ترجمہ) حدیث ادبنی ربی فاحسن تادیبی (مجھکو میرے

رب نے ادب سکھایا پس بہت اچھا سکھایا) کو سُن اور پھر منکر اور محجوب سے اِنا اللہ کے بھید کو چھپا ۔

تشبیہ ذات، تنزیہ، ذات ان دو کا جامع بھی ہے ذات
یہ تین مِل کر ہے بھی ذات، ذاتِ احد میں چار بات

(ترجمہ) تشبیہ بھی ذات اور تنزیہ بھی ان دو کو جامع بھی ذات ہے اور یہ تینوں مِل کر بھی ذات ہے پس ذاتِ احد میں چار باتیں ہیں ۔

باموج آب ہے صاف آب ان دو کی رقت ہے بھی آب
باموج و رقت صاف ساتھ یہ تین مِل کر آب ناب

(ترجمہ) موج کے ساتھ بھی پانی اور بغیر موج کے بھی پانی اور ان دونوں کی رقت بھی پانی اور موج رقت اور صفائی یہ تینوں مِل کر بھی خالص پانی ہے،

۔ تشبیہ تن صرف جمال تنزیہ جان صرف جلال
ان دو کا جامع ہے گا دل یہ تین مِل ذاتِ کمال

(ترجمہ) تن صرف جمال ہے اور روح صرف جلال ہے اور دل اِن دونوں کا جامع ہے اور یہ تینوں مِل کر ذاتِ کامل بنتے ہیں ۔

تشبیہ کو یک قوس مان تنزیہ دوسری قوس جان
دِل قاب قوسین ہے پہچان یہ تین او، دنی ہے مان

(ترجمہ) تشبیہ کو ایک کمان خیال کر اور تنزیہ کو دوسری اور دِل کو

مقدار قاب قوسین یعنی دو کمانوں برابر خیال کرو اور ان تینوں کو اگر
خیال کرے تو اور بھی قریب مان ؎

خلق و رسول و رب او پر ذات خدا ہے گا محیط
قوسین قاب قوسین پر ہے دائرہ جیسا محیط

(ترجمہ) مخلوق اور رب اور رسول ان سب پر خدا کی ذات محیط ہے
جیسے کہ قوسین اور قاب قوسین پر دائرہ محیط ہوتا ہے ؎

پس نقطہ جوالہ سا ایک ذات مطلق ہے پہچان
جولاں نقطہ دائرہ رب و نبی جگ ہیں گی شان

(ترجمہ) پس ذاتِ مطلق مثل نقطہ جوالہ کے ہے جولاں نقطہ اور دائرہ رب
اور نبی ہیں ؎

رب و رسول و خلق پس ہیں ذاتِ مطلق بیگمان
ہے عین نقطہ دائرہ ہی دائرہ کل اس کی شان

(ترجمہ) رب اور رسول اور خلق بلاشبہ ذاتِ مطلق ہے دائرہ عین
نقطہ اور دائرہ کل اُسی کی شانوں میں سے ایک شان ہے ؎

پس ذات کے نقطہ اندر رب و نبی خلق تمام
نقطہ قطر و دائرہ معراج میں تینوں کلام

(ترجمہ) پس نقطہ ذات میں خلق رب اور نبی تمام کے تمام ہیں نقطہ

اور قطر اور دائرہ تینوں کلام معراج کے ہیں سے

سرِ تشہد ہے گا سن معراج میں تینوں کلام
حق کی ثنا بولے نبی حق سیں نبی اوپر سلام

(ترجمہ) معراج کے تینوں کلام تشہد کا بھید ہیں معراج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی ثنا کہی تو اللہ کی جانب سے آں حضرت پر سلام نازل ہوا سے

حق کو نبی بولے ہیں بھی اوپر ہمارے ہے سلام
بھی ہے عباد اللہ اوپر کہ صالحین ہیں آں سلام

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کہا کہ ہمارے اوپر بھی سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہووے

سے بولیا شہادت دو ملک یک اَشھد اَن لا اِلٰہ
دوسری محمد ہیں کہا عبد و رسول آں اِلٰہ

(ترجمہ) تو فرشتے نے دو گواہیاں دیں ایک اشھد ان لا الٰہ الا اللہ یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود سچا پرستش کے قابل نہیں ہے مگر اللہ) اور دوسری اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اللہ کے اور اس کے رسول ہیں۔

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر معراج تشریف

لے گئے اور وہاں پر آسمانوں کی سیر اور عجائبات قدرت کا نظارہ کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں پہنچے یہاں پر آپ کو اللہ سبحانہ' وتعالیٰ سے انتہائی درجہ کا قرب حاصل ہوا محب اور محبوب میں راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں وہاں پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کی تعریف اور اُس کی ثنا کہی وہ یہ ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنی کل تحفے اور نمازیں اور ستھرے اور پاکیزہ کلمے اللہ ہی کے لئے ہیں تب اللہ سبحانہ' وتعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی سلام ہوجیو تجھ پر میری جانب سے اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں نازل ہوجیو تجھ پر پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنی اے اللہ سلام ہوجیو تیری طرف سے ہم پر اور تیرے نیک بندوں پر پھر فرشتوں نے یہ گواہی دی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود برحق موجود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے رسول اور اُس کے بندے ہیں یہ کل دعاء کو جمع کر کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو نماز میں پڑھنے کا حکم دیا ہے اس بنا پر اس کا پڑھنا

نماز کے قاعدے میں خواہ پہلا ہو یا دوسرا واجب ہے اس مطلب کو حضرت
شیخ نے چند شعروں میں بیان فرمایا ہے

قولِ نبیؐ فعلِ نبیؐ مالِ نبیؐ ہے گا وہی
پس حضرت وہ ہر بندہ میں سالم دیکھو رہتا وہی

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اور فعل اور مال
وہی ہے یعنی ثناء الٰہی پس حضرت حق اور بندے میں یہی ایک چیز
ہے جو سلامت رہتی ہے

جز حق نہیں کس کو وجود حق کے محمد ہیں رسول
یہ دو شہادت کے سبب نزدیک رب بندہ قبول

(ترجمہ) سوائے حضرتِ حق کے کوئی موجود واقعی نہیں ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہ شہادتوں کے سبب سے بندہ اللہ
کے نزدیک مقبول ہوتا ہے

یہ دو شہادت ذات ہے رب رسول بندہ ذات
قوسین و قطر و دائرہ جز نقطہ ان کو نہیں ثبات

(ترجمہ) یہ دونوں باتیں شہادت ذات ہے اور رب اور رسول اور
بندہ یہ بھی ذات ہے قوسین اور قطر اور دائرہ ان سب میں سوائے نقطہ
کے کسی کو ثبات نہیں ہے

اول و آخر ہے ذات بھی ظاہر و باطن ہے ذات
شمس و قمر روشن زمین روشن ضیا ان چار سات

(ترجمہ) اول ذات ہے آخر ذات ہے ظاہر ذات ہے اور باطن ذات ہے چاند اور سورج ستارے زمین روشنی ان چاروں کے ساتھ بھی ذات ہے ؎

انسان کامل کا عروج پس ذات رب میں ہے تمام
رب یں پچھانا ان رب کو یں بولے ہیں حضرت اس مقام

(ترجمہ) انسان کامل کا عروج اور اس کی ترقی اللہ کی ذات میں تمام ہو جاتی ہے اس مقام پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے رب کو رب سے پہچانا ؎

بھی من رآنی کی حدیث بولے ہیں یاں حضرت نبیؐ
جو کوئی دیکھا میرے تیئں تحقیق دیکھا رب کو وی

(ترجمہ) حضرت نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من رآنی فقد رأ ربی (جس نے مجھے دیکھا تحقیق اس نے میرے رب کو دیکھا) حضرت شیخ نے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر من رآنی کی حدیث بیان فرمائی ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا بلاشبہ

اُس نے اللہ کو دیکھا ؎

مخلوق و خالق ظل ذات کہ کیف مد الظل ہے یاں

فعل و اثر اسم و صفت ہے ظلّ ذاتِ بے گماں

(ترجمہ) مخلوق اور خالق یہ سب ذاتِ حقیقی کے ظل ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ یعنی کیا نہیں دیکھا طرف تیرے رب کے کہ اس نے کیسا سایہ پھیلایا فعل اور اس کا اثر اور صفت سب کے سب بلاشبہ ذات حقیقی کے ظل ہیں

احمد ہے ظلّ ذات کا مخلوق و خالق یاں عیاں ؎

منبع ہے ظل آب کا چاہ و سبو میں آب آں

(ترجمہ) احمدؐ خاص ذات حقیقی کا ظل ہے مخلوق اور خالق اس میں سمائے ہوئے ہیں پانی کا جھرنا بھی پانی کا ظلّ ہے کنوئیں اور گھڑے میں وہی پانی ہے ؎

ہیں ذات و ظل آپس میں یک لیکن سمجھ میں ہیں جُدا

ہیں آب و موج آپس میں یک دانش میں ہیں لیکن جُدا

(ترجمہ) ذات اور ظلّ درحقیقت آپس میں ایک ہیں لیکن ظاہر سمجھ میں الگ الگ ہیں پانی اور موج اگرچہ حقیقت میں ایک ہیں مگر سمجھ میں علیحدہ ہیں ؎

ہیں ذاتِ مطلق میں مدام اظلال بے حد بے شمار
حضرتؐ نے لا احصی ثنا بولے اس جا آشکار

(ترجمہ) ہمیشہ ذات مطلق میں بے حد اور لاانتہا اظلال ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر لا احصی ثناء الخ یعنی میں تیری ثنا (جیسی چاہیے) نہیں کر سکتا فرمایا ۵

لطف کرم سے دستگیر کہ سید رحمٰن علی
شاباش کر بولے مجھے کر اقتداء آنِ نبیؐ

(ترجمہ) میرے پیر دستگیر سید عبدالرحمٰن علی نے مجھ سے نہایت مہربانی اور کرم سے شاباش کہہ کر فرمایا کہ اس نبی کی پیروی اور تابعداری کرو

۵ ہو تابع قول نبیؐ کہ مَاعَرَفْنَاكَ یہاں
ذاتِ جبلی کے کل سبق ہرگز نہیں ہو وین بیاں

(ترجمہ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کی پیروی اور تابعداری کر اور اس مقام پر کہہ دے مَاعَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ (اے ہمارے پروردگار ہم نے نہیں پہچانا تجھکو جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے) بنابریں ذاتِ جبلی کے تمام سبق ہرگز بیان نہیں کر سکتے ۵

ذات جبلی ہے ذاتِ رب سن عبد ہی محبوبِ رب
سبق وہم ہے عبد کا سن عبد کے اسرار اب

(ترجمہ) ذات جلی حضرتِ حق کی ذات ہے اور بندہ محبوب ہی حضرت حق کا اب دسواں سبق عبد کا پڑھ اور عبد کے اسرار اب سُن ؎

رب بیچ ہے قدرت تمام ہے عبد میں عجز تمام
یا یک دگر میں عشق تمام ایک کو ایک چاہنے مدام

(ترجمہ) اللہ میں پوری پوری قدرت ہے اور بندے میں پورا پورا عجز ہے مگر ایک دوسرے میں عشق اور محبت پوری پوری ہے ؎

پڑھ تو یُحِبُّ هُمْ کو یاں رب ہے محبّ بندگاں
بھی سُن یُحِبُّوْنَہٗ کے تئیں بندے ہیں رب کے عاشقاں

(ترجمہ) اے سالک تو آیۃ یُحِبُّ هُمْ کو پڑھ تو تجھے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ اللہ سُبحانہ وتعالیٰ بندوں کا محب ہے یعنی چاہنے والا ہے اور اسی آیت میں یُحِبُّوْنَہٗ کو پڑھ تو تو خود سمجھ لے گا کہ بندے بھی پروردگارِ عالم کے عاشق ہیں

آیت یہ ہے یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبُّ ھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین واعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولایخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسِعٌ عَلِیْمٌ ط یعنی اے ایمان والو جو

کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھرے گا تو اللہ لاوے گا کوئی اور لوگ کہ اُن کو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں مسلمانوں پر بہت نرم دل اور کافروں پر بہت سخت لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور نہیں ڈرتے کسی کے الزام اور ملامت سے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے اس کو دیتا ہے اور اللہ اپنے فضل اور کرم میں بہت کشایش والا ہے اور فراخ ہے

رب ہے مثالِ شخص کے عبد ہے مثال ظلِ شخص ؎
روشن زمین پر ظلِ شخص رہتا ہے رل بار حل شخص

(ترجمہ) اللہ مثل شخص کے ہے اور بندہ مثل شخص کے سایہ کے ہے مگر روشن زمین پر سایہ شخص کے پاؤں سے رل کر رہتا ہے ؎

سُن عبد کے معنی کہوں مظہر ہے معنی عبد کے
مظہر خدا کا عبد ہے بے حد عباد اللہ یکے

(ترجمہ) اے سالک سُن بندے کے معنی مظہر کے ہیں پس بندہ اللہ کا مظہر ہے اور بندے بہت ہیں اور اللہ ایک ہے ؎

اللہ نزد صوفیاں کہتے ہیں ذاتِ بحت کو
پڑھ قل ھو اللہ احد ہو سین سمجھ تو ذات کو

(ترجمہ) صوفیاء کرام کے نزدیک اللہ صرف ذات بحت (خالص ذات حضرتِ حق) کو کہتے ہیں، قل ہو اللہ احد پڑھ اس میں ہو سے اس ذاتِ بحت

کی طرف اشارہ ہے ۵

معنی دوم اللہ کے صوفی کہے ہے دل سے سُن
اللہ ذات باکمال نیٹن عیب کا اُس میں سخن

(ترجمہ) اللہ کا دوسرا معنی صوفیوں کے نزدیک یوں بیان کیا ہے ذرا دھیان سے سُن کہ اللہ نام ہے اُس ذات کا جس میں کل کمال ہوں اور کِسی قسم کا عیب اُس میں نہ ہو ۵

اقراء کِتابَکَ حق کہا پس عبد ہے رب کی کتاب
فعل و اثر اسم و صفت بھی ذات رب پر یاں نتاب

(ترجمہ) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اقراء کِتابَکَ بنفسکَ الیوم حَسِیْباً یعنی تو تیری کتاب کو پڑھ اور آج تو ہی تیرے حساب کے لئے کافی ہے پس اس بناء پر بندہ اللہ کی کتاب ہے پس اس مرتبہ میں فعل اور اس کا اثر اور صفت کل ذات حضرت حق پر اطلاق ہوتی ہے ۵

یک ذات مطلق ہے کہوں اس کے مراتب پانچ ہیں
دو غیب ہیں دو ہیں وسط یک ہے شہادت مان تین

(ترجمہ) ایک طرح سے ذات مطلق کے پانچ مرتبے ہیں دو غیب ہیں دو وسط ہیں اور ایک شہادت ہے ۵

یک غیب ہے اس کا ہے نام لیتے ہیں وحدت جان تو
وحدت محمد کی کہیں ہے گی حقیقت مان تو

(ترجمہ) ایک غیب کا نام وحدت ہے اور اُس کو صوفیاء کرام حقیقت محمدیہ سے تعبیر کرتے ہیں ٥

غیب دوم کو صوفیاں کہتے اُلوہیت یہاں
صوفی کہے آدم کی ہے اُس کو حقیقت بے گماں

(ترجمہ) دوسرے غیب کو صوفیاء کرام الوہیت کہتے ہیں بعض صوفی اُس کو حقیقت آدم سے تعبیر کرتے ہیں ٥

اب ایک وسط کا نام ہے سُن عالم ارواح جان
دوسرے وسط کا نام ہے سن عالمِ امثال آن

(ترجمہ) سُن لے سالک وسط کا نام عالم ارواح ہے اور دوسرے وسط کا نام عالم امثال ہے ٥

سُن حضرت پنجم کھیں ہے گا شہادت کا مقام
اب اس شہادت کا سنو ہے عالمِ اجسام نام

(ترجمہ) سُن لے سالک پانچواں مقام شہادت کا ہے اور اس کو عالمِ اجسام کہتے ہیں ٥

پانچوں مراتب بالیقین انسان میں ہیں گے تمام ؛ سُن جامع حضراتِ خمس انسان کا بے شک ہے نام

(ترجمہ) یقیناً یہ بیان شدہ پانچوں مراتب سب انسان میں ہیں اسی لئے صوفیائے کرام انسان کو جامع حضرات خمس بھی کہتے ہیں ٥

انسان خود دو قسم ہے یک منکر توحید حق
ایک ہے مقر توحید کا منکر کا سُن تو اب سبق

(ترجمہ) انسان کی دو قسمیں ہیں ایک توحید کا منکر اور دوسرا توحید کا مقر یعنی ماننے والا مگر پہلے منکر کا حال سُن ٥

توحید کے منکر کے تئیں کہتے ہیں کافر اے نگار
ہیں چار قسماں کفر کی کہتا ہوں تجھکو آشکار

(ترجمہ) توحید کے منکر کو کافر کہتے ہیں اے ہوشیار آدمی اور کفر کی چار قسمیں ہیں تجھ سے صاف صاف بیان کرتا ہوں ٥

ہے کفر ظاہر یک قسم کفر جلالی ہے بنام
کفر جمالی قسم دوم کہ کفر نفسی ہے گا نام

(ترجمہ) ایک قسم کفر کی کفر ظاہری ہے جس کو کفر جلالی بھی کہتے ہیں اور دوسری قسم کا نام کفر جمالی ہے جس کو کفر نفسی کہتے ہیں ٥

قسم سویم ہے کفر کی کہ کفر قلبی ہے بنام
اس کفر قلبی کا کہیں کفر الہی ہے گا نام

(ترجمہ) تیسری قسم کفر کی کفر قلبی ہے اس کفر قلبی کو کفر الہی بھی کہتے ہیں،

کفر چہارم دل سے سن ہے کفر روحی اے جواں
اس کفر روحی کو کہیں کفر حقیقت بے گمان

(ترجمہ) اور چوتھی قسم کفر کی کفر روحی ہے اے ہوشیار آدمی اور بلا شبہ اس کفر روحی کو کفرِ حقیقت بھی کہتے ہیں

اب کفرِ ظاہر دل سیں سُن انکار یا تکذیب کوئی
شرعی نبی کو جب کرے پس کافر شرعی ہے وہی

(ترجمہ) اگر کوئی شخص شرعی نبی کو جھٹلاوے یا جو احکام وہ لے کر آیا ہے اُس کو نہ مانیں تو اس کو کافرِ شرعی کہتے ہیں اور یہی کفرِ ظاہر ہے۔

پس کفرِ نفسی دل سیں سن شیطان سنوارے نفس کو
شیطان کرے بُت نفس کو پس نفس کو مت مان تو

(ترجمہ) پھر کفر نفسی میں شیطان نفس کو سنوارتا ہے اور آراستہ کرتا ہے اور اس کو بُت بناتا ہے اور لوگ اُس کی پیروی کرنا شروع کر دیتے ہیں اے سالک ایسی حالت میں تو ہرگز نفس کو نہ مان اور یہ باتیں دھیان رکھ کر سُن اور دل سے عمل کر۔

حضرت براہیم خلیل مانگے ہیں رب سیں یہ دعا،
مجھ کو میری اولاد کو اس نفس بت سیں کر جُدا

(ترجمہ) حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے پروردگار عالم سے یہ دعا مانگی ہے کہ

اے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو اس نفس بُت سے جُدا کر دیجیو یعنی دور رکھیو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس دعاء کو قرآن مجید میں نازل فرمایا وہ یہ ہے

واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد امنا واجنبنی ان نعبد الاصنام یعنی جب کہا ابراہیمؑ نے کہ اے پروردگار تو اس شہر کو امن والا بنائیو اور دور رکھیو مجھ کو اور میری اولاد کو بُت پُوجنے سے ؎

(ترجمہ) سُن نفس ہے حرص وہوا اپنا الہٰ مت کر ہوا
یہ نفس ہے روح مقیم سالک دیکھے کوکب سا

(ترجمہ) سن لے سالک نفس حرص وہوا (لالچ اور خواہش) کا پتلا ہے اس لئے تو خواہش کو اپنا معبود مت بنا۔ یہ نفس روح مقیم ہے سالک اس کو مثل ستارے کے دیکھتا ہے ؎

اس جا ہووے شیطان عیاں تاج تکبر سر اوپر
قول اَنَا خیرٌ دواج ہے گرز اغوار دست پر

(ترجمہ) نفس کی پیروی اور اطاعت کے وقت شیطان اپنے سر پر تکبر کا تاج رکھ کر سامنے آتا ہے اور قول اَنَا خیرٌ (میں بہتر ہوں) کہتا ہوا گمراہی کا گرز ہاتھ میں لیتا ہے ؎

سُن کفرِ قلبی کا بیاں نورِ محمدؐ بالیقین ؛ یک شب کو حضرت عائشہؓ کہ ہیں گی اُم المومنین

(ترجمہ) بلاشبہ نورِ محمدی کو سمجھ کر اب کفر قلبی کا بیان سُن ایک بات

حضرت بی بی عائشہ جن کو اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہیں ؎

سینتی تھیں چادر آپ کی سوزن گری پس دستِ میں

بی بی نہیں پاتی اُتھیں سوزن شبِ تاریک میں

(ترجمہ) آپ کی چادر سی رہی تھیں اتنے میں ان کے ہاتھ سے سوئی گر پڑی

مگر رات کے اندھیرے کے سبب ٹٹولنے اور ڈھونڈھنے سے نہیں ملی۔

؎ نزدیک بی بی آن رسولؐ تشریف لے آئے حجرہ میں

غیرت سے بی بی یا رسولؐ بولی کہ دنیا سے تمھیں

(ترجمہ) اس اثناء میں جب حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ

کے حجرے میں تشریف لائے تب بی بی عائشہؓ نے غیرت سے جھلّا کر کہا

یا رسول اللہ دُنیا میں آپؐ ؎

مجھ کو نہیں روغن سو کیوں دیتی ہیں دیوے کی قدر

حضرت تبسم تب کیے نورِ تبسم خوب تر

(ترجمہ) مجھ کو دِیوے (چراغ) جتنا تیل کیوں نہیں دیتے یہ سُن کر

حضرت ہنسے اور آپ کے دانت مبارک کا نور چمکا اور بہت چمکا۔ ؎

نورِ تبسم سے ہوا پُر نور حُجرہ اس قدر

اس حجرے سے ظاہر ہوا یہ نور کل عالَم اوپر

(ترجمہ) آپ کا یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا تھا کہ تمام
حجرہ نور سے بھر گیا اور حجرے سے اس نور کی جھلک تمام عالم پر پڑی۔

سرِ تبسم دل سے سن کہ ہیں محمد آفتاب
حاجت نہیں دیوے کی ہے ہرگز بہ بیتِ آفتاب

(ترجمہ) اس ہنسنے کا راز اے سالک دل سے سن وہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آفتاب ہیں اور آفتاب کے گھر میں دیوے کی (چراغ کی ہرگز ضرورت نہیں)

نورِ تبسم سے ہوا پُر نور فوق عرش سب
اس نور کو جملہ ملک سجدہ کئے کہ نورِ رب

(ترجمہ) اس ہنسی کے نور سے عرش کے اوپر تک سب روشن ہو گیا
اُس کو خدا کا نور سمجھ کر کل فرشتوں نے سجدہ کیا

حضرتِ حق سے ندا ننگ کے سبب ایسا ہوا
اے کُل ملک بولو مجھے اب سجدہ تم کس کو کیا؟

(ترجمہ) بوجہ غیرت کے حضرت حق کی طرف سے یہ ندا آئی اے کُل فرشتو
بولو اس وقت تم نے کس کو سجدہ کیا ؟

بولے ملائک حق کے تیئں یہ نور تیرا جان کر
سجدہ کیا ہم کل ملک اس نور کو اے داد گر

(ترجمہ) سب فرشتوں نے عرض کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم سب نے

اس نور کو تیرا نور جان کر سجدہ کیا ہے ؂

جملہ ملک کو پس یہ ندا درگاہِ حق سے یہ ہوا

میرے حبیبؐ کے دانتوں کا یہ نور تھا عکس و جلا

(ترجمہ) پھر سب فرشتوں کو درگاہ ایزدی سے یہ ندا آئی کہ یہ نور میرے حبیبؐ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک کا تھا ؂

بولے ملائک سالہا مشکل ہماری پر اتھا

کس نور کو آدم میں دیکھ آدم کو ہم سجدہ کیا

(ترجمہ) فرشتوں نے کہا کہ برسوں سے ہم پر یہ بات مشکل تھی کہ ہم نے کون سے نور کو آدمؑ میں دیکھ کر اس کو سجدہ کیا تھا ؂

پیشانی آدم میں بھی بے شک یہی پس نور تھا

الحمد للہ کل ملک بولے کہ مشکل حل ہوا

(ترجمہ) آدم علیہ السلام کی پیشانی میں بلاشبہ یہی نور تھا۔ پس سب فرشتے پکار اٹھے کہ الحمد للہ و خدا کا شکر ہے کہ آج ہماری برسوں کی مشکل حل ہوئی ؂

نورِ محمدؐ کو اگر سجدہ کرے کوئی دیکھ کر

کافر نہیں ہووے گا وہ کہ مَنْ رَّاٰنِیْ ہے خبر

(ترجمہ) اگر کوئی شخص نور محمدی کو دیکھ کر اس کو سجدہ کرے تو وہ کافر نہ ہوگا کیونکہ مَنْ رَّاٰنِیْ کی حدیث آچکی ہے ۔

پوری حدیث یہ ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ رَبِّیْ (جس نے مجھے دیکھا تحقیق اُس نے اللہ کو دیکھا)

حضرت عائشہؓ کے قصے کی تفصیل

زمانۂ نبوت اور اُس سے پہلے عرب لوگ رات کو اپنے مکانوں میں چراغ وغیرہ روشن نہیں کرتے تھے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہؓ اُم المؤمنین اپنے حُجرے میں بیٹھی ہوئی اپنی چادر سی رہی تھیں سینے سے اُن کے ہاتھ سے سوئی گر پڑی بہت ڈھونڈھی اور ٹٹولی مگر اندھیرے کے سبب نہ مِلی اتنے میں حضرت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے حجرۂ مبارک میں تشریف لائے۔ حضرت عائشہ چونکہ آپ کی لاڈلی بیوی تھیں نہایت جھلّا کر کہنے لگیں یارسول اللہ اگرچہ آپ کو متاع دنیوی سے رغبت نہیں ہے۔ مگر تھوڑے سے تیل کا کم از کم انتظام کر دیجئے تاکہ اس سے مکان میں ضرورت کے وقت چراغ روشن کر لیا کروں اور اس کے اُجالے میں اپنا کام کاج کر سکوں۔ حضرت عائشہؓ کا یہ کلام سُن کر حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور آپ کے دانتوں کی جھلک سے تمام حجرۂ مبارک روشن ہو گیا اور اتنی روشنی بڑھی کہ حجرے سے باہر تمام عالم اور عرش تک پھیل گئی۔ جب یہ نور اور روشنی آسمانوں میں ظاہر ہوئی تب فرشتوں نے محوِ حیرت ہو کر اس نور کو سجدہ کیا۔ ندا غیبی آئی

کہ اے فرشتو! تم نے یہ کیا کیا اور کس کو سجدہ کیا۔ فرشتوں نے نہایت انکساری اور عاجزی سے عرض کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اس نور کو تیرا نور سمجھ کر سجدہ کیا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو! یہ میرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کا نور تھا۔ فرشتوں نے کہا کہ برسوں سے ہم اس بات میں پیچ وتاب میں تھے اور اس بات کا کھٹکا اور شبہ تھا کہ ہم نے آدم میں کونسا نور دیکھ کر اس کو سجدہ کیا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہی نور آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھا خدا کا شکر ہے کہ آج مشکل حل ہوئی حضرت عائشہ رضؓ کے جواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اس میں بڑا راز یہ تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب ہیں اور جس گھر میں آفتاب ہو اس گھر میں چراغ اور دیوا کیسا وہ تو خود روشن ہوگا ؎

کفر چہارم میں اگر جو کوئی رکھے اپنا قدم
اس تین کفروں سے ہووے اس کو ندامت دمبدم

(ترجمہ) اگر چوتھے کفر میں کوئی شخص اپنا قدم رکھے اس کو دوسرے تین کفروں سے ہمیشہ پشیمانی اور پچھتاوا رہے گا۔ ؎

اب کفر روحی دل سے سُن اس کفر میں جس کا مقام
اس تین کفروں سے خجل ہووے کہ تینوں شرک نام

(ترجمہ) اب کفر روحی کی حالت سُن جس شخص کا مقام اس کفر میں ہو جاتا ہے اس کو پہلے تین کفروں سے سخت شرمندگی حاصل ہوتی ہے کیوں کہ یہ تینوں شرک ہیں۔ ؎

پس کفرِ روحی میں تجھے یہ تین کفران ہیں دوئی
ابرار کے حسنات کل نزدِ مقرب ہیں بدی

(ترجمہ) پس کفرِ روحی کے مرتبہ میں تجھے یہ تینوں دوئی نظر آتے ہیں نیک لوگوں کی نیکیاں مقرب لوگوں کے نزدیک بدی میں شمار کی جاتی ہے

؎ نزدِ مقرب جو خوبی نزدیک عاشق ہے بدی
نزدیک واصل ہے بدی نزدیک عاشق جو خوبی

(ترجمہ) مقرب کے یہاں جو خوبی ہے وہ عاشق کے یہاں بدی ہے اور واصل کے یہاں جو بدی ہے وہ عاشق کے نزدیک خوبی ہے ؎

سُن کفرِ روحی کا مکاں ہے گا حقیقت بے گمان
اس چار کفروں کے پیچھے توحید و ایماں ہے عیاں

(ترجمہ) بلاشبہ کفر روحی کا مقام حقیقت ہے اور اس چار کفروں کے بعد توحید اور ایمان ظاہر ہوتا ہے۔ ؎

ایمان میں ہے واہ الف کر واحد و انّی بین ہے
انّی کے بعد از دل سے سُن وَجَّهْتُ وَجْهِيَ حق کہے

(ترجمہ) لفظ ایمان میں وہ الف ہے جو واحد میں اور اِنّی میں ہے اور اِنّی کے بعد غور سے سن اللہ نے وجھت وجھی فرمایا ہے پوری آیتہ یہ ہے۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○

آفاق کی اشیاء کے تیئں دیکھے ہیں تن میں سالکاں
وقت ترقی مہر و ماہ کوکب ہووے تن میں عیاں

(ترجمہ) آفاق کی چیزیں اور عجائباتِ قدرت سالک لوگ اپنے آپ میں، دیکھتے ہیں اور ترقی کے وقت جسمِ انسانی میں چاند سورج اور ستارے سب کے سب نمودار ہوتے ہیں ۔ ○

حق نے خلیل اللہ کو ملکوت ارض و آسماں
بے شک دکھایا ہے سُن قرآن فَلَمَّا جَنَّ خواں

(ترجمہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ملکوت (سلطنت) زمین اور آسمان یعنی زمین آسمان کی سلطنت کی سیر کرائی بلاشبہ یہ قرآن مجید میں فَلَمَّا جَنَّ کی آیت سے معلوم ہوتا ہے ○

وقت ترقی در سلوک دیکھے خلیل اللہ عیاں
تن کی شبِ تاریک میں روح مقیم کو کیاں

(ترجمہ) سلوک میں ترقی کے وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے

اپنے تن کی اندھیری رات میں روح مقیم کو ستارے کی طرح دیکھا

۵ دیکھے خلیل اللہ نے تن بیچ جب کوکب عیاں

بولے ہیں ھٰذَا رَبِّیْ پس یہ کفر نفسی بے گماں

(ترجمہ) حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جب اپنے تن میں ستارے نمودار

پائے تب بول اُٹھے کہ یہی ہے رب میرا پس بلاشبہ کفر نفسی یہی ہے ۵

ارواح کل مومناں نورِ جمال اللہ سے

ارواح کل کافراں نورِ جلال اللہ سے

(ترجمہ) تمام ایمان والوں کی روحیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جمالی نور

سے پیدا ہیں اور کافروں کی روحیں اُس کے جلالی نور سے پیدا ہیں ۵

ہے نور کوکب بے گماں نور جمال اللہ بس

اس نور کو بولے خلیل کہ ھٰذَا رَبِّیْ ہے گا بس

(ترجمہ) پس بلاشبہ ستارے کا نور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جمالی نور ہے

اور حضرت خلیل اللہ نے ھٰذَا رَبِّیْ (یہ ہے میرا رب) کہہ کر پکارا ہے ۵

بولے براہیم خلیل مہ دیکھ ھٰذَا رَبِّیْ پس

یہ نور ہے شیطاں کا کفرِ الٰہی یہ مہے بس

(ترجمہ) جب ابراہیم خلیل اللہ نے چاند کو دیکھا تو اُس وقت پھر

ھٰذَا رَبِّیْ (یہ ہے میرا رب) پکار اُٹھے یہ شیطانی نور تھا اور اس کو

کفر الٰہی کہتے ہیں ۵

روزے امیر المومنین کہ ہیں علی مرتضیٰ

شیطان سے پوچھا کہ تو کس نور سے پیدا ہوا

(ترجمہ) ایک روز امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شیطان سے پوچھا کہ تو کون سی چیز سے پیدا ہوا ہے ۵

نورِ جلال اللہ سے شیطان نے کہا میں ہوں عیاں

کفار میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں بے گماں

(ترجمہ) شیطان نے کہا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جلالی نور سے پیدا ہوا ہوں اور کل کافر لوگ بلاشبہ میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں ۵

حضرت علیؓ اس بات کو بولے نبی کے پاس آ

یا ابن عم بولے نبی دو نورِ حق سے میں ہوا

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ بات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کہی تب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے چچا کے لڑکے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دو نور سے پیدا ہوا ہوں ۵

اللہ کے دو نور ہیں یک ہے جلال و یک جمال

یا ابن عم بولے نبی یہ دو ہیں مجھ میں باکمال

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے چچا کے لڑکے سُن اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کے دو نور ہیں ایک جلالی اور دوسرا جمالی اور یہ دونوں مجھ میں پورے پورے ہیں۔ ھ

میرے جلالی نور سے شیطان ہے بولے نبی
اس نورِ شیطانی کے سے کفر کا فریا علیؓ

(ترجمہ) فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی میرے جلالی نور سے شیطان پیدا ہوا ہے اور اسی نور شیطانی سے کافر کا کفر خیال کر ھ

بعضے کہیں ابلیس جن کانَ مِنَ الْجِنِّ حق کہا
بعضے کہیں ابلیس خود ہے گا مَلَک سُن اے گدا

(ترجمہ) سُن اے فقیر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابلیس جن تھا کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کانَ من الجن (تھا جنوں میں سے) فرمایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ابلیس فرشتہ تھا۔ ھ

ابلیس کا نام نخست ہے گا عزازیل اے جواں
جملہ ملائک میں تھا مامور سجدہ بے گماں

(ترجمہ) اے ہوشیار مرد ابلیس کا پہلا نام یعنی شروع میں اس کا نام عزازیل تھا اور بلاشبہ تمام فرشتوں کے ساتھ اس کو بھی سجدہ کرنے کا

حکم تھا ؎

من امر رب سے کل ملک آدم کے تئیں سجدہ کیا
پس امر سجدہ کو نہیں ابلیس نے کیتا ادا

(ترجمہ) سن اے مرد ہوشیار تمام فرشتوں نے اللہ کے حکم کی وجہ سے آدمؑ کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدے کا حکم نہ مانا اور اس نے آدم کو سجدہ نہ کیا ؎

سجدہ کئے جب کل ملک ابلیس نئیں سجدہ کیا
ابلیس کو خارج کیا جملہ ملک سے تب خدا

(ترجمہ) جب فرشتوں نے سجدہ کیا تب ابلیس نے نہ مانا اور اُس نے سجدہ نہ کیا اسی سبب سے اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے ابلیس کو تمام فرشتوں سے الگ کر دیا ؎

ابلیس گر نئیں تھا ملک مامور سجدہ کیوں ہوا
اللہ کیوں ابلیس کو خارج ملائک سے کیا

(ترجمہ) اگر ابلیس فرشتہ نہیں تھا تو پھر اس کو سجدے کا حکم کیوں کیا گیا اور اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے ابلیس کو فرشتوں سے کیوں الگ کر دیا

؎ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ سُن یاں نار کے معنی ہیں نور
آنست نارًا بے سخن یاں نار کے معنی ہیں نور

(ترجمہ) سُن خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ میں نار کا معنی نور ہے اسی طرح آنست

نارًا میں بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نار کا معنی نور ہے ۵

پس نار میں احراق و نور رہتے ہیں مل اے ہوشیار

تھے عاشق نور خدا بے شک بھی موسیٰ اے نگار

(ترجمہ) پس آگ میں جلن اور نور دونوں ملے ہوئے رہتے ہیں اے

ہوشیار مرد موسیٰ علیہ السّلام اللہ کے نور کے عاشق تھے۔ ۵

نور درخت حق کے تئیں دیکھے ہیں موسیٰ بعد ازاں

زوجہ کی سردی کے سبب بولے ہیں نور کو نار آں

(ترجمہ) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نور کے درخت کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السّلام

نے اپنی بیوی کی سردی کے سبب اُس نور کو نار (آگ) کہہ دیا۔ ۵

ابلیس نے آدم کے تئیں دیکھا کہ ہے غیر خدا

بوجھا کہ غیر اللہ کو سجدہ نہیں ہرگز روا

(ترجمہ) ابلیس علیہ اللعن نے جب آدم کو دیکھا کہ یہ غیر اللہ ہے تو خیال

آیا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ ۵

اس غیرت سجدے سے سوزاں ہو شیطاں یہ کہا

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ یس ہے ناریاں نور اے گدا

(ترجمہ) اس سجدے کی غیرت میں آکر شیطان نے جل کر یہ کہا کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ

نَارٍ (پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے) پس یہاں پر نار سے مُراد ہے ؎

بولا اتھا ابلیس نے حضرت علی کو یہ کلام
نور جلال اللہ سے پیدا ہوا ہیں درِ انام

(ترجمہ) ابلیس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ بات کہی تھی کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جلالی نور سے لوگوں میں پیدا ہوا ہوں ؎

بولے نبیؐ یا ابن عم حضرت علی کو کر خطاب
میرے جلالی نور سے شیطان ہوا ہے نور یاب

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم وجہہ کو مخاطب کر کر فرمایا اے میرے چچا کے لڑکے شیطان کو میرے جلالی نور سے حصہ ملا ہے ؎

علمِ لدنی بحر ہے بے صوت وبے حرف وکنار
تو اس سوادِ بحر سے دل کی بیاض لکھ لے نگار

ترجمہ علمِ لدنّی بہت بڑا سمندر ہے نہ اس میں آواز ہے نہ اُس میں حرف ہے اور نہ اس کا کنارہ ہے اے لکھنے والے تو اپنے دل کی بیاض کے صفحوں پر اس سمندر کی سیاہی سے تحریر کر ؎

نورِ جلال اللہ سے کہ ہیں گے کوکب ماہتاب
حضرت براہیم خلیل کہتے ترقی لیں شتاب

(ترجمہ) ستارے اور چاند اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جلالی نور سے ہیں

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بہت جلد ترقی کی ہ

صبح سعادت آپ ہی نور محمّد بے گماں

نور جلال آں احد اس صبح میں ہے گا عیاں

(ترجمہ) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ذاتِ مبارک بلا شبہ نیک بختی کی صبح ہے اور اس صبح میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جلالی نور بھی سمایا ہوا ہے ہ

اس صبحدم میں آن خلیل دیکھے ہیں تاباں آفتاب

بولے ہیں ھٰذا ربی پس بھی ھٰذا اکبر بس شتاب

(ترجمہ) اس صبح سعادت میں جب حضرت خلیل اللہ نے چمکتا ہوا آفتاب دیکھا تو جلدی سے بول اٹھے ھٰذا ربی ھٰذا اکبر (یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے) ہ

شب میں ہے غائب مہر پس کل اختراں لاقی زناں

زہرہ کہے سلطاں ہیں بولے قمر بھی مثلِ آں

(ترجمہ) رات کو جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور چھپ جاتا ہے تو تمام ستارے شیخی کرتے ہیں اور بڑائی مارتے ہیں۔ زہرہ کہتا ہے بیں بادشاہ ہوں اور چاند بھی اسی طرح کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں ہ

صبحدم با فوج کے مشرق سے مہر آیا ہے چل
بولا کہ میں سلطان ہوں وزدان شب کہاں گئے نکل

(ترجمہ) صبح کے وقت جب آفتاب اپنے لشکر اور کروفر کے ساتھ آگیا تو
تو کہنے لگا کہ میں بادشاہ ہوں رات کے چوٹے کہاں بھاگ گئے ؎

جس وقت نورِ مہر کو دیکھے براہیم خلیلؑ
بولے ہیں ھٰذَا رَبِّیْ کو بھی ھٰذَا اَکْبَر آں خلیل

(ترجمہ) جب ابراہیم خلیل اللہ نے آفتاب کی روشنی کو دیکھا تو پکار اُٹھے
ھٰذَا رَبِّیْ ھٰذَا اَکْبَرُ (یہ ہے میرا رب اور یہ سب سے بڑا ہے) ؎

یہ کفر نزدِ صوفیاں ہے کفر روحی اے جواں
اس کفر کو کہتے ہیں بھی کفرِ حقیقی صوفیاں

(ترجمہ) اے ہوشیار مرد یہ کفر صوفیوں کے نزدیک کفر روحی ہے اس
کفر کو صوفی لوگ کفر روحی کہتے ہیں ؎

یہ نورِ مہر آں خلیل تھا نور احمد بے گماں
یہ نور ہر انسان میں ہے روح جاری اے جواں

(ترجمہ) حضرت ابراہیم نے جس آفتاب کے نور کو دیکھا تھا۔ وہ
درحقیقت حضرت نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور
مبارک تھا اور یہی نور مثل روح کے ہر انسان میں سرایت کئے ہوئے ہے

پس روح جاری بے گماں ہے نور احمد اے جواں
مانند تاباں آفتاب ہر آدمی میں ہے عیاں

(ترجمہ) پس اے ہوشیار مرد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک بلاشبہ مثل روح جاری کے ہے اور مثل چمکتے ہوئے آفتاب کے ہر آدمی میں روشن ہے۔

اللہ کے دو نور سے بولے نبی ہیں ہوں عیاں
نور جمالی ہے یہاں نورِ جلالی ہے یہاں

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دو نور سے پیدا ہوں۔ لہذا جلالی اور جمالی دو نور مجھ میں موجود ہیں۔

سُن مَن رَاٰنِی کی حدیث بولے ہیں حضرت اے جوا
جو کوئی مجھے دیکھا ہے گا رَبّی کو دیکھا بے گماں

(ترجمہ) سُن اے جوان حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَن رَاٰنِی فَقَد رَاٰ رَبّی (جس نے مجھے دیکھا اس نے میرے رب کو دیکھا

پس مہر میں کر فکر تو دو نور اس میں ہیں عیاں ۵
نورِ جلالی اس میں ہے نور جمالی بھی ہے یاں

(ترجمہ) پس اے سالک تو آفتاب میں غور کر اس میں دو نور ہیں جلالی اور نور جمالی دونوں اس میں موجود ہیں۔ ۵

دیکھا درخشاں مہر کو حضرت خلیل اللہ نے بولے ہیں ھذا ربّی کو بھی ھذا اکبر بعد ازاں

(ترجمہ) جب حضرت خلیل اللہ نے آفتاب کو چمکتا ہوا دیکھا تو پکار اُٹھے کہ ھٰذا رَبِّی ھٰذا اَکبَر (یہ میرا خدا ہے اور یہی سب سے بڑا ہے۔) ہ

ہے رمز ھٰذا اکبر آں اکبر کہ حضرت مصطفٰے
بولے اَنَا اکبر کے تئیں اندر مقامِ کبریا

(ترجمہ) ھٰذا اکبر کا راز یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام قرب میں اَنَا اَکبَر کہا تھا تو یہ ھٰذا اکبر اشارہ ہے اُس اکبر کی طرف واللہ اعلم ہ

دو نور مہر و ماہ کے حق نے کیا سوگند یاد
سورۃ والشمس میں ہے والقمر بھی اے جواد

(ترجمہ) اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آفتاب اور چاند دونوں کے نور کی قسم کھائی ہے دیکھو سورۃ والشمس میں اور والقمر بھی (قسم ہے سورج کی اور قسم ہے چاند کی) ہ

روئے محمدؐ کی قسم والشمس ہے گی اے جواں
سوگند موئے آں نبی ہے والقمر اے جانِ جاں

(ترجمہ) اے جوان مرد سُن والشمس کے معنی قسم ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی اور اے پیارے سُن والقمر کے معنی قسم ہے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے زلفِ معنبر کی ؎

شیطان سوادِ زلف آں حضرت کیاہے گا قبول
قرآن یُضِلُّ بِہٖ وھُوَ یَھْدِیْ بِہٖ مت ہو ملول

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفِ معنبر کی سیاہی کو شیطان نے قبول کیا اے سالک تو نہ اُکتا قرآن یُضِلُّ بِہٖ ہے اور یَھْدِیْ بِہٖ ہے۔

اللہ فرماتا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ؕ (گمراہ ہو جاتے ہیں اس قرآن سے بہت سارے اور ہدایت پر آجاتے ہیں بہت سارے ؎

پس دائرہ احمد انتفاہ وہ مہر کہ دیکھے خلیل
بولے ہیں ھٰذَا رَبِّیْ پس بھی ھٰذَا اکبر ان خلیل

(ترجمہ) پس وہ آفتاب جو حضرت خلیل اللہ نے دیکھا تھا وہ حضرت نبئ کریم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائرہ تھا۔ جس کو دیکھ کر جلدی سے پکار اُٹھے کہ ھٰذَا رَبِّیْ ھٰذَا اَکْبَرُ (یہ ہے میرا رب یہ سب سے بڑا ہے) ؎

اس دائرۂ احمد کے سے حضرت خلیل اللہ عیاں
دیکھے الف واحد کا پس اندر احد کے بے گماں

(ترجمہ) حضرت نبی کریم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دائرے میں حضرت خلیل اللہ نے صاف صاف بلا شبہ واحد کا الف احمد میں دیکھا۔

اس رمز کو حضرت نبی بولے کنفسٍ وّاحِدَۃٌ ؎
بھی مَنْ رَّاٰنِیْ ہے خبر عین نبی رب آمدہ

(ترجمہ) اس راز کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنفسٍ وَّاحِدَۃٍ (مثل ایک نفس اور ذات کے ہے) سے تعبیر فرمایا ہے اور حدیث مَنْ رَّاٰنِیْ سے بھی یہ ثابت ہے کہ جس نے مجھے دیکھا گویا عین اللہ کو دیکھا ؎

وَاحِد میں ہے گا وہ الف کہ ہے گا اِنّیْ میں عیاں
اِنّیْ کے بعد از حق کہا وَجَّہْتُ وَجْہِیَ کا بیاں

(ترجمہ) جو الف واحد میں وہی الف اِنّیْ میں ہے اور اِنّیْ کے بعد اللہ نے فرمایا ہے کہ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ الخ ؎

یہ چار کفران دیکھ کر حضرت براہیم خلیلؑ
توحید اللہ کی طرف آئے ہیں چل بے قال و قیل

(ترجمہ) حضرت ابراہیم خلیل اللہ ان چار کفروں کو دیکھ کر بغیر گفتگو اور بحث و مباحثہ کے اللہ کی توحید کی طرف رجوع ہوئے ؎

یہ چار کفراں چھوڑ کر بولے ہیں اِنّیْ بعد ازاں ؛ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ بولے خلیل اللہ عیاں

(ترجمہ) ان چاروں کفروں کو ترک کرنے کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دل سے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ میں نے اپنے رخ کو اور دل کو متوجہ کیا طرف اس ذات کے جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں ، کہا

وَمَا اَنَا مَنْ کے پیچھے بولے ہیں مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اس چار کفروں کو خلیل دیکھے ہیں شرکِ مشرکین

(ترجمہ) حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے وَمَا اَنَا مِنَ کے بعد المشرکین فرمایا اس بنا پر پس حضرت خلیل اللہ نے ان چار کفروں کو مشرکین کا شرک خیال کیا ہے ؎

اس کفر سے ہو شرمسار توحید رب کو کر یقین
پس آپ کو خارج کئے از شرکِ کل مشرکین

(ترجمہ) ان چار کفروں سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے شرمندہ ہو کر اللہ کی توحید کا یقین کرتے ہوئے اپنے آپ کو تمام مشرکوں کے شرک سے علیحدہ کیا ؎

پس اے محب توبہ تو کر ان چار شرکوں سے بجان
اِنِّیْ کے بعد از دل سے پڑھ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ بے گماں

(ترجمہ) اے پیارے پس تو ان چاروں شرکوں اور کفروں سے دل سے

توبہ کر اور اس کے بعد بلاشبہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ پڑھ ؎

توحید رب تیرے اوپر واجب ہے لازم بے گماں
بیزار ہو دل سے سدا از چار شرکِ مشرکاں

(ترجمہ) اللہ کی توحید تیرے اوپر واجب ہے بلکہ بلاشبہ فرض ہے
اس لئے اے سالک تو مشرکوں کے چاروں شرکوں سے دِل سے بیزار رہو۔

؎ بیزار ہونا شرک سے پس فرض ہے سُن اے گدا
وما انا من کے سنگات المشرکین پڑھ تو سدا

(ترجمہ) اے فقیر سُن شرک سے بیزار ہونا اور دور ہونا تجھ پر فرض ہے
اس لئے وَمَا اَنَا مِنْ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ المشرکین پڑھ لیا کر ؎

دل کی توجہ رب طرف رکھتا ہے تو بالفعل اب
معذور اب تو کہہ مجھے یہ نہیں توجہ سوئے رب

(ترجمہ) سردست تو اپنے دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھتا ہے اے عذر والے
ذرا مجھے سمجھا کہ یہ تیری توجہ اللہ کی طرف ہے یا نہیں ؎

پس ہے جہانِ غیب میں دو نور کہ ہیں روز و شب
والشمس نور روز ہے سُن والقمر ہے نور شب

(ترجمہ) پس عالم غیب میں دو نور ہیں جس کو رات دن سے تعبیر کرتے ہیں۔
وَالشمس (آفتاب) دن کا نور ہے اور والقمر (چاند) رات کا نور ہے ؎

والشمس ہے روئے نبی ہے والقمر ہے موئے نبیؐ
پس روئے و موئے آن نبی ہیں عکس ذاتِ آں نبیؐ

(ترجمہ) والشمس سے مراد حضرت نبیؐ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور ہے اور والقمر سے مراد آپ کی زلف معنبر ہے۔ پس چہرہ اور زلفِ نبیؐ علیہ السلام کی دونوں آپ کی ذات بابرکات کے پرچھاؤں ہیں ہ

پس عالم بے کیف ہیں نہین روز نہین شب اے گدا
سُن تو کہ عند اللہ کے نہین ہے صباح و نہین مسا

(ترجمہ) سُن اے فقیر عالم بے کیف میں نہ شب ہے نہ روز ہے اس لئے سُن لے اللہ کے نزدیک نہ صبح ہے نہ شام ہے ہ

پس روز و شب سے ہے مراد راہ و مسافت ای جواں
مقصود روئے و موئے سے ہے گی مسافت بے گماں

(ترجمہ) پس دن اور رات سے مراد اللہ تک پہنچنے کی مسافت ہے اور چہرہ اور زلف سے بھی بلاشبہ راستہ اور مسافت مراد ہے ہ

روئے جمال آن نبی ہے گا بیاض مانند مہر
موئے جلال آن نبی ہے گا سواد مثلِ قمر

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا جمال مبارک سفید مثل آفتاب کے ہے اور آپ کی زلفِ معنبر سیاہ ہے مثل چاند کے ہ

جو کوئی سواد موئے آں حضرت کو دیکھا ہے عیاں
منکر ہوا توحید سے مشرک وہی ہے بے گماں

(ترجمہ) جس کی نگاہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلف عنبر کی سیاہی پر پڑی وہ توحید کا منکر ہوا اور بلاشبہ وہی مشرک ہے۔

جو کوئی بیاض روئے آں حضرت کو دیکھا ہے عیاں
ایمان لیا یارب اور پر وہ ہے موحد بے گماں

(ترجمہ) جس کی نگاہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے انور کی سفیدی پر پڑی وہ جلدی سے اپنے پروردگار پر ایمان لایا اور بلاشبہ وہی موحد ہے۔

پس یہ سواد و یہ بیاض از یک دگر بعید ہیں دور
مثل زمین و آسماں یک ظلمت و یک ہے گا نور

(ترجمہ) پس یہ سفیدی اور یہ سیاہی ایک دوسرے سے بہت دور ہے۔ مثل زمین اور آسمان کے کیونکہ ایک ظلمت ہے اور دوسرا نور ہے

جو کوئی کہ زلفِ آں نبی دیکھا سو وہ کافر ہوا
جو کوئی کہ روئے آں نبی دیکھا سو وہ مومن ہوا

(ترجمہ) حاصل کلام جس کی نگاہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفِ معنبر پر پڑی وہ کافر ہوا اور جس کی نگاہ چہرۂ انور پڑی تو وہ مومن ہوا

اس نور و اس ظلمت کے سے توحید رب ہیگی بروں

جو کوئی نہ بوجھے یہ سخن معذور اس کو جان تو

(ترجمہ) اس نور اور ظلمت سے اللہ کی توحید ظاہر ہے اور جو کوئی اس بات کو نہ سمجھے اُس کو تو معذور سمجھ ٥

پس مہر و مہ کل کوکباں انوار کے ہیں سگے جہاں

بھی ہیں جہاں شرک کے یہ مہر و مہ کل کوکباں

(ترجمہ) پس چاند اور سورج اور کل ستارے عالم انوار بھی ہیں اور یہ تمام شرک بھی ہیں ٥

دا خدمیں ہے گو وہ الف کہ نور کا ہے دائرہ

اس نور کے دریا کے بیچ حضرت نبی غوطہ زدہ

(ترجمہ) وہ الف جو واحد میں ہے وہ نور کا دائرہ ہے۔ اس نور کے دریا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غوطہ لگایا ہے ٥

حضرت رسول اللہ بھی اِنّی کے بعد از بے گماں

وجہت وجھی للذی بولے ہیں سن اے جان جاں

(ترجمہ) اے پیارے سُن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حضرت خلیل اللہ کی طرح اِنّی کے بعد وجہت وجھی لِلّذی فرمایا ہے ٥

خمخانۂ خاص ہے صمد خود نقل ہے احمد یہاں
حضرت نبی یہ مے پیئے بہ نقل بھی کھائے ہیں یاں

(ترجمہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ میخانہ خاص ہے اور احمد نقل ہے۔ حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میخانے کی شراب پی ہے اور یہ نقل بھی کھایا ہے ؎

شراب پی کر اوپر سے میوے اور نمکین چیزیں وغیرہ منہ صاف کرتے اور نشہ کی زیادتی کے لئے جو کھاتے ہیں اُس کو عربی زبان میں نقل کہتے ہیں

؎ یہ تینوں نوراں چھوڑ کر آگے چلے حضرت رسول
پس استعاذہ کو طلب کہتے ہیں آں حضرت رسول

(ترجمہ) یہ تینوں نوروں کو چھوڑ کر حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے تو آپ نے اللہ سے پناہ کی درخواست کی۔ ؎

سُن بعد اَللّٰھُمَّ کے اِنِّی اَعُوْذُ بولے نبی
یا رب بہ نزد تو اماں مانگتا ہوں از شرکِ خفی

(ترجمہ) سُن اے سالک حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ کے بعد اِنِّی اَعُوْذُ فرمایا یعنی اے میرے رب میں تجھ سے شرکِ خفی سے اماں چاہتا ہوں۔ ؎

جب بولے نبی اللہ پاس آں استعاذہ اس سبب ؛ حضرت کے تئیں بولا اتھا حق نے لئن اشرکت

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے شرک سے پناہ کی درخواست اس سبب سے کی تھی کہ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے حضرت سے فرمایا تھا کہ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ (اگر تو شرک کرے گا تو تیرے اعمالِ صالحہ اکارت جائیں گے ٥

تفسیر کا دعویٰ کئے اہل ظواہر بے گماں
اسرار قرآں سے رہے محروم آں بیچارگاں

(ترجمہ) اہلِ ظواہر نے تفسیر کا دعوی کیا ہے مگر وہ دعویٰ ہی دعویٰ ہے اسرار قرآنی سے تو وہ بچارے محروم ہیں ٥

اے جانِ من قرآن کے بحید مفسر ہیں گے سُن
عبد اللہ عباس ہیں شاہِ مفسر بے سخن

(ترجمہ) اے پیارے یوں تو قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے بہت مگر تفسیر کرنے والوں کے بادشاہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ٥

عبد اللہ عباس نے بولے کہ ایک شب حجرہ میں
حضرت علی کہتے اتھے معنی حرف با کے سے

(ترجمہ) فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس کہ ایک رات حضرت علی کرم اللہ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے کچھ حرف با کے معنی کے متعلق

فرماتے تھے ۵

معنیٔ حرف با کے تئیں کہ ہے گا بسم اللہ میں

کہتے تھے حضرت علی سنتا تھا میں جان سے

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ بسم اللہ کے با کے معنی کے متعلق بیان

فرماتے تھے اور میں دِل سے سُنتا تھا ۵

معنی حرف با کے تئیں کہتے تھے تب ہوئی تمام

اس حرف با کے معنی پس باقی رہے تھے ناتمام

(ترجمہ) حرف با کے معنی بیان کرتے ہیں تمام شب ختم ہو گئی۔ مگر

ابھی تک اس کے پورے معنی بیان نہ ہو سکے اور ناتمام رہے ۵

عبداللہ عباس نے فرمایا کہ شاہ مرتضیٰ

بحر معانی کے تھے ابریق کے میں مثل تھا

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ

وجہہ معانی کے سمندر تھے اور میں مثل لوٹے کے تھا۔ ۵

شاہِ مفسر اپنے کو بولے کہ میں ابریق سا

قرآن ہے گا بحر سائیں بحر کی ابریق جا

(ترجمہ) مفسرین (تفسیر کرنے والوں) کے بادشاہ حضرت عبداللہ

ابن عباس نے جب اپنے آپ مثل لوٹے کے فرمایا تب قرآن تو مثل

سمندر کے ہے اور سمندر کہیں لوٹے میں نہیں سما سکتا۔ ۵

ابریق کے مانند جب شاہِ مفسّر خود ہوا
اس بحر کے قطرہ مثال ہیں کل مفسّر اے گدا

(ترجمہ) اے فقیر جب مفسّرین کے بادشاہ مثل لوٹے کے ٹھہرے تو ظاہر ہے کہ دوسرے مفسّرین (تفسیر کرنے والے) اس سمندر کے قطرہ کے مثل ہوں گے ۵

قرآن کے اسرار کو ہرگز نہ جانے جز خُدا
یا آں ولی کہ حق نے اُسے علمِ لدُنّی ہو دیا

(ترجمہ) اسرار قرآنی اور قرآن کے راز سوائے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا یا وہ ولی جانتا ہے جس کو اللہ نے علمِ لدنّی عنایت کیا ہوئے۔ ۵

حضرت رسول اللہ کی بھی ہے حقیقت اے گدا
مانند قرآں بحر سا اس کو نہ پاوے جُز خدا

(ترجمہ) اے فقیر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت بھی مثل سمندر کے ہے۔ سوائے خداوند کریم کے آپ کے مرتبہ کو اور آپ کی حقیقت کو کوئی بشر نہیں سمجھ سکتا ۵

اس جا تو یُنھم ینظرون پڑھ تو البتہ کے سنگات
سُن تو وھم لایبصرون اس کل میں ہے حضرت کی بات

(ترجمہ) اے سالک اس جگہ تو اس آیت ترٰبھم ینظرون الیک الخ
کو پڑھ اسی میں حضرت کی حقیقت کی بات ہے پوری آیت یہ ہے
والذین تدعون من دونہٖ لا یستطیعون نصرکم
ولا انفسھم ینصرون ۰ وان تدعوھم الی
الھدیٰ لا یسمعوا وترٰبھم ینظرون الیک وھم
لا یبصرون ۔ اور وہ بت کہ اللہ کے سوائے تم اُن کو پکارتے
ہو وہ تمہاری کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنے آپ کی
مدد کر سکتے ہیں اور اے نبی پاک اگر تو اُن بتوں کو ہدایت کی طرف
بُلاوے تو کچھ نہ سُنیں اور تو دیکھے کہ تکتے ہیں تیری طرف اور وہ
کچھ نہیں دیکھتے ۔

حاصل کلام یہ کہ جس طریقہ سے بت حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی طرف تکتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں ان کو
سوجھتا ہی نہیں اور وہ آپ سے بے خبر ہیں اسی طریقہ سے آپ کی
حقیقت کی ہمیں بھی کچھ خبر نہیں بلکہ آپ کی حقیقت کو اللہ سبحانہٗ
وتعالیٰ ہی خوب جانتا ہے ۔ صاحبِ قصیدہ بردہ فرماتے ہیں ۔
فمبلغ العلم انہ بشر ۔۔ وانہ خیر خلق اللہ کلھم
انتہائے علم اتنا ہے کہ آپ بشر ہیں اور اللہ کی کل مخلوق سے بہتر ہیں کیا

اچھا کہا ہے مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ؛ من وجهك المنير لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے جمال والے اور اے انسانوں کے سردار تیرے رُخ روشن سے چاند روشن ہوا ہے جیسا کہ حق ہے تیری ثنا نہیں ہو سکتی صرف اتنا کہ خدا کے بعد آپ بڑے ہیں قصہ کوتاہ ۔ ؎

حضرت رسول اللہ کو کافر نجانے جز بشر

بوجھے موحد رب اُسے کہ مَنْ رَّاٰنِیْ ہے خبر

(ترجمہ) کافر حضرت رسول کریم صلی اللہ کو سوائے انسان کے اور کچھ نہیں سمجھتا مگر موحد آپ کو خدا سمجھتا ہے بموجب مَنْ رَّاٰنِیْ حدیث کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ من رانی فقد رآ ربی (جس نے مجھے دیکھا گویا اُس نے میرے رب کو دیکھا) ؎

جو کوئی فنا ہے پیر میں بوجے رسول اللہ کو

جو کوئی فنا ہے فی الرسول بوجے گا وہ اللہ کو

(ترجمہ) جو اپنے پیر میں فنا ہو گیا وہ رسول اللہ کو خوب سمجھے گا اور جو کوئی رسول اللہ میں فنا ہو گیا وہ اللہ کو خوب جانے گا ؎

مانند نافہ پیر ہے مانند مشک حضرت رسول

مانند خوشبو حق ہے سُن پس پیر ہیں حق و رسول

(ترجمہ) پیر مثل نافہ کے ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشک (کستوری) کے ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مثل خوشبو کے ہے پس پیر میں اللہ اور رسول دونوں ہیں ٥

پس منکر توحید کا اس جا ہوا پورا سبق

جو ہے مقر توحید کا اس کا سبق توحید سبق

(ترجمہ) اب یہاں پر توحید کے منکر کا سبق پورا ہوا جو توحید کا مقر ہے اس کا سبق اللہ کی توحید ہے ٥

توحید کی قسماں ہیں تین توحید نقلی ایک جان

عقلی دوم کشفی سوم دو قسم کشفی ہیں یہ پہچان

(ترجمہ) توحید کی تین قسمیں ہیں ایک نقلی اور دوسری عقلی تیسری کشفی اور پھر کشفی کی دو قسمیں ہیں ٥

قرآن حدیثاں میں دیکھو توحید رب ہے گی عیاں

بھی عقل سے توحید حق ثابت کریں ہیں عالماں

(ترجمہ) دیکھو قرآن مجید میں اور احادیث میں اللہ کی توحید ظاہر ہے اور علماء لوگ عقل سے بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی توحید ثابت کرتے ہیں ٥

توحید نقلی عقلی بھی رکھتے ہیں دائم عالماں
توحید نقلی کو سدا رکھتے ہیں دائم عامیاں

(ترجمہ) علماء کے پاس توحید نقلی اور عقلی دونوں ہوتی ہیں اور نقلی توحید عامی اور ناخواندہ لوگوں کے پاس ہوتی ہے ۔

توحید کشفی ہیں گی دو ایک ہے فنا فی اللہ سن
بے وصف عریاں ذاتِ حق مجذوب ہے گا بے سخن

(ترجمہ) توحید کشفی دو ہیں ایک فنا فی اللہ میں اور یہ جذب کی حالت میں حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ مجذوب پروردگار عالم کو تمام اوصاف وغیرہ سے بری مانتا ہے یعنی اس قسم کی اثنینیۃ بھی اس کو گوارا نہیں ہوتی ہے ۔

توحید کشفی دوم کا ہے گا بقاء باللہ نام
مخلوق و خالق میں عیاں ایک ذاتِ حق دیکھے مدام

(ترجمہ) توحید کشفی کی دوسری قسم کا نام بقاء باللہ ہے خالق اور مخلوق میں ایک ہی ذات کو ماننا اسی کو توحید کشفی کہتے ہیں ۔

بے بر شجر ہیں عامیاں با بر شجر ہیں عالماں
مانند تخم میوہ ہے مجذوب ذاتِ بے نشاں

(ترجمہ) عالم لوگ مثل پھل والے درخت کے ہیں اور ناخواندہ ان پڑھ لوگ مثل بے پھل والے درخت کے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا محو جمال

مجذوب مثل میوے کے بیج کے ہے ؎

جو کوئی بقا باللہ ہے وہ نائب اللہ ہے

اس نائب اللہ کو دیکھو کہ عبداللہ ہے

(ترجمہ) جو شخص بقا باللہ کا مرتبہ حاصل کرلیتا ہے وہ اللہ کا نائب بن جاتا ہے اور اس اللہ کے نائب کو ذرا دیکھو تو وہ اللہ کا بندہ معلوم ہوگا

؎ تمثیل عبداللہ کی کل ہے شجر باتخم وبر

قرآن اِنّی جاعل فی الارض ہے اس جا خبر

(ترجمہ) عبداللہ (اللہ کا بندہ) مثل پھل والے درخت کے ہے جیسے پھل اور میوے لگے ہوئے ہوں اور اس کا خلیفہ ہونا اور نائب ہونا قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط

؎ اس عبد کو اللہ کا مانو خلیفہ بالیقیں

حضرات خمس اس میں عیاں کہتا ہے رب العٰلمیں

(ترجمہ) اس عبداللہ (اللہ کے بندے) بلاشبہ اللہ کا خلیفہ مانو کیونکہ اللہ نے اس میں پانچوں حضرات عیاں کئے ہیں ؎

ہاہوت بھی لاہوت بھی جبروت بھی اس میں عیاں

ملکوت یاں ناسوت یاں مرأت اللہ بے گماں

(ترجمہ) ہاہوت اور لاہوت اور جبروت ملکوت اور ناسوت غرض

یہ پانچوں مراتب اس میں عیاں کر دیئے ہیں جس کی وجہ سے یہ بلاشبہ اللہ کی آرسی ہو گیا ؎

دل میں اگر خطرہ نہیں آوے تو تب ہاہوت ہے
دل بیچ کچھ خطرہ اگر آوے تو تب لاہوت ہے

(ترجمہ) اگر دل میں کسی قسم کا خطرہ یا شک شبہ پیدا نہ ہو تو یہ ہاہوت ہے اور اگر خطرہ آوے تو یہ لاہوت ہے ؎

دل بیچ صورت پکڑے گر خطرہ تو تب جبروت ہے
جب صورت خطرہ قرار دل میں ہووے ملکوت ہے

(ترجمہ) اگر خطرہ دل میں جم جائے اور صورت پکڑے تو یہ جبروت ہے اور جب دل میں اس کا قرار ہو جائے تو ملکوت ہے ؎

ظاہر کے پانچوں حس میں جب خطرہ کی صورت ہو عیاں
ناسوت ہی ناسوت میں حق کیا عیاں ہیں کُل شان

(ترجمہ) پانچوں حواس ظاہری میں جب خطرے کی صورت نمودار ہو جائے تو یہ ناسوت ہے اور ناسوت میں اللہ کی پوری پوری شان عیاں ہے ؎

ناسوت پس ملکوت کی صورت ہووے ہے اے جوان
ملکوت پس جبروت کی صورت ہووے ہے بے گماں

(ترجمہ) پہلے ناسوت اور ناسوت کے بعد ملکوت اور ملکوت کے بعد

جبروت کی صورتیں ہوتی ہیں ہے

جبروت پس لاہوت کی صورت ہووے ہے دل سے سُن
لاہوت پس ہاہوت کی صورت ہووے ہے بے سخن

(ترجمہ) اور جبروت کے بعد لاہوت لاہوت کے بعد بلا شبہ ہاہوت کی صورت ہوتی ہے ہے

ہاہوت سر لاہوت کے لاہوت سر جبروت کے
جبروت سر ملکوت کے ملکوت سر ناسوت کے

(ترجمہ) ہاہوت راز ہے لاہوت کا اور لاہوت راز ہے جبروت کا اور جبروت راز ہے ملکوت کا اور ملکوت راز ہے ناسوت کا ہے

ہاہوت پس گنج نہاں ناسوت ہے گنج عیاں
حضرات خمس ہاہوت کیاں دیکھو ہو دیں ہیں مظہراں

(ترجمہ) ہاہوت پوشیدہ خزانہ ہے اور ناسوت ظاہر خزانہ ہے اور یہی پانچ حضرات ہاہوت کے مظاہر ہیں ہے

ہیں چار نفس انسان میں یک نفس ہے اَمّارہ میں
لوامہ ہی بھی ملھمہ بھی مطمئنّہ بے سخن

(ترجمہ) انساں میں چار نفس ہیں ایک امارہ دوسرا لوامہ تیسرا ملھمہ چوتھا مطمئنّہ ہے

چوپایہ مُردار سا ہے سورۂ اَمّارہ سُن
مانند خوک و شیر ہے مثل پلنگ ہے بے سخن

(ترجمہ) سُن نفسِ اُمّارہ کی صورت مثل مردار چوپائے جانور کے ہے اور مثل سور اور شیر اور چیتے کے ہے ۵

مانند خرس و خر کے ہے یا مثل حمدو نہ شغال
یا ہے سگ و روباہ سا یا مار گزدم کی مثال

(ترجمہ) یا نفس اَمّارہ کی صورت مثل ریچھ یا گدھے یا مثلِ بندر یا لاکڑ کُتّے کے ہے یا مثل کتّے کے اور سیاں یا مثل سانپ اور بچھو کے ہے

مانندِ ہوّام زمیں یا ہے کریہہ صورتاں
ہے کل رذیہ صورتاں ہے زشت کل زنگاں یہاں

(ترجمہ) یا مثل زمین کے زہری جانوروں کی صورت کے یا مثل دُنیا بھر کی بُری صورتوں کے ہے ۵

یا صورت اماّرہ میں ہے موش گربہ کی مثال
کرنا مدام عصیاں کو ہے نفس اَمّارہ کا حال

(ترجمہ) یا نفس اَمّارہ کی صورت مثل چوہے اور بلّی کے ہے اور ہمیشہ ہر وقت نافرمانی کرنا یہی نفس اَمّارہ کا حال ہے ۵

نفس دوم لوامہ ہے کرتا ملامت آپ کو کافر کرے گا زجر کفر روز قیامت آپ کو

(ترجمہ) دوسرا نفس لوامہ ہے جو اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہے اس بناء پر کافر بھی اپنے آپ کو اپنے کفر پر قیامت کے دن ملامت کرے گا

عاصی ملامت آپ کو بے شک کرے روز جزا
اے نفس میرے کیوں کیا دنیا میں تقصیر خدا

(ترجمہ) قیامت کے دن گنہگار بلاشبہ اپنے آپ کو ملامت کرے گا اور کہے گا کہ اے میرے نفس تو نے دنیا میں رہ کر کیوں اللہ کی نافرمانی کی اور اس کے احکام بجالانے میں کیوں کوتاہی کی

رتبۂ عاشق کو جب عابد دیکھے نزد خدا
بے حد ملامت آپ کو بے شک کرے روز جزا

(ترجمہ) قیامت کے دن خدا کے سامنے جب عابد عاشق کے مرتبہ کو دیکھے گا تو وہ اپنے آپ کو بے حد ملامت کرے گا اور کہے گا کہ

دنیا اندر کیوں تو کیا ہر ایک عمل جنت کا سبب
مانند عاشق ایک عمل نہیں تو کیا ہے بہر رب

(ترجمہ) ہر ایک عمل تو نے دنیا میں جنت کے لئے کیوں کیا اور عاشق کی طرح ایک عمل بھی تو نے اللہ کے واسطے کیوں نہیں کیا

نیکی بدی دونوں کے تئیں لوامہ کرتا ہے سخن
مانند چوپایہ حلال ہے صورت لوامہ سن

(ترجمہ) غرض لوامہ خواہ نیکی خواہ بدی دونوں کے لئے ملامت کرتا ہے اور اُس کی صورت مثل حلال جانور کے ہے جس کا گوشت کھانا درست ہے ۔

ماند گاؤ گوسفند ہے صورت لوامہ سُن
مثل شتر یا اسپ سا لوامہ ہے گا بے سخن

(ترجمہ) سُن لوامہ کی صورت مثل گائے یا بکری یا اونٹ یا گھوڑے کے ہے ۔

یا طائر مردار سا ہے صورتِ لوامہ جان
چغد و زغن کرگس مثال یا بوم سا لوامہ مان

(ترجمہ) یا نفس لوامہ کی صورت مثل مرے ہوئے پرندے کے سمجھ یا مثل چیل یا اُلو یا گدھ کے یا مثل چیڑی کے سمجھ ۔

نفس سوم ہے ملہمہ شوقِ عبادت کا ہے یاں
باز و کبوتر کی مثال ہے ملہمہ اس جا عیاں

(ترجمہ) تیرا نفس ملہمہ ہے اس کو عبادت کا بہت شوق ہوتا ہے اس کی صورت مثل باز یا کبوتر کی ہوتی ہے ۔

طاؤس ہے یا کبک ہے یا قمری و بلبل مثال
یا ہے مثال فاختہ خود ملہمہ بے قیل و قال

(ترجمہ) یا مثل مور کی صورت کے ہے یا ہنس کی یا قمری کی اور بلبل کی یا فاختہ کی صورت کے ہے ۵

مثل گلستاں بوستاں ہے ملہمہ کی شکل میں

مانند شہر پر ملک بھی ملہمہ ہے بے سخن

(ترجمہ) سن یا تو ملہمہ کی صورت مثل گلستان اور بوستان کے ہے یا اس کی صورت مثل ایسے شہر کے ہے جو فرشتوں سے بھرا ہوا

نفس چہارم اے جواں ہے مطمئنہ بے کلام

اس نفس میں ہے عشق تام اس تین پر فائق مدام

(ترجمہ) اے جوان مرد چوتھا نفس نفس مطمئنہ ہے اس نفس میں عشق پورا پورا ہوتا ہے اور یہ پہلے کے تین نفسوں پر بڑھا ہوا ہے ۵

سن عالم یک رنگ ہے خود مطمئنہ اے جواں

روحانیاں قدسیاں کروبیاں اس جا عیاں

(ترجمہ) سن یک رنگی عالم خود نفس مطمئنہ ہے اس میں روحانیاں قدسیاں اور کروبیاں سب عیاں ہوتے ہیں ۵

اس جا میں روشن چشمہا ہووے عیاں تیرے اوپر

اس چشمہا میں ہیں عیاں سنگریزہائے خوب تر

(ترجمہ) اس جگہ تیرے اوپر صاف ستھرے اور روشن چشمے ظاہر

ہو ویں اور ان چشموں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں خوب اچھی طرح سے نظر آئے گی ۵

اس چشمہا میں ہیں عیاں دیکھو زمرد بے شمار
یاقوت یاں بھی لعل یاں بے حد جواہر اے نگار

(ترجمہ) ان چشموں میں دیکھو بے شمار زمرد عیاں ہے اور یاقوت بھی ہے لعل بھی ہیں غرض بے حد جواہرات یہاں پر موجود ہیں ۵

بے حد مروارید یاں قیمت نہ اس کی ہو بیاں
دریائے روشن بے کنار ہووے تیرے اوپر عیاں

(ترجمہ) یہاں پر سچے موتی اس قدر ہیں کہ اس کی قیمت بیان میں نہیں آسکتی اور بے کنار روشن دریا تیرے اوپر ظاہر ہوں گے ۵

فیاض سبحانی سے یاں ہیں واردات بے شمار
اس جا تجلیات کل ربانی کے ہیں آشکار

(ترجمہ) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فیاضی نے اس مرتبہ میں سالک پر بے شمار وارداتیں وارد ہوتی ہیں اور اس جگہ تجلیات ربانی پوری پوری آشکار ہوتی ہے ۵

اس جا میں عظمت سلطنت بے حد تصرف اس قدر
ہے حق سے امرار جبی بے واسطہ تیرے اوپر

(ترجمہ) اس مرتبہ میں تجھکو عظمت اور سلطنت اور اس قدر تصرف حاصل ہوئے کہ امر ارجعی بلا واسطہ تیرے اوپر ہو جائے ۵

بلکہ عین امر ارجعی اس جا میں تو ہے بے گماں
جز امر حق کہنا تجھے طاقت زیادہ نہیں ہے یاں

(ترجمہ) بلکہ بلا شبہ اس جگہ تو عین امر رب ہے اور اس مقام میں تجھکو سوائے امر حق کے زیادہ کہنے کی طاقت نہیں ہے ۵

اظہار سر رب یقین ہے کفر نزدِ عالماں
مجذوبِ کامل کے اوپر سر اِنَّا اللّٰہ ہے عیاں

(ترجمہ) اللہ کے راز کو ظاہر کرنا یقیناً علماء کے نزدیک کفر ہے اور مجذوب کامل پر اِنَّا اللّٰہ (میں اللہ ہوں) کا بھید صاف کھلا ہوا ہے ۵

فرمائے مجھ کو دستگیر کہ عبد رحمٰن علی
کہ روح امرِ ربّی ہے اسرارِ روح عبد خفی

(ترجمہ) میرے پیر بزرگوار سید عبد الرحمٰن علی نے مجھ سے فرمایا کہ روح اللہ کا امر اور حکم ہے اور بندے کی روح کے اسرار تو خفی ہیں۔

اللہ فرماتا ہے وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ

من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاo (اے حبیب پاک آپ سے یہ لوگ روح کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ کہہ دو کہ روح اللہ کا امر اور اس کا حکم ہے اور تم کو جو علم دیا گیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے ؎

اسرار روح عبد کے ہرگز نہ ہو دیں کل بیاں
اسرار عبد اللہ سے خاموش پس ہو تو یہاں

(ترجمہ) جب مطلق بندے کی روح کے اسرار سب کے سب ہرگز بیان نہیں ہو سکتے تو پھر اللہ کے کامل بندے کی روح کے اسرار بیان کرنے سے تو خاموش ہو جا ؎

پس سبق عبد اللہ کا ہرگز نہیں ہووے تمام
اسرار عبد بے حد عیاں اس عبد میں ہیں بے کلام

(ترجمہ) پس عبد اللہ (اللہ کے بندے) کا سبق ہرگز تمام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس بندے میں اللہ کے بے شمار اسرار پوشیدہ ہیں

؎ پس مرحبا مجھکو کہے آں سید رحمٰن علی
خوش حال ہو بولے مجھے اسرار بیعت کہ جلی

(ترجمہ) میرے پیر بزرگوار سید عبدالرحمٰن علی نے مجھ کو مرحبا فرمایا اور مجھ سے خوش ہو کر فرمایا کہ بیعت کے اسرار صاف صاف کہہ ؎

پڑھ آیت بیعت کے تئیں قرآن میں حق نے کہا
اللہ سے بیعت کیا بیعت نبی سے جو کیا

(ترجمہ) اے سالک ذرا تو بیعت کی آیت کو پڑھ۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جس نے نبی سے بیعت کی، اس نے اللہ سے بیعت کی آیت بیعت کی یہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ٥ (اے حبیب پاک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے پھر جو کوئی عہد کو توڑے وہ اپنے برے کو اس کا وبال اُسی پر ہے اور جو شخص پورا کرے اللہ کے عہد کو تو اللہ اس کو بڑا اجر دے گا۔ ٥)

حق و رسول و پیر کی ہے گی اطاعت امر ماں
پیران اولی الامر ہیں سُنو آیت اطیعوا سجا

(ترجمہ) حضرت حق اور رسول اور پیر کی اطاعت کا حکم ہے اور امر ہے اطیعوا اللہ کی آیت سُنو اور سمجھو کہ پیر اولی الامر ہیں آیۃ یہ ہے
یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝

(اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حکم مانو اختیار والوں کا جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اُس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے۔ اس آیت میں اولی الامر سے مراد پیر ہیں ؎

پکڑو وسیلہ پیر کا نزدیک اللہ بالیقین
پڑھ وَابْتَغُوْا حق کی طرف کر جستجوئے پیر دین

(ترجمہ) یقین اور صدق دل سے اللہ تک پہنچنے کے لئے پیر کا وسیلہ پکڑو وَابْتَغُوْا کی آیت پڑھ اس میں پیر کے ڈھونڈنے کا اللہ نے حکم کیا ہے آیت یہ ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو اور کوشش اور محنت کرو اس کے راستے میں یقیناً تمھارا بہتر ہوگا۔ ؎

رہ صادقوں کے ساتھ تو صادق شیوخ کاملین
کُوْنُوْا مَعَ کے بعد سُن حق نے کہا اَلصّٰدِقِیْنَ

(ترجمہ) تو سچے لوگوں کے ساتھ رہ اور سچے لوگ شیوخ کامل ہیں

اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کے ساتھ رہنے کا حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ (اور تم رہو سچوں کے ساتھ ٥

حضرت نبی بے پیر کا بولے کہ پیر شیطان ہے
اس جا میں من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطٰن ہے

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے یہ مصداق ہے اس حدیث کا من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطٰن (جس کا شیخ نہیں ہے اُس کا شیخ شیطان ہے ٥

اول فنا فی الشیخ ہو پیچھے فنا ہو فی الرسول
بھی ہو فنا فی اللہ میں تب حق کرے تجھ کو قبول

(ترجمہ) پہلے فنا فی الشیخ ہو اور اس کے بعد فنا فی الرسول اور اس کے بعد فنا فی اللہ ہو تب اللہ سبحانہ و تعالیٰ تجھ کو مقبولیت کا درجہ عنایت کرے گا ٥

بعد از فنا فی اللہ کے ہو تو بقا باللہ بھی
تو اس بقا باللہ سبب ہووے گا عبد اللہ بھی

(ترجمہ) فنا فی اللہ کے بعد تو بقا باللہ ہو اور اس بقا باللہ کے سبب تو اللہ کا بندہ ہووے گا ٥

روئے کثیف آرسی بے پیر کی ہے گی مثال ؛ روئے لطیف آرسی با پیر کی ہے گی مثال

(ترجمہ) بے پیر مثل آرسی کے میلے رخ کے ہے اور باپیر مثل آرسی کے رُخ روشن کے ہے ٥

پس پیر ہے گا تم سُنو مانندِ عکسِ آرسی
بوجھو کہ چشم عکس ہے مثلِ رسول اللہؐ کی

(ترجمہ) تم سُنو پیر مثل آرسی کے عکس کے ہے اور سمجھو کہ اس عکس کی آنکھ مثل رسول اللہؐ کے ہے ٥

پس چشم ناظر میں دیکھو پُتلی ہے اللہ کی مثال
ہے عکس کے بھی چشم میں تپلی یہی بے قیل و قال

(ترجمہ) اب دیکھنے والے کی آنکھ میں دیکھو جو پتلی اُس میں نظر آتی ہے مثل اللہ کے ہے اور یہی پُتلی بلاشبہ عکس کی آنکھ میں بھی ہوتی ہے ٥

انسان چشم عکس کا انسان چشم اصل ہے
ان دو میں ہرگز فرق نہیں اِلّا کہ اصل و ظل ہے

(ترجمہ) آنکھ کے عکس کی پُتلی درحقیقت اصل آنکھ کی پتلی ہے ان دونوں میں کچھ فرق نہیں سوائے اس کے کہ ایک اصل ہے اور دوسرا اس کا سایہ ہے ٥

بے پیر کی دیکھو مثال بے بر شجر کا ہے مکان
باپیر کی دیکھو مثال بابر شجر کا ہے مکان

(ترجمہ) بے پیر مثل ایسے مکان کے ہے جس میں ایسے درخت ہیں جن کو کبھی پھل نہیں آتے اور باپیر مثل ایسے مکان کے ہے جس میں پھلدار درخت ہوں۔

ہ

دیکھو درخت میوہ دار ہے پیر کامل کی مثال
مانند پختہ میوہ کے حضرت نبی کا ہے جمال

(ترجمہ) دیکھو پیر کامل مثل میوہ دار درخت کے ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جمال مثل پختہ میوے کے ہے۔

ہ مانند پختہ تخم بر کر حضرت حق کا خیال
یہ تخم ہے تخم نخست ہے اصل اول یہ ظلال

(ترجمہ) حضرت حق کو مثل پھل کے پختہ بیج کے خیال کرو یہی ہے بیج پہلا اور یہی اصل اول ہے

ہ

غیر از مرید پیر و نبی رب کو نہ کوئی پاوے کہوں
جز آرسی پاوے نہ کوئی پس عکس و چشم و پتلی کو

(ترجمہ) میں کہتا ہوں کہ سوائے مرید کے کوئی بھی پیر اور نبی اور اللہ کو نہیں پا سکتا جیسا کہ بغیر آرسی کے عکس اور اس کی آنکھ اور پتلی وغیرہ نہیں پا سکتا

ہ

پیریں ہے دیکھو حضرت رسول و رب عیاں
دیکھو شجر بردار میں ہے میوہ و تخم نہاں

(ترجمہ) اللہ اور نبیؐ پیر میں سمائے ہوئے ہیں جیسے پھل دار درخت میں پھل اور بیج پوشیدہ ہوتا ہے ٥

پیر ہے گا بحر سا پانی کی رقت سا رسولؐ
حق نہ ہے مثال آب کے پس پیرِ حق ہے گا رسولؐ

(ترجمہ) پیر مثلِ سمندر کے ہے اور رسول مثل پانی کی رقت کے ہے اور اللہ مثل پانی کے ہے اور واقعی پیر رسولؐ ہے ٥

میرے ہیں پیر دستگیر کہ سید رحمٰن علی
اُن کے طفیل میرے اوپر دائم رسول و ربِ جلی

(ترجمہ) سید عبدالرحمٰن علی میرے پیر ہیں اُن کی برکت اور طفیل سے میرے اوپر ہمیشہ رسولؐ اور رب روشن ہیں ٥

ناسوت میں ملکوت میں جبروت میں رحمٰن علی
لاہوت میں ہاہوت میں یاہوت میں رحمٰن علی

(ترجمہ) ناسوت ملکوت اور جبروت لاہوت ہاہوت اور یاہوت غرض ان سب مقاموں میں میرے پیر روشن ضمیر سید عبدالرحمٰن علی جلوہ افروز ہیں ٥

ہو مہربان میرے اوپر فرمائیے مجھ کو دستگیر
حق روغن و مسکہ نبیؐ میں ہوں ملائی تو ہے شیر

(ترجمہ) میرے پیر دستگیر نے مجھ کو نہایت مہربانی اور عنایت کے ساتھ فرمایا کہ حضرت حق مثل گھی کے ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل مکھن کے ہیں اور میں مثل ملائی کے ہوں اور تو مثل دودھ کے ہے

فرمایا مجھ کو پیر نے سالک کی موتاں کر بیاں ۵
سالک کی موتاں چار ہیں کہتے ہیں نزدِ صوفیاں

(ترجمہ) میرے پیر بزرگوار نے مجھ سے سالک کی موتاں بیان کرنے کا فرمایا صوفیوں کی نزدیک سالک کی چار موتاں ہیں ۵

ایک موت جوع وعطش ہے نور سفید ہووے عیاں
کرنا خلاف نفس کا موت دوم ہے سُرخ آں

(ترجمہ) ایک موت بھوک اور پیاس کو مارنے کی ہے جب سالک اس کو کرلے گا تو اس کو سفید نور حاصل ہوگا۔ دوسرا موت نفس کے خلاف کرنا اس کے کرنے سے سُرخ نور حاصل ہوتا ہے ۵

پیوند و پارہ جامہ پر راضی ہونا موت سوم
ہے نور سبز اس جا عیاں ہوتا ہے غم اس جا ہیں کم

(ترجمہ) پھٹے پرانے اور پیوند لگے ہوئے کپڑوں پر راضی ہونا تیسری موت ہے اس کے کرنے سے سبز نور حاصل ہوتا ہے اور اس جگہ غم وغیرہ بہت کم ہوتا ہے ۵

ماننِد میت آپ کو تسلیمِ حق کرنا تمام
نورِ سیاہ ہووے عیاں موت چہارم ہے بنام

(ترجمہ) چوتھی موت یہ کہ سالک اپنے آپ کو مُردہ خیال کر کر اللہ کے
حوالے کر دے اس کے کرنے سے سیاہ نور حاصل ہوتا ہے ٥

بھی فضل بیحد سے مجھے فرمائے حضرت دستگیر
اب شش لطائف کر بیاں طالب کو ہے گا نا گزیر

(ترجمہ) اور بھی بیحد شفقت سے میرے پیر نے مجھ سے فرمایا کہ اب تو
چھ لطائف بیان کر جو کہ طالب کو ناگزیر ہیں ٥

اب شش لطائف کا بیاں سن تو کہ نزدِ صوفیاں
اول لطیفہ قلب کا ہے رنگ سرخ اُس کا نشاں

(ترجمہ) سنو صوفیوں کے نزدیک چھ لطیفے ہیں اس میں پہلا لطیفہ
قلب (دل) کا ہے اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے ٥

ثانی لطیفہ روح کا نور سفید مہ مثال
ثالث لطیفہ سر ہے سُن مثل زمرد سبز جان

(ترجمہ) دوسرا لطیفہ روح کا ہے اس کا نور مثل چاند کے سفید ہوتا
ہے اور تیسرا لطیفہ سر کا ہے اس کا رنگ مثل پتے کے سبز ہوتا ہے ٥
رابع لطیفہ نفس کا ہے رنگ زرد اس کا نشاں ؛ خامس لطیفہ ہے خفی رنگ سیاہ اُس کا ہے نشاں

(ترجمہ) چوتھا لطیفہ نفس کا ہے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے اور پانچواں لطیفہ خفی ہے اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ۵

سادس لطیفہ دل ہے سن اخفیٰ سیاہ تر رنگ ہے
اخفیٰ میں دیکھو ہے إِنَّا تنہا نہ کس کا سنگ ہے

(ترجمہ) چھٹا لطیفہ اخفیٰ ہے اس کا رنگ زیادہ سیاہ ہوتا ہے دیکھو اخفیٰ میں إِنَّا (میں) تنہا پوشیدہ ہے ۵

بے حد شفقت سے مجھے فرمائے پیرِ دستگیر
اب سالکوں کی منزلاں کر تو بیان دلپذیر

(ترجمہ) نہایت مہربانی سے مجھ سے میرے پیر نے فرمایا کہ اب سالکوں کی منزلاں اور اُن کے مقامات نہایت دلچسپ بیان کر ۵

سالک کی منزل سات ہیں کہتے ہیں نزدِ صوفیا
اول ہی منزل توبہ کی ہے نور سبز اس کا نشاں

(ترجمہ) صوفیاء کرام کے نزدیک سالک کی سات منزلیں ہیں۔ اُس میں پہلی توبہ کی ہے اس کا نور سبز ہوتا ہے ۵

منزل دوم ہے تزکیہ ہی تزکیہ تطہیر نفس
ہیں نفس کے اوصاف چہار ایک وصف ہے امارہ پس

(ترجمہ) دوسری منزل تزکیہ ہے اور تزکیہ نفس کو ہر عیب سے پاک کرنے کو

کہتے ہیں اور نفس کے اوصاف چہار ہیں ایک وصف امّارہ ہے ؂

امّارہ شیطاں کے مثال گرہ کرے ہے خلق کو
طاعات کو دیوے جلا مانندِ آتش ہے کہوں

(ترجمہ) نفسِ امّارہ شیطان کی طرح انسان کو گمراہ کرتا ہے اور نیکیوں کو جلا دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے ؂

وصف دوم لوّامہ ہے گمرہ درندے کی مثال
گمرہ نہیں کرتا کسی کو مثل ہوا ہے اس کا جمال

(ترجمہ) نفس کا دوسرا وصف لوامہ ہے یہ مثل بھوکے ہوئے درندے کے ہے کسی کو گمراہ نہیں کرتا اس کا جمال مثل ہوا کے ہے ؂

وصف سوم ہے ملہمہ عابد چرندے کے مثال
ایک جنس کی نیکی کرے ہے آب سا اُس کا جمال

(ترجمہ) نفس کا تیسرا وصف ملہمہ ہے یہ مثل فرماں بردار چرندے کے ہے ایک ہی قسم کی نیکی کرتا ہے اس کا جمال مثل پانی کے ہے ؂

وصف چہارم اے جواں ہے مطمئنہ بے گماں
ہے نیک و عاشق خاک سا رنگ کبودی نور آں

(ترجمہ) نفس کا چوتھا وصف مطمئنہ ہے مثل نیک عاشق کے ہے اس کا رنگ مٹی کی طرح میلا ہوتا ہے یہی اس کا نور ہے ؂

جب مطمئنہ سیر کو کرتا نہایت اے جواں
ملکوت سفلی اس اوپر ہوتے ہیں بے شک سب عیاں

(ترجمہ) اے مرد سالک جب نفس مطمئنہ اپنی سیر کو ختم کرتا ہے۔ تب اس
پر سفلی ملکوت سب عیاں ہو جاتے ہیں ٥

سن منزل سوم کو اب کچھ تجلیہ اُس قلب کا
کر قلب اپنے کو سدا اخلاق نیکو سے جلا

(ترجمہ) تیسری منزل قلب کے تجلیہ کی ہے یعنی اپنے قلب کو نیک اور پاکیزہ
اخلاق سے آراستہ کرنا ٥

طاعات حق اخلاق نیک اوصاف روحانی یہاں
ذاکر ہوئے ہے دل سدا ہے نور سُرخ اس جا عیاں

(ترجمہ) جب تم نے اپنے قلب کو اللہ کی عبادت اور اچھے اخلاق سے آراستہ
کر دیا۔ تب تم سے اللہ کی فرماں برداری اور اوصافِ روحانی ظہور میں آئیں گے اور
تمھارا قلب ہمیشہ ذکر کرتا ہے گا۔ اور اس سے سُرخ نور حاصل ہو گا۔ ٥

جس وقت نہایت سیر دل ہووے عیاں تیرے اوپر ؛ ملکوت علوی کا یہاں رستے اوائل فوج
(ترجمہ) جس وقت تیرے دل کی سیر انتہا کو پہنچے تب تجھ کو ملکوت علوی کے اوائل
اچھی طرح نظر آنے لگیں گے ٥

اب منزل چہارم کہوں ہی تخلیہ سری بنام ؛ غیر خدا سے خالی کر تو سر اپنے کو مدام

(ترجمہ) چوتھی منزل سری تخلیہ ہے یعنی اپنے باطن کو ہمیشہ غیر خدا سے خالی کرنا

ﮯ جس وقت نہایت سیر سر ہووے تو نور زرد جان
ملکوت علوی کا دیکھو اوسط یہاں ہے بے گماں

(ترجمہ) جب سر کی سیر تمام ہوجائے تو نور زرد حاصل ہوگا اور ملکوت علوی کے بیچ کا حصہ بلاشبہ نظر آنے لگے۔ ﮯ

اب منزل پنجم کو سُن ہے روح اس کا نام یاں
نور سفید ہووے عیاں تیرے اوپر یاں بے گماں

(ترجمہ) اب پانچویں منزل کو سن روح اس کا نام ہے اس مرتبہ میں بلاشبہ تیرے اوپر سفید نور طاری ہووے ﮯ

جس وقت نہایت سیر روح ہووے تو تب آوے نظر
ملکوت علوی کا یہاں دیکھو اواخر خوب تر

(ترجمہ) جب روح کی سیر ختم ہوجائے تب تجھ کو ملکوت علوی کا اواخر خوب اچھی طرح نظر آنے لگے گا۔ ﮯ

اب منزل ششم کو سُن ہے گا خفی نور سیاہ
سیر خفی کی انتہا جبروت ہے بے اشتباہ

(ترجمہ) اب چھٹی منزل کو سُن اس کو خفی کہتے ہیں اس میں سیاہ نور حال ہوتا ہے سیر خفی کی انتہا بلاشبہ جبروت ہے ﮯ

اب منزل ہفتم کہوں غیب الغیوب اُس کا ہے نام
ہوے فنا فی اللہ یہاں بھی ہے بقا باللہ تمام

(ترجمہ) ساتویں منزل غیب الغیوب یہاں فنا فی اللہ ہے اور بقا باللہ بھی یہاں پر تمام ہوتا ہے ۵

اس جا میں عالم قطرہ سا دریائے حق میں ہے فنا
ہے مہر تاباں ذاتِ حق گلتا ہے خلق یاں برف سا

(ترجمہ) اس جگہ عالم مثل قطرے کے حضرت حق کے دریا میں فنا ہوتا ہوا نظر آتا ہے اور حضرت حق مثل چمکتے ہوئے آفتاب کے ہے کہ جس کی تمازت اور گرمی سے مخلوق مثل برف کے گھل جاتی ہے۔ ۵

اس جا میں کوہ موسیٰ وار سب کو کرے پارہ خدا
قرآں میں حق نے کہا وخرّ موسیٰ صَعِقاً

(ترجمہ) اس مقام میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کے طور پہاڑ کی طرح سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے، وَخَرَّ مُوسیٰ صَعِقًا (موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ۵

سالک اوپر یہ منزلاں جز پیر نا ہووِیں عیاں
ہو پیر کامل میں فنا مکشوف ہووِیں منزلاں

(ترجمہ) بغیر پیر کے سالک پر یہ منزلیں خود بخود عیاں نہیں ہو سکتی۔ لہذا

تو پیر کامل میں فنا ہو جا تاکہ تجھ پر یہ منزلیں کھل جائیں ؎

خوش وقت ہو مجھ کو کہے آں پیر کہ رحمٰن علی

اسرار بعیت کر تمام ہو سائل حق و لی

(ترجمہ) پیر بزرگوار سید عبدالرحمٰن علی نے مجھ سے خوش ہو کر فرمایا

کہ تو اب بعیت کے اسرار پورے کر ؎

پیر کی امداد سے کیا اقدس نے عشق اللہ تمام

بولا ہے یارب کر اُسے مقبول نزد خاص و عام

(ترجمہ) اقدس نے پیر کی مدد سے تمام عشق اللہ لکھی ہے اے

پروردگار تو اس کو سب کے نزدیک مقبول بنا ؎

یارب بحق دستگیر کہ عبد رحمٰن علی

راز ان بقا باللہ کے میرے اوپر سب کر جلی

(ترجمہ) اے پروردگار پیر عبدالرحمٰن علی کی برکت سے بقا باللہ کے کل راز

میرے اوپر روشن کر ؎

یارب بحق کل شیوخ دے مجھکو عرفان کمال

یارب باصحاب کرام دے مجھکو نور لایزال

(ترجمہ) اے پروردگار کل شیوخ کی برکت سے اور ان کے وسیلہ سے مجھ کو

پورا پورا عرفان عنایت فرما۔ اور اصحابِ کرام کے طفیل سے مجھکو وہ نور دے جس کو زوال نہ ہو

یارب بحق فاطمہؓ کر نیک میرا خاتمہ ؎

یارب باٰل فاطمہؓ دے مجھکو اعلیٰ خاتمہ

(ترجمہ) اے پروردگار حضرت فاطمہؓ کے طفیل میں میرا خاتمہ اچھا کریو

اے پروردگار فاطمہؓ کی آل کے طفیل میں میرا خاتمہ اچھا کریو اے پروردگار

فاطمہؓ کی آل کے طفیل میں مجھ کو اعلیٰ درجہ کا خاتمہ نصیب کر ؎

یارب بحقِ انبیا یارب بحقِ مرسلیں

لطف و کرم سے مجھکو دے اسرارِ کل کاملیں

(ترجمہ) اے پروردگار نبیوں اور رسولوں کے طفیل میں تو اپنے لطف

اور کرم سے مجھ کو کاملین کے اسرار عنایت کر ؎

یارب بحقِ آں نبی کہ ہے خاتم المرسلیں

دے مجھکو اپنے فضل سے انوار کل اکملین

(ترجمہ) اے پروردگار بطفیل اس نبی کے جو ختم المرسلین ہے تمام اکملوں

کے انوار مجھے عنایت فرما ؎

یارب کرم کر اس اوپر جو کوئی کہ عشق اللہ کو

دیکھے پڑھے یا کہ سُنے یا کہ لکھنے والے ہوں

(ترجمہ) اے پروردگار جو کوئی عشق اللہ کو پڑھے یا سُنے یا لکھے تو

اس پر اپنا کرم کیجیو ؎

یارب بحق آں نبی کر سب مریدوں کے اوپر
لطف وکرم بجید سدا ہے فضل تیرا عام تر

(ترجمہ) اے پروردگار بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مریدوں پر ہمیشہ تو اپنا فضل وکرم کیجیو ۔ کیونکہ تیرا فضل عام ہے ٥

یارب تو اپنے فضل سے کر کل محبوں پر کرم
یارب تو اپنے لطف سے کل مومنوں پر کر رحم

(ترجمہ) اے پروردگار تو اپنے فضل سے کل دوستوں پر کرم فرما اور اے پروردگار تو اپنے لطف اور کرم سے تمام مسلمانوں پر رحم فرما۔

٥ ہے ذات حق کی کُل ثنا حضرت نبی اوپر درود
بھی آل وبھی یاراں اوپر تسلیم آں حق ودود

(ترجمہ) تمام تعریفیں اور ثنا حق تعالیٰ کو سزاوار ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پر اور آپ کے صحابۂ کرام پر حق تعالیٰ کی طرف سے درود اور سلام نازل ہوجیو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

کتبہ المحقر الفقیر الی اللہ المنان حکیم عبدالکریم بن عبدالرحمن افیض علیہما سجال العفو والغفران ساکن قصبہ کٹھری ضلع احمد آباد گجرات ۱۳۴۷ھ ہجری ماہ جمادی الاخری تاریخ ۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجودِ حق نمودِ راست ہرجا — برب العالمیں زیں رازِ ایماں

ظہورِ رب بذاتِ پاک محمود — بَلَولاکَ اَظھَرتُ بنمود

ابوبکرؓ است در صدق ہمہ اُو — عمرؓ از عدل ہرجا راست حق گو

ز دوں حق حیا چوں داشت عثمانؓ — ہمہ حق گفتہ مثلِ مرتضیٰ آں

حُسینؓ ہم حسنؓ در رمزِ توحید — ہمہ حق است گویا سرِ تمجید

کنوں شجرہ شنو در نامِ پیراں — شود مشکل تو زیں شجرہ آساں

وجودِ نیک و بد چہ شرک و ایماں — برحمٰن کہ سید عبدالرحمٰن

ظہورِ زیر و بالا از محمدؐ — بدرسِ عشق آں سید محمد

بہ سرِ حقیؔ توحید رو آر — بہ شیخ عبدالعظیم مکّہ دلدار

برنگِ بود عالم صبغۃ اللہ — بسرِ ایں رمز سید صبغۃ اللہ

وجیہ الدین سرِ نحنُ اَقربُ — کہ رمزِ شاہ وجیہ الدین است

محمد غوث اکمل از خلائق — محمد غوث شیخ ایں راست لائق

حمیدِ حق ظہورِ قُل ھُوَ اللہُ — بشیخ حاجی حضور ایں رمز درخواہ

ہدایت اللہ برمزِ آیتِ نور — بسرِ مست ابوالفتح است ایں نور

قل ہو اللہ در ہم را نمود — نمودہ شیخ قاضن قادری با

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا — لبشیخ عبدالوہاب ایں راز روشن

رؤف از خویش پئے خویشم نمودہ — لبشیخ عبدالرؤف ایں سر کشودہ

بہر ذرّہ نمایاں گشت دلدار — بآں محمود شیخ قادری یار

رموز قادری در عبدالغفار — کہ صدیقی است شیخ موصل یار

بوصل حق نمودہ مرتراست — محمد آنکہ شیخ قادری ہست

نماید روے دل بر گر تو بینی — علی قادری را کے حسینی

رموز قادری وہم حسینی — عیاں در جعفر احمد بہ بینی

حسینی سرِّ رمز قادری دید — ہر آنکہ شیخ ابراہیم گزید

بدہ دستِ ہمہ او آیدت دست — بعبداللہ کہ شیخ قادری دست

عیاں پرتو خدا در نفس آفاق — بتاج الدین کہ سید عبدالرزاق

بتستاں قادری محی نمایاں — بعبدالقادر کہ محی الدین آں

بزیر پاش گردن ہر ولی را — کہ معشوق خدالیست نبی را

مبارک بہر سلطاں رمز لوالخیر — علی را ابو سعید ایں است باخیر

بہر سویت نماید روئے زیبا — علی ابوالحسن کن شیخ خود را

بہر جانب بہ بینی روئے دلبر — بہ آں طوسی یوسف سرِّ جاں بر

تو راز حق بہر جانب بدانی — بہ شیخ عبدالعزیز احمد یمانی

کند حق را عیاں در دشمن و دوست — ابوالقاسم کہ احمد نیز خود اوست

چوں شیخ کہ ترا روا سجد ولی | ابوبکر کہ عبد اللہ شبلی
فثم وجہ اللہ را تو داد | ابوالقاسم جنید شیخ بغداد
بسازی دست خود دستِ خدا را | سر السقطی را پیر بنما را
گریں پیر خدا بازو خدا ست | کہ شیخِ حق نما معروفِ کرخست
بتاید روئے جاناں بر تو را بُد | امامت چوں علی موسیٰ رضا شد
بہ نیک و بد ترا حق رو نماید | امامت موسیٰ کاظم چوں آید
بہ بینی حق کہ ہر جا وجہ دارد | امامت جعفر صادق چو آید
خدا بینی بہ باطن ہم بہ ظاہر | امامت تو محمد آنکہ باقر
عیاں بر تو کہ حق دنیا و دین است | امامِ تو چوں زین العابدین است
فنا فی اللہ ترا باشد مداومت | حسینی کہ شہید حق امامت
بہر جا دست چہ بالا وچہ پست | امامِ تو علی مرتضیٰ ہست
بمن باراں شدہ عرفان بجید | ازاں خاتم رسول اللہ محمد
ازخود رفتہ محمد لیل اسرا | شنید از حق ہم اسرارِ حق را
محمد زیر احمد چوں زبر بیں | احد چوں حرف بیش آں دہم ایں
محمد چوں برداز جان و تن رفت | انا احمد بلا میم احد ہست
انا احمد بلا میم نبی گفت | حقش زیں رحمت اللعالمیں گفت
احد بر مومنیں وہاب آید | احد بر مذنبی غفار آمد

احد از عالمیں اکرم بدانی — احد از راحمی ارحم بدانی
تو ربّ العالمیں دانی احد را — وجود واقعی خوانی احد را
پس اے اقدس احد ہستی یقیں را — منم اللہ مگوئی تو ہر آں
یہ ہیں پیر محمد جملہ پیراں — کہ اُو ذات محمدؐ ذاتِ رحماں
نظر فرما باین اقدس الہی — نمائی وجہ خود او را کماہی

شجرہ قادریہ امام حسینؓ

خدا را ثناؤ با حمد و درود — بآل و بہ اصحاب بے حد درود
بہ پیر محمد ید عبد الرحماں — چو سید محمد زِ عبد العظیم آل
بشہ صبغۃ اللہ ید وجہ الدین — محمد ز حاجی حضور غوث دیں
بسترِ مست بو الفتح قاضن عطوف — چوں عبد الوہاب آں ز عبد الرؤف
چو محمود عبد الغفار شش دلی — محمد مرید حسینی علی
شدہ جعفر احمد مرید ابراہیم — بر و عبد اللہ بودہ کریم
بہ عبد الرزاق ست ید محی الدین — ورا بو سعید آمدہ شیخ دیں
علی بو الحسن یوسفِ عبد العزیز — چو احمد شبلی جنیدؒ پیر نیز
چوں سرّی سقطی ز معروف کرخست — علی رضا را بر وہست چوں دست
چوں موسیٰ کاظم ز جعفر کہ صادق — چوں باقر بہ زین العابدین ہست لائق

امام حسینؓ از علی گشت سرور | چوں ایں را محمد نمود است رہبر

الٰہی بااقدس کہ پیر محمد

نظر کن درا بخش عرفاں بے حد

سلام اقدس

ہر نفس تو از یقیں ایں شکل پیر | باش بینا تا شوی روشن ضمیر

قفل اسرارِ خدا او ہم کلید | پیر آمد پیر خود را شو بشیر

تو مدد از پیر من دائم طلب | بر مرادِ دو جہاں باشی امیر

پیر من آں سید مشکل کشا | عبد الرحمٰن گر علی ہمت آں شہا

بر زباں نم پیر من گویائے راز | نئے منم نائے بمن آں دستگیر

چوں رسول اللہ مرآت خود است | مظہرِ حق رسو نشس ایں فقیر

چوں لسان الغیب اقدس زاں سبب | قول او انی انا اللہ یاد گیر

مناجات اقدس

یا الٰہی یا الٰہی یا اِلٰہ | یا محمد مصطفیٰ یا محمد

حرمتِ صدیق ہم فاروق را | [illegible]

حرمتِ حمزہ دیگر عباس را | [illegible]

حرمتِ میراں محی الدین را کوست عبدالقادر جیلا

حرمتِ سلطاں محی الدین را کوست عبدالقادر جیلا

حرمتِ سید میراں محی الدین را کوست عبدالقادر جیلا

حرمتِ درویش محی الدین را کوست عبدالقادر جیل

ہم بمولانا محی الدین را کوست عبدالقادر جیل

حرمتِ مخدوم محی الدین را کوست عبدالقادر جی

حرمتِ شاہ و فقیرِ خیر را کوست عبدالقادر جیل

قطبِ ربانی محی الدین را کوست عبدالقادر جیل

شاہِ شاہاں محی الدین را کوست عبدالقادر جی

غوث الثقلین محی الدین را کوست عبدالقادر جیل

عظمتِ مسکین محی الدین را کوست عبدالقادر جی

حرمت ایں اسمہائے از عظام حرمتِ آلِ نبی خیر الا

حاجت کل خلائق کن رواں معرفت را بر مریداں زود

حاجت کل خلائق کن رواں معرفت را بر محباں زود

روسیاہ لبسکہ دارم از گناہ

نور بخشم بہ زنورِ مہر و ماہ

مناجاتِ اقدس

ہی کریمی تو ئی کارساز | شکستہ دلان را توئی دلنواز
باغ قضا خارِ ہجراں بکن | بہ گلہائے عرفاں دلم کن چمن
ن غنچۂ آرزو را کشا | مرا گل ز دیدار حسنت نما
نیاہِ دوئی از زمین وضمیر | براور بحق سراجِ منیر
باروبِ وحدت تو خاشاک غیر | بروبی ز محن دِلم رَبِّ خیر
یخ طلب آب وجود رساں | فنا را شجر کن بقا میوہ زار
بائے دلم خار ہر یاس را | بکن بخش آرام عرفاں ر
کار جذبہ تو گاہ خودی | رِیا از من و دہ فراغ از بدی
راب محبّت بجامِ ضمیر | بکن سازِ ما را بروئیت البصیر
شدم غرق در بحرِ عصیاں ازاں | بگیری تو دستم مرادِ اماں

نظر کن بعجز تراب القدم
بہ احساں نوازش بکن دم بدم

ایں کرسی نامہ

ہمارے پیر حضرت صاحب قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر سید عبد الرحمٰن قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر سید محمد مدرس قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ عبد العزیز مکی قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر سید صبغت اللہ قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر حضرت شاہ وجیہ الدین قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ محمد غوث قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ حاجی حضور قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ ہدایت اللہ قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ عبد الوہاب قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ عبد الرؤف قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ محمد قادریہ قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ عبد الغفار صدیقی قدس اللہ سرّہٗ
ان کے پیر شیخ محمد قادری قدس اللہ سرّہٗ

ان کے پیر شیخ علی حسینی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ جعفر احمد قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ ابراھیم قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ عبد اللہ قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ عبدالرزاق قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی بغدادی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ ابوسعید المبارک قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ علی ابوالحسن قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر یوسف طرطوسی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ عبدالعزیز احمد الیمانی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ احمد ابوالقاسم قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر شیخ سری السقطی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہٗ

ان کے پیر امام جعفر صادق قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر امام باقر قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر امام زین العابدین قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر امام شاہ حسین قدس اللہ سرہٗ
ان کے پیر حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ
ان کے پیر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان کے پیر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ

ناشرین

پیر محمد شاہ درگاہ کمیٹی ٹرسٹ

پیر محمد شاہ روڈ احمد آباد

(گجرات)

لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) پٹودی ہاؤس۔ دریا گنج۔ دلی ۶

چیئرمین

عبدالنبی غلام رسول نرمہ والا